

2085

اساتر عربی

عربی، صرف و نحو کے سلیس قواعد

2607



اساتس عربی

یعنی

عربی صرف و نحو کے سلیس قواعد

جو

تھچر کی عربی گرامر پر مبنی اور متعدد مستند

عربی صرف و نحو کی کتابوں سے ماخوذ ہے

مؤلف

محمد نعیم الرحمن ایم اے

دہلی فاضل - ایم - آر - اے - ایس،

لیکچرار عربی و فارسی، الہ آباد یونیورسٹی

شائع کردہ

نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام بلخ کراچی
فربر روڈ

بیت المقدس

60142

سید محمد امین

اساسی عکری

مفصل فہرس مضامین

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۳۷	سبق ۵۔۔ جمع مکسر (جاری)	۱۶	۷	تقریب	۱
۴۰	۴۔ تضریف	۱۷		حصہ اول	
۴۴	۷۔ مضاف الیہ	۱۸	۱۵	تمہید۔ حروف ہجاء اور حرکات	۲
۴۷	۸۔ ضمیر	۱۹	۱۵	(۱) حروف ہجاء	۳
۵۱	۹۔ اسم اشارہ	۲۰	۱۷	(۲) حرکات	۴
۵۵	۱۰۔ اسم صفت	۲۱	۱۸	(۳) تنوین اور تشدید	۵
۵۹	۱۱۔ فعل	۲۲	۱۹	(۴) ہمزه، ہمزة القطع	۶
۶۶	۱۲۔ ضمیر متصل	۲۳	۲۱	(۵) ہمزة الوصل	۷
۶۸	۱۳۔ مضارع	۲۴	۲۳	(۶) مد یا مدہ	۸
۷۴	۱۴۔ مضارع کی حالتیں	۲۵	۲۳	(۷) جزر لفظ	۹
۷۸	۱۵۔ مضارع مجزوم	۲۶	۲۴	(۸) اعداد	۱۰
۸۳	۱۶۔ (۱) فعل امر	۲۷	۲۷	سبق ۱	۱۱
۸۵	(۲) اسم فاعل	۲۸	۲۷	آل	۱۲
۸۶	(۳) اسم المصدر	۲۹	۲۹	سبق ۲۔ تانیث	۱۳
۸۸	سبق ۱۷۔ (۱) مجهول	۳۰	۳۱	سبق ۳۔ عدد	۱۴
۸۹	(۲) اسم مفعول	۳۱	۳۲	سبق ۴۔ جمع مکسر	۱۵

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۱۱۵	اِفْتِعَالَ	۵۳	۸۹	(۳) اِنَّ کا استعمال	۳۲
۱۱۶	سبق ۲۰- (۱) اقسام فعل	۵۴	۸۹	(۴) اَنَّ اور اِنَّ کا استعمال	۳۳
۱۱۷	(۲) تصرفات لفظ	۵۵	۹۲	سبق ۱۸- ابواب اور اِن کے خواص	۳۴
۱۲۰	سبق ۲۱- فعل مضاعف	۵۶	۱۰۰، ۹۲	تَفْعِيْلٌ	۳۵
۱۲۶	= ۲۲- فعل مہموز	۵۷	۱۰۱، ۹۲	مُفَاعَلَةٌ	۳۶
۱۳۴	= ۲۳- فعل مقول	۵۸	۱۰۱، ۹۲	اِفْعَالٌ	۳۷
	(۱) مقول الفاء، یا مثال	۵۹	۱۰۲، ۹۵	تَفَعُّلٌ	۳۸
۱۳۴	کی تعلیل		۱۰۳، ۹۵	تَفَاعُلٌ	۳۹
	(۲) مقول العین، یا اجوف	۶۰	۱۰۴، ۹۵	اِنْفِعَالٌ	۴۰
۱۳۸	کی تعلیل		۱۰۴، ۹۵	اِفْتِعَالٌ	۴۱
	(۳) مقول اللام، یا ناقص	۶۱	۱۰۴، ۹۵	اِفْعِلَالٌ اور اِفْعِيْلَالٌ	۴۲
۱۴۴	کی تعلیل		۱۰۴، ۹۶	اِسْتِفْعَالٌ	۴۳
۱۵۱	سبق ۲۴- افعال مخلوط	۶۲	۱۰۵، ۹۶	اِفْعِيْعَالٌ	۴۴
۱۵۱	(الف) مہموز و مقول	۶۳	۱۰۵، ۹۷	اِفْعُوَالٌ	۴۵
۱۵۲	(ب) مہموز و مضاعف	۶۴	۱۰۵، ۹۷	اِفْعِيْلَالٌ	۴۶
۱۵۲	(ج) مضاعف و مقول	۶۵	۹۷	اِفْعِيْلَالٌ	۴۷
۱۵۴	سبق ۲۵- فعل رباعی	۶۶		سبق ۱۹- ثلاثی مزید فیہ کے	۴۸
۱۵۵	(الف) فعل لیس	۶۷	۱۱۱	مصدروں کے دوسرے اوزان	
۱۵۶	(ب) افعال مدح و ذم	۶۸	۱۱۲	تَفْعِيْلٌ	۴۹
۱۵۷	(ج) افعال مقاربہ	۶۹	۱۱۲	مُفَاعَلَةٌ	۵۰
۱۵۸	(د) افعال تعجب	۷۰	۱۱۲	تَفَعُّلٌ	۵۱
۱۵۸	(ه) افعال دعائیہ	۷۱	۱۱۳	تَفَاعُلٌ	۵۲

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۲۰۰	سبق ۳۱ - اسم جنس اور اسم علم	۸۹	۱۵۹	(و) فعل زَالَ	۷۲
۲۰۰	اسم علم	۹۰	۱۵۹	(ز) فعل عَادَ	۷۳
۲۰۲	سبق ۳۲ - مؤنث	۹۱	۱۶۰	(ح) افعال قَلَّ اور طَالَ	۷۴
۲۰۷	۳۳ - عدد	۹۲	۱۶۰	(ط) افعال ناقصہ:	۷۵
۲۱۰	۳۴ - جمع مکسر	۹۳	۱۶۰	فعل کَانَ اور اُس کے اخوات	
	۳۵ - اسم کا اعراب:	۹۴	۱۶۴	سبق ۲۶ - اسم موصول	۷۶
۲۲۰	مُعْرَب و مَبْنِي		۱۶۷	۲۷ - اسم اعداد	۷۷
۲۲۰	(۱) مُعْرَب	۹۵	۱۶۷	(۱) اعداد ذاتی	۷۸
۲۲۲	اسماءِ سِتَّةٌ مَكْبَرَةٌ	۹۶	۱۶۹	(الف) اعداد ذاتی کی تصریف	۷۹
۲۲۳	(۲) منع صرف کے اسباب	۹۷	۱۷۰	(ب) مرکب اعداد	۸۰
	سبق ۳۶ - کلموں میں اعراب کے	۹۸		(ج) ادقات اور ایام کے	۸۱
۲۲۸	تغییرات		۱۷۲	اظهار کا طریقہ	
۲۲۸	(الف) مفعولات	۹۹	۱۷۴	(۲) عدد و صفتی	۸۲
۲۳۶	(ب) منصوبات	۱۰۰		حصہ دوم	
۲۴۴	(ج) مجرورات	۱۰۱		سبق ۲۸ - اسم اور اُس کا	۸۳
۲۴۶	(د) توابع	۱۰۲	۱۸۳	اشتقاق	
۲۵۲	سبق ۳۷ - ضمیر	۱۰۳		سبق ۲۹ - (الف) اسم مکان	۸۴
۲۵۷	۳۸ - حروف جر اور ظروف	۱۰۴	۱۹۱	واسم زبان	
۲۵۷	(الف) حروف جر	۱۰۵	۱۹۲	(ب) اسم آلہ	۸۵
۲۶۹	(ب) ظروف	۱۰۶	۱۹۳	(ج) اسم تصغیر	۸۶
۲۷۷	سبق ۳۹ - متعلقات فعل	۱۰۷	۱۹۵	سبق ۳۰ - (الف) اسم النسبۃ	۸۷
۲۷۷	(۱) حروف	۱۰۸	۱۹۶	(ب) اسم صفت	۸۸

صفحہ	مضمون	شمارہ	صفحہ	مضمون	شمارہ
۳۰۴	(۱) حروفِ نداء	۱۲۲	۲۸۴	(۲) اسماء	۱۰۹
۳۰۶	(۲) حروفِ توقع	۱۲۳	۲۸۵	(۳) حروفِ ایجاب	۱۱۰
۳۰۶	(۳) کلماتِ تعجب	۱۲۴	۲۸۶	(۴) حروفِ تفسیر	۱۱۱
۳۰۸	سبق ۲۳ - چند افعال	۱۲۵	۲۸۷	(۵) حروفِ مصدر	۱۱۲
۳۰۸	(۱) افعالِ مدح و ذم	۱۲۶	۲۸۹	سبق ۲ - دیگر حروف	۱۱۳
۳۰۹	(۲) افعالِ قلب	۱۲۷	۲۸۹	(۱) حروفِ عطف	۱۱۴
۳۱۰	(۳) افعالِ تصییر	۱۲۸	۲۹۳	(۲) حروفِ تنبیہ	۱۱۵
۳۱۱	سبق ۲۴ - چند اسماء	۱۲۹	۲۹۴	(۳) حروفِ زیادہ	۱۱۶
۳۱۱	(۱) اسماءِ الافعال	۱۳۰	۲۹۶	سبق ۲۱ - کچھ اور حروف	۱۱۷
۳۱۲	(۲) اسماءِ الکنايات	۱۳۱	۲۹۶	(۱) حروفِ شرط	۱۱۸
۳۱۶	(۳) اسماءِ الاصوات	۱۳۲	۳۰۱	(۲) حروفِ تخصیض	۱۱۹
۳۱۸	اشاراتِ اعجابیہ	۱۳۳	۳۰۲	(۳) حروفِ ردع	۱۲۰
۳۲۲	عوامل الخوکا بیان (منظوم)	۱۳۴	۳۰۴	سبق ۲۲ - چند اور حروف	۱۲۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ

— () —

ملک عرب کے حدود اربعہ یہ ہیں:-

مغرب میں بحر قازم اور ملک شام کا کچھ حصہ۔

مشرق میں بحر ہند، خلیج فارس اور عراق عرب۔

شمال میں، جزیرہ اور ملک شام و فلسطین کے کچھ حصے

جنوب میں، بحر ہند۔

یہ ملک پانچ حصوں میں منقسم ہے:

اول: یمن، جو ملک عرب کا جنوبی حصہ ہے۔ یہ تین طرف سمندروں سے گھرا

ہوا ہے اور چوتھی طرف تہامہ، یمامہ اور بحرین سے۔ اسی علاقے میں حضرت

مہرہ، شحر اور عثمان واقع ہیں۔

دوم: تہامہ، جو یمن کے شمال میں ہے۔ اس کے شرق میں بحر احمر اور غرب

میں حجاز ہے۔

سوم: حجاز، یہ علاقہ تہامہ اور نجد کے درمیان میں واقع ہے۔ اسی حصہ ملک

میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ واقع ہیں۔

چہارم: نجد، اس کے شرق میں حجاز اور غرب میں عراق عرب ہیں، جنوب

میں یمامہ اور شمال میں ملک شام ہے۔

پنجم: یمامہ، یہ شمال و جنوب میں نجد و یمن سے گھرا ہوا ہے، غرب میں

حجاز سے اور شرق میں بحرین سے۔

عربوں کی من جملہ اور بہت سی خصوصیات کے، ایک خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی زبان کی بے حد احتیاط کی ہے، اور چونکہ وہ اپنی زبان کو بہترین زبان سمجھتے ہیں اس لئے وہ دوسرے ملکوں کے لوگوں کو ”عجم“ یعنی گونگا کہتے ہیں۔

لفظ ”عرب“ بادیہ یاریگستان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس حصے کا نام عرب ہو گیا۔

ملک عرب کے باشندوں کو تین طرح پر تقسیم کیا گیا ہے :-

(۱) عربِ باندہ۔ یہ بالکل مٹ چکے ہیں، ایسے کہ ان کے نام بس کتابوں ہی میں رہ گئے ہیں۔

(۲) عآربہ۔ ان میں سے کچھ قبیلے اب تک موجود ہیں۔

(۳) مستعربہ۔ یہ اسمعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد ہیں۔ اب ملک عرب میں زیادہ تر یہی لوگ آباد ہیں۔

اہالی عرب کی ایک اور تقسیم یہ ہے :-

(۱) ملک عرب کے اصلی باشندے۔

(۲) عربِ تعربہ۔ یہ وہ غیر عرب لوگ تھے، جنھوں نے ملک عرب کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ یہ لوگ قدیم روایات کے مطابق حضرت اسمعیلؑ کی اولاد ہیں۔ اس لئے دونوں ”سامی“ یا ”ساما طیقی“ کہلاتے ہیں۔

زیاتوں کی حالت بعینہ جان داروں کی سی ہے کہ وہ پیدا ہوتی ہیں، بڑھتی ہیں، جوان ہوتی ہیں، ان سے نسل چلتی ہے، وہ بوڑھی ہوتی ہیں اور مر جاتی ہیں۔

عربی زبان کے متعلق علماء لسان کے دو گروہ ہیں: ایک کا قول ہے کہ یہ خیال ہی غلط ہے کہ تمام انسانوں کا نکاس باہل سے ہے، بلکہ سب سے پہلے انسان عرب

ہی میں پیدا ہوا اور اسی ملک نے اس کو پال پوس کر اس قابل کیا کہ وہ باہر نکل جائے۔ اسی بنا پر ان علماء کا یہ دعویٰ ہے کہ زبانِ عربی ہی تمام زبانوں کی ماں ہے، یہاں تک کہ عبرانی کی بھی۔ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ بائبل سے انسان کی نسل چلی ہے اور زبانوں کی ماں "اور سامی" ہے اور عربی اور عبرانی اس کی بیٹیاں ہیں۔ یوں یہ دونوں زبانیں سگی بہنیں ہیں۔

صحیح طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ عربی زبان پر جو اتنی کب چڑھی۔ اہالی عرب کے جو قدیم سے قدیم قصائد نکلے ہیں، چونکہ ان کی زبان اعلیٰ درجہ کی ہے اس لئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ قصائد کہے گئے ہیں، ان سے ہزار ہا برس پہلے یہ زبان منجمد چکی ہوگی۔ عربی زبان کی ایک بیٹی تو عبرانی ہی ہے، لیکن اگر علماء کے دوسرے گروہ کی رائے تسلیم کی جائے تو یہ زبان عربی کی ماں جانی بہن ہے۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عربی کی اور بیٹیاں قبلی، نبطی، حمیری، حبشی، کلدانی، آرامی، سریانی وغیرہ ہیں۔ ان بیٹیوں میں سے اکثر مرچکی ہیں۔ مثلاً قبلی، نبطی، سریانی۔

مردہ زبان وہ کہلاتی ہے جس کے بولنے والے دنیا میں باقی نہ رہے ہوں اور ان کی نشانی صرف پرانی کتابوں میں باقی رہ گئی ہو، جیسے عبرانی، سنسکرت، لاطینی وغیرہ۔ بعض زبانیں ایسی بھی ہیں کہ وہ اس طرح مٹی ہیں کہ ان کا نشان کتابوں سے بھی قریب قریب محو ہو چکا ہے، جیسے فینیقی اور قبلی وغیرہ۔ برعکس اس کے زندہ زبان وہ کہلاتی ہے

یعنی وہ زبان جو غالباً سامی زبانوں کی اصل ہے، یہ اصطلاح جرمانی علماء کی قائم کی ہوئی ہے۔ جرمانی محاورے میں "اور" اصلی، ابتدائی، اولین کے معنی میں آتا ہے، سامی، سام بن نوح سے منسوب ہے۔

مگر ہم نے مثلاً سنسکرت اور لاطینی کا نام لیا ہے۔ ان زبانوں کو سامی زبان سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ دونوں زبانیں آریائی خاندان سے ہیں اور دونوں شاید سگی بہنیں ہیں۔ اس وقت ہم کو ان سے کوئی سروکار نہیں۔

جس کے بولنے والے موجود ہوں اور اس میں کتابوں کی تصنیف کا سلسلہ برابر جاری ہو، جیسے عربی، کہ نہ صرف ملک عرب میں، بلکہ عراق، شام، ایشیا، کوچک، شمالی افریقہ، مغربی افریقہ، مصر، سینیگال، زنجبار اور دوسرے ممالک میں بھی بولی جاتی ہے۔ بہت سے ملکوں میں (مثلاً ہندوستان، ترکستان وغیرہ میں جہاں عربی نہیں بولی جاتی) عربی زبان میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ برابر قائم اور جاری ہے۔ گویا ہزار ہا سال کی عمر پانے پر بھی اس زبان میں بڑھاپے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

مزید توضیح کے لئے اتنی بات اور بیان کر دینا چاہئے کہ:

(۱) مراکش، الجیریا اور تونس میں جو عربی بولی جاتی ہے اُس پر بربری زبان کا زیادہ اثر ہے۔

(۲) مصر کی عربی میں کچھ قبطی اثر تو پہلے سے تھا، اب فرانسیسی زبان کا اثر زیادہ پڑ رہا ہے۔

(۳) شام اور فلسطین کی عربی پر آرامی کا اثر ہے۔

(۴) عراق عرب پر کچھ فارسی کا اثر ہے۔

(۵) عراقی عربی پر بہت تھوڑا اثر باہلی زبان کا ہے۔

(۶) مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر حجاز کی زبان نہایت صاف اور شیرین ہے۔

(۷) جنوبی عرب یعنی یمن و حضرموت کی زبان بھی بہت اچھی ہے۔

(۸) سوڈان کی عربی پر جنوبی عرب کی زبان کا زیادہ اثر ہے، نہ کہ مصر کا، حالانکہ

سوڈان مصر ہی کا حصہ ہے۔

(۹) مشرقی عرب یعنی بحرین اور عمان کی زبان پر بھی فارسی کا اثر زیادہ ہے۔

(۱۰) وسط عرب یعنی نجد وغیرہ کی زبان تو بہت ہی اچھی ہے۔

ہم نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جتنی حلاوت، زور اور شکوہ عربی زبان

میں ہے وہ (شاید بلا استثنا) دنیا بھر کی زبان میں ہے، نہ ہوگا۔

اتنی طویل زندگی پر بھی عربی زبان میں قوت حیات موجود رہنے کے بہت سے اسباب ہیں۔ ان میں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ خداوند جل و علا شانہ نے اسی زبان کو اپنی کتاب کریم قرآن مجید کے لئے انتخاب فرمایا **وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ** چونکہ یہ امر قیاس و گمان سے بھی دور، بہت دور ہے کہ کبھی کوئی وقت ایسا آئے گا کہ جب دنیا سے قرآن مجید بالکل اٹھ جائے گا، اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ یہ زبان تا قیام قیامت قائم و باقی رہے گی۔ ایسی زبان کا حاصل کرنا بلا استثنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور زندہ تو ہیں یہی کر رہی ہیں۔

زبان عربی کی سب فضیلت و ضرورت مسلم، مگر تعجب اور سخت تعجب کی بات یہ ہے کہ باوجود اس کی قدامت اور اس کے بولنے والوں کی زیادہ تعداد کے، کسی نے اس کے قواعد صرف و نحو نہیں بنائے۔ یہ فخر مسلمانوں کے لئے محفوظ تھا کہ اس کے قواعد مرتب و مدون کر کے اس کو سائنٹفک یعنی علمی زبان بنائیں۔

ان قواعد کے تدوین کی ابتدا بہت چھوٹے پیمانے پر شروع ہوئی۔ ہونے ہوتے یہ ایک مستقل فن بن گیا اور اتنا پھیلا کہ لاکھوں صفحات کا میدان بھی اس کے لئے تنگ ہو گیا، ممکن ہے کہ بعض سہولت پسند لوگ اس پھیلاوے کو فضول سمجھیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان صرفی و نحوی علماء کا شکر یہ ادا کرنا بالکل ناممکن ہے، جنہوں نے بال کی کھال نکال کر دودھ پانی الگ الگ کر دیا۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے، اس لئے وہ ہر زمان و مکان کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضرورت بہت زیادہ ہے، شوق بہت کم ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں وہ کتابیں زمانہ حال کے لئے موزوں نہیں۔ اوراق مابعد موجودہ

زمانے کی ضرورت کے موافق ہیں، اور ان میں تمام مسائل آگئے ہیں۔ اس لئے یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب موجودہ طالب علم کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی

مع ہذا، جو صاحب اس فن میں کمال حاصل کرنا چاہیں ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان اوراق کو انتہا بلندی پر پہنچنے کا پہلا زینہ بنائیں اور پھر ان مطول کتابوں کی طرف رجوع کریں، کیونکہ کوئی فرد بشر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ دریا کو کوزے میں بند کر سکتا ہے یا سمندر کو سمیٹ سکتا ہے۔

اس کتاب میں صرف و نحو کے مسائل کی بحث اور ان کی ترتیب زیادہ تر عربی زبان کے انگریز نحوی، تھیمپن کی عربی گرامر پر مبنی ہے۔ لیکن اس امر میں ہر جگہ اس کی پیروی نہیں کی گئی ہے، بلکہ اکثر و بیشتر اس سے بالکل قطع نظر کی گئی ہے اور ائمہ فن مثلاً سیبویہ، ابن مالک، زمخشری وغیرہم کی تصانیف سے استمداد کر کے مطالب کو زیادہ واضح اور صحیح بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب انشاء اللہ یہ کتاب تھیمپن جیسے مغربی نحوویوں کی تصنیفات سے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔

یہ کتاب جیسی کچھ مفید ثابت ہو سکتی ہے، ظاہر ہے۔ چونکہ میں نے اس تالیف کو جناب مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی صدر شعبہ علوم عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی کے ایما، و ارشاد سے شروع کیا تھا، اس لئے نہ صرف میں بلکہ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے والے ان کے رہیں منت رہیں گے۔

میرے والد ماجد حضرت منشی محمد خلیل الرحمن صاحب (مدظلہ العالی) نے اس کتاب کے مضامین کی ترتیب و تسبیق اور اس کی کاپی اور پروف پر نظر اور تصحیح میں جس بزرگانہ شفقت و الطاف اور زحمت و عنایت کو کام فرمایا ہے، اس کا شکر نہ کافی طور پر مجھ سے ادا ہو سکتا ہے نہ میں ایسی ہمت کر سکتا ہوں۔ فاجرۃ علی اللہ!

محمد نعیم الرحمن

الہ آباد ۲۰ اپریل ۱۹۳۱ء

حصہ اول

وہ

تعمیر

سے

س

کے

لیکن

ردوں

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تَعْسِرْ وَتَمِّم بِالْخَيْرِ

تمہیں

حروف ہجاء اور حرکات

(۱) حروف ہجاء

۱۔ عربی کے حروف ہجاء اٹھائیس ہیں جو اکیلے، بلا اپنے ماقبل یا مابعد سے ملا کر لکھے جاتے ہیں۔ ان حروف کی ترتیب یوں ہے :-

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن

و کا ی۔

شمال مغربی افریقہ (یعنی الجیریا، مراکش اور تونس) میں ان حروف کی تعداد انتیس ہے، کیونکہ ان میں لا بھی شامل ہے۔ مگر وہاں حروف کی ترتیب اس عام ترتیب سے کسی قدر مختلف ہے اور وہ یہ ہے:

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز ط ظ ل م ن ص ض ع غ ف ق

س ش کا وی لا۔

ترتیب کے اس فرق کے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے یہاں ف اور ق کے اظہار میں یہ فرق ہے کہ ان دونوں حروف کی شکل ایک ہی (ف کی) طرح ہوتی ہے۔ لیکن ف کی صورت میں نقطہ اوپر ہوتا ہے، اور ق میں ایک نقطہ اوپر اور ایک نیچے، (دونوں طرف) دیا جاتا ہے۔

فائدہ (۱) الف بہ ذات خود کوئی آواز نہیں رکھتا، بلکہ محض ہمزہ کی آواز کی اعانت کے لئے بعض حالات میں استعمال ہوتا ہے، یا اپنے ماقبل حرف کے زبر کی حرکت کو طویل کر دیتا ہے، یا جمع غائب کے صیغے کے آخر میں لکھا جاتا ہے۔ لہذا عربی حروف ہجاء کا پہلا حرف حقیقت میں ہمزہ ہے۔

فائدہ (۲) حروف ت کی دو شکلیں ہیں: جب یہ حرف اسماء، یا صفات کے آخر میں آتا ہے تو گول شکل میں (ة) لکھا جاتا ہے اور "تاء مرطوبہ" کہلاتا ہے۔ باقی تمام صورتوں میں اس کی شکل معمولی (ت) ہوتی ہے۔ اسے "تاء طویلہ" کہتے ہیں۔

۲۔ ان حروف ہجاء میں ادذر نر و ایسے چھ حروف ہیں جو صرف اپنے ماقبل کے حروف سے ملا کر لکھے جاتے ہیں، اپنے مابعد سے نہیں ملائے جاسکتے۔ ان کو "حروف منفصلہ" کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام حروف کو "حروف متصلہ" کہتے ہیں، کیونکہ وہ سب اپنے ماقبل اور مابعد حروف سے ملا کر لکھے جاسکتے ہیں۔

۳۔ نقطوں کے لحاظ سے حروف ہجاء کو دو طرح پر تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) حروف معجم، وہ حروف جن پر نقطے ہیں، مثلاً ب خ ن ی وغیرہ۔

(۲) حروف ہملہ، وہ حروف جن پر نقطے نہیں ہیں، مثلاً د س ل م وغیرہ۔

حروف ہجاء کی ایک اور تقسیم یوں بھی ہے:

(۱) حروف شمسیہ جن میں ت ث د ذ ر ن س ش ص ض ط ظ ل ن شامل

ہیں۔ ان کے علاوہ باقی سب حروف قمریہ کہلاتے ہیں۔

فائدہ:۔ ال تعریفی، جب حروف شمسیہ کے شروع میں آتا ہے تو ل کی آواز نہیں

پیدا ہوتی، جیسے الشمس، الصبی، مگر جب حروف قمریہ کے پہلے آتا ہے تو اس کا ال بولا جاتا ہے، جیسے: القمر، الفرس۔

۴۔ ا، و، ی، حروف علت کہلاتے ہیں، کیونکہ یا تو یہ دوسرے حرفوں سے

تبدیل ہو جاتے ہیں، یا ان سے اثر پذیر ہو کر حذف ہو جاتے ہیں۔ ان تینوں کے علاوہ باقی تمام حروف کو "حروف صحیحہ" کہتے ہیں۔

(۲) حرکات

۵۔ عربی تحریر میں ہجاء کے ہر ایک حرف پر کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے، جس سے اُس حرف کی طرزِ ادا کا پتہ چلتا ہے۔ اس علامت کو "حرکت" کہتے ہیں۔ حرکت کی تین صورتیں ہیں:

(۱) فُتْح یا فَتْحہ یعنی زبر، (۲) کَسْر یا کَسْرہ یعنی زیر، اور (۳) ضَمّ یا ضَمّہ

یعنی پیش۔

جس حرف پر ان حرکتوں میں سے کوئی ہو، اُسے "متحرک" کہتے ہیں۔ جس حرف پر فتح ہو اُسے مفتوح، جس پر کسر ہو اُسے مکسور، اور جس پر ضم ہو اُسے مضموم کہتے ہیں، مثلاً فَعَلَ میں ل مفتوح ہے، ع مکسور اور ف مضموم۔

ان تین حرکتوں کو بڑھا کر ادا کرنے سے ے، ا، ِ، ی اور و کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

حرکت کے اس طرح بڑھانے اور لمبا کرنے کو اشباع کہتے ہیں، مثلاً مَالٌ کِیْسٌ اور طَوَّلٌ میں م کے فتح کے اشباع سے مَ، ل کے کسر سے کِی اور ط کے ضم سے طَوُّ بن گئے۔

کسی حرکت کے نہ ہونے کی حالت کو سُکُون یا جزم کہتے ہیں۔ اس کا اظہار اس طرح (و) کیا جاتا ہے۔ اس کا نام سُکُون یا جزمہ ہے، اور جس حرف پر یہ علامت ہوتی ہے اُسے ساکن کہتے ہیں، مثلاً کُنْ میں ن اور نَفْسٌ میں ف ساکن ہے۔

۶۔ بعض الفناط میں الف لکھا نہیں جاتا، مگر پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ

اس کا اظہار ایک کھڑے زبر کی صورت میں کیا جاتا ہے، مثلاً هذا، لیکن، ذلك، یا هذا، لیکن، ذلك۔

اسی طرح بعض الفاظ میں الف آخر میں، مفتوح ی کی شکل میں (بغیر نقطہ یا سکون کے) لکھا جاتا ہے، مثلاً اِلیٰ، رَہی، فہی۔ لیکن جب یہ ی آخری حرف نہ ہو، تو اُس کی صورت اصلی الف کی ہو جاتی ہے، مثلاً رَمَاہُ، نَهَاہِی۔ اس الف کو "الف بصوَرۃ الیاء" یا "الف مقصورہ" کہتے ہیں۔ اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ جب ایسے الف کے بعد آنے والے لفظ کے شروع میں ہمزۃ الوصل ہوتا ہے تو یہ الف کٹ کر (قصر) مختصر ہو جاتا ہے۔ بعض خاص الفاظ ہیں جن کے آخر میں ات کی آواز ہوتی ہے، ان کو - وَاة یا یۃ لکھا جاتا ہے، مثلاً صَلَوٰة، تَوْرٰة وغیرہ۔

فعلی حالت میں واو کے آخر میں الف لکھا جاتا ہے، مگر پڑھا نہیں جاتا، مثلاً کَتَمُوا، رَمَوْا کو محض کَتَبُوا اور رَمَوْا پڑھا جاتا ہے۔

(۳) تنوین اور تشدید

۸۔ جس اسم یا صفت کے شروع میں ال تعریفی نہیں ہوتا، اُس کے آخری حرف پر مکرر حرکت بولی جاتی ہے، اُس کا اظہار دوزبر، دوزیر اور دوپیش سے کیا جاتا ہے جس سے بالترتیب ے، ِ، ُ اور ُن کا لفظ بنتا ہے، یعنی ایک زبر (یا زیر، یا پیش) کے بعد ٹون ساکن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی ٹون کی آواز پیدا ہونے کی وجہ سے اس مکرر حرکت کو "ٹنوں" اور جس حرف پر یہ حرکت ہوتی ہے اُسے "مٹنوں" کہتے ہیں، مثلاً بَابًا، رَجُلٍ اور خَلِيفَةً میں ب، ل اور ة مٹنوں حروف ہیں۔ لیکن جب ے، ِ، ُ مخفف ہوئے ی، ِ، ُ کا، تو لکھنے میں ی کے ماقبل حرف پر تنوین دیتے ہیں، مثلاً هُدًی۔ اسی طرح اگر ے، ِ، ُ مخفف ہوئے و، ک، تب بھی ی یا الف کے ماقبل حرف کو تنوین دینے ہیں، مثلاً عَصًی یا عَصًا۔

۹۔ جب کسی لفظ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان

کوئی حرکت نہیں ہوتی تو اُس حرف کو صرف ایک ہی مرتبہ لکھ کر اُس کے اوپر تشدید کا نشان (و) دے دیتے ہیں، مثلاً مَرَّ، حَادُّ۔ اس حالت میں حرف کی آواز واضح طور سے دو مرتبہ نکالنی چاہیے۔ تشدید سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حرف دہرایا گیا ہے اور ایک دوسرے سے منضم یا مدغم ہو گیا ہے۔ چنانچہ جب ال تعریفی ایسے الفاظ پر داخل ہوتا ہے، جو حروف شمسیہ میں سے کسی ایک سے شروع ہوتے ہیں، تو اُس کال اُس شمسی حرف میں مدغم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اُس ل کو بغیر سکون کے لکھ کر اُس کے مابعد کے حرف پر تشدید دی جاتی ہے، مثلاً شَمْسٌ سے الشَّمْسُ، رَجُلٌ سے الرَّجُلُ۔

۱۰۔ جب اَنْ، مِنْ، عَنْ میں سے کوئی لفظ لا، ما اور مَنْ میں سے کسی کے پہلے آتا ہے تو اُس کا ن مؤخر الذکر لفظ کے ل یا م سے مدغم ہو جاتا ہے، مثلاً اَنْ لَا سے اَلَا، مِنْ مَا اور مِنْ مَنْ سے مِمَّا (یا مِمَّا) اور عَنْ مَنْ سے عَمَّا (یا عَمَّا) اور عَمَّنْ بن جاتے ہیں۔

۱۱۔ بعض اوقات ت ت ذ ص ض ط ظ اپنے مابعد کی ت سے مدغم ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں مدغم حروف بغیر سکون کے لکھے جاتے ہیں، اور تشدیدت پر دی جاتی ہے۔ مثلاً اَرَدْتُ، لَبِثْتُ جن میں د اور ث کا ادغام ت میں ہوا ہے۔

(۴) ہمزہ، ہمزۃ القطع

۱۲۔ ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ہمزۃ القطع، جو حذف نہیں ہو سکتا، (۲) ہمزۃ الوصل جو بعض حالتوں میں حذف ہو جاتا ہے۔

۱۳۔ ہمزہ عموماً ا، و، ی کے اوپر (فتح، اور ضمہ کی حالت میں) یا نیچے (کسرہ کی حالت میں) لکھا جاتا ہے، اور کبھی کبھی تنہا بھی لکھا جاتا ہے۔ ہمزہ لکھنے کے قاعدے یہ ہیں:-

(۱) لفظ کے شروع میں ہمزہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، مثلاً اَمْرٌ،

(۲) لفظ کے درمیان میں:

(ا) مفتوح حرف کے بعد، اگر ہمزہ مفتوح یا ساکن ہو تو الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، مثلاً: سَأَلَ، رَأْسٌ۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو ی کے اوپر لکھا جاتا ہے، مثلاً: يَسْ، اور اگر مضموم ہو تو واو کے اوپر، مثلاً: بَوْسٌ۔

(ب) مکسور حرف کے بعد آئے تو ی کے اوپر لکھا جاتا ہے، مثلاً: بَيْرٌ۔

(ج) مضموم حرف کے بعد آئے تو و کے اوپر لکھا جاتا ہے، بشرطیکہ اُس کے بعد کا حرف مفتوح یا مضموم ہو، جیسے: يُؤَلِّفُ، اور اگر اس کے بعد حرف مکسور ہو تو ی پر لکھا جاتا ہے، جیسے: سَيْلٌ۔

(د) سکون کے بعد آئے تو ا سے الف پر لکھا جاتا ہے، اگر اُس کے بعد حرف مفتوح ہو، اور اگر اُس کے بعد حرف مضموم ہو تو واو کے اوپر، اور حرف مکسور ہو تو ی کے اوپر، جیسے: يَسْأَلُ۔

(ک) اگر ہمزہ ایسے الف اور واو کے بعد آئے جو حرکت طویلہ کے طور پر استعمال ہوتے ہوں تو ا سے سطر کے اوپر بغیر کسی حائل حرف کے لکھا جاتا ہے، جیسے: تَسْأَلُ، مَقْرُوعَةٌ۔ لیکن اگر اس سے پہلے ایسی ی ہو جو بطور طویل حرکت کے استعمال ہوتی ہو، تو ا سے ی کے بعد ایک شوشے پر لکھا جاتا ہے، جیسے: خَطِيئَةٌ۔

(۳) لفظ کے آخر میں:

(ا) ہمزہ پر حرف مابعد کی حرکت کا اثر نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ مفتوح ہو تو الف پر، مضموم ہو تو واو پر اور مکسور ہو تو ی پر لکھا جاتا ہے، جیسے: تَسْرَأُ، يَقْرَأُ، دُنُوْءٌ، خَطِيئَةٌ۔

(ب) حرف ساکن کے بعد بغیر کسی حائل کے لکھا جاتا ہے، جیسے ضَوْءٌ، شَيْءٌ
جب آخر میں مفتوح تنوین ہو، تو ہمزہ کو شوشے پر لکھا جاتا ہے، جیسے شَيْءًا۔
لیکن اگر ہمزہ سے قبل کا حرف منفصل قسم کا ہو اور الف سے ملا کر نہ لکھا جا سکے تو
الف نہیں لکھا جاتا اور ہمزہ کو بغیر کسی حائل کے لکھتے ہیں، جیسے جُزءٌ۔

(۵) ہمزۃ الوصل

۱۴۔ بعض حالتوں میں لفظ کے شروع میں ہمزہ اصلی نہیں ہوتا، بلکہ محض اس
غرض سے لکھا جاتا ہے کہ لفظ کا پہلا جزو کسی حرکت سے شروع نہ ہو۔ اس صورت
میں جب ہمزہ کسی دو سکر مابعد کے حرف سے ملایا جاتا ہے، تو ہمزہ مع اپنی حرکت کے
حذف ہو جاتا ہے، اُس پر محض وَصَلَهٗ کا نشان (ص) بنا دیا جاتا ہے اور دونوں
لفظ ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔ اگر لفظ ماقبل کے آخر میں کوئی حرکت نہ ہو تو مندرجہ ذیل
قواعد کے مطابق اُسے حرکت دے دی جاتی ہے۔ ایسی حالتوں میں ہمزہ کو ہمزۃ الوصل
کہتے ہیں۔ الف گو لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا، اور نہ وصلہ کی وجہ سے تلفظ پر
کوئی اثر پڑتا ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں:

عَبْدُ الْقَادِرِ، وَأَنْصَرَفَ (= وَإِنْصَرَفَ)، رَأَيْتُ ابْنَهُ۔

۱۵۔ ذیل کی حالتوں میں ہمزہ، ہمزۃ الوصل ہوتا ہے:-

(ا) ال تعریفی میں، جیسے: عَبْدُ الْقَادِرِ۔

(ب) ثلاثی مجرد کے امر حاضر کے صیغوں میں، جیسے: قُلْتُ الْكُتُبُ، فَأَذْهَبَا۔

(ج) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب اِنْفَعَالِ، اِفْتِعَالِ، اِفْعِلَالِ اور اِسْتِفْعَالِ

کے مصدر، ماضی اور امر کے صیغوں میں، جیسے: فَأَنْهَزَمَ۔

(د) ذیل کے آٹھ الفاظ میں:

ابْنٌ، ابْنَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، اِمْرًاؤُ، اِمْرَأَاتُ، اِسْمٌ۔

۱۶۔ اگر ہمزۃ الوصل کے ماقبل لفظ کا آخری حرف متحرک نہ ہو تو اس کو عموماً کسرہ دے دیتے ہیں، جیسے قَدْ أَنْصَرَفَ۔ اسی طرح تنوین کی صورت میں بھی تنوین کے وزن پر کسرہ آتا ہے، جیسے كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثِّثَ۔
ذیل کی حالتیں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:

(ا) مِنْ کے نون پر فتح آتا ہے، جیسے مِنْ الْوَالِدِ۔

(ب) هُمْ، كُمْ، أَنْتُمْ کی ضمیریں، ماضی کے صیغے جمع مذکر حاضر کے آخر کا تَمَّ اور حرف جر مُذْ: ان سب کے آخری حرف پر ضمہ آتا ہے، جیسے لَعْنَهُمُ اللَّهُ رَأَيْتُمُ الْوَالِدَ، مُنذُ الْيَوْمِ۔

(ج) اگر ہمزۃ الوصل سے پہلے کا لفظ ایسے الف، واو اور ی میں تمام ہوتا ہو جو حرکت طویلہ کا کام دیتے ہوں، تو ایسی صورت میں وہ حرکت طویلہ محض معمولی حرکت رہ جاتی ہے، جیسے أَبُو الْوَالِدِ فِي الدَّارِ۔ لیکن اگر وہ لفظ ے، و، یا ے میں تمام ہوتا ہو تو ی پر کسرہ اور و پر ضمہ آتا ہے، جیسے فِي عَيْنِي الْمَلِكِ مُصْطَفَوُا اللَّهَ۔

(د) لَوْ اور أَوْ کے واو پر کسرہ آتا ہے، جیسے لَوْ اسْتَقَامُوا، أَوْ اجْتَنَبَ۔
۱۷۔ ذیل کی حالتوں میں ہمزۃ الوصل تحریر اور تلفظ دونوں میں ساقط ہو جاتا ہے:
(ا) بِسْمِ اللَّهِ میں، جس کی اصلی صورت بِاسْمِ اللَّهِ ہے۔
(ب) لفظ ابن میں، جبکہ وہ باپ اور بیٹے کے ناموں کے درمیان واقع ہو، جیسے عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ لیکن اگر ابْن بطور خبر کے واقع ہو تو ہمزۃ الوصل لکھا جاتا ہے، جیسے زَيْدُ ابْنِ عُمَرَ (زید عمر کا بیٹا ہے)۔

(ج) ال تعریفی میں، بشرطیکہ اس کے پہلے ل (حرف جر)، یال (لام تاکید) ہو، جیسے لِلرَّجُلِ، لَدَحَقُّ۔ اگر اسم ہی سے شروع ہوتا ہو تو ال کا لام بھی حذف

ہو جاتا ہے، جیسے لِلَّيْلَةِ (= اللَّيْلَةِ)۔ اسی طرح اَللّٰهُ سے لِلّٰهِ۔
 (د) اگر ہمزہ الوصل کے ماقبل استغنیامی ہمزہ ہو تو ہمزہ الوصل کا الف حذف
 ہو سکتا ہے، جیسے اَبْنَاكَ (= اَبْنَاكَ)۔

(۶) مَدِّ يَاءٌ

۱۸۔ اگر مفتوحہ ہمزہ کے بعد الف واقع ہو، تو ہمزہ اور حرکت دونوں کو حذف کر کے
 صرف الف لکھتے ہیں، اور اُس پر مدّ کی علامت (س) بنا دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں
 الف لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے، جیسے آمِنٌ، رَاةٌ، قُرْآنٌ ر جن کی اصلی صورتیں
 عَمَانٌ، رَعَاةٌ اور قُرْعَانٌ ہیں)

(۷) جَزْرُ لَفْظٍ

۱۹۔ جزر لفظ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مُطْلَقٌ، جس میں صرف ایک حرف صحیح ہوتا ہے، اور اُس پر ایک حرکت

ہوتی ہے، جیسے كَتَبَ (= كَتَبَ تَبَ)

(۲) مُتَقَيَّدٌ، جس میں ایک حرف صحیح متحرک ہو اور دوسرا ساکن، جیسے كَتَبْتَحَدٌ،

میں تَبَ اور تَحَدٌ۔

اسی طرح (۱) ایک حرف صحیح اور الف واو اوری میں سے کوئی حرف (بطور

حرکت طویلہ کے) مل کر، اور (ب) حرف صحیح منون بھی جزر مقید بنتے ہیں، جیسے

دَارِي (= دَارِي، دَارِي) (= دَارِي، دَارِي)۔

۲۰۔ کوئی جزر لفظ ساکن حرف سے شروع نہیں ہو سکتا، اگر کہیں صرف اور

گردان کی وجہ سے ایسی صورت پیدا ہوتی ہے تو شروع میں ایک ہمزہ الوصل پڑھا

دیا جاتا ہے، جیسے كَتَبَ سے اُكْتَبَ۔ اگر اجنبی (غیر عربی) زبان سے کوئی لفظ لیا

گیا ہو اور اُس کا شروع کا جزر لفظ ساکن ہو، تو یا (۱) اُس کے شروع میں ایک

ہمزۃ القطع زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے أَفَلَا طُوْنٌ، یارب، پہلے حرف کو متحرک کر دیتے ہیں، جیسے فَرَسًا۔

۲۱۔ کسی جز۔ لفظ کے آخر میں دوساکن حروف نہیں ہو سکتے۔ اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہوتی ہے تو ایک حرف گر جاتا ہے، جیسے قَوْلٌ سے قُلٌ۔ البتہ اگر الف، واو یا ی بطور حرکات طویلہ کے استعمال ہوتے ہوں اور ان کے بعد کوئی حرف صحیح مشدّد واقع ہو، تو ایسا نہیں ہوتا جیسے فَاؤٌ، حَاؤٌ۔

(۸) اعداد

۲۲۔ قدیم زمانے میں ہجا، کے حروف کو عدد کے طور پر تعداد کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس غرض سے حروف کی ترتیب وہی ہے جو قدیم زمانے میں سامی حروف ہجا کی تھی، اُس کا نام حُرُوفُ الْاَبْجَدِ ہے۔

چونکہ حروف سے عدد کا کام لیا جاتا ہے، اس لئے ہر حرف کی ایک قیمت ہے، جو ذیل کے نقشے میں ہر حرف کے مقابل درج ہے:

حرف	قیمت	حرف	قیمت	حرف	قیمت
ا	۱	ك	۲۰	ش	۳۰۰
ب	۲	ل	۳۰	ت	۴۰۰
ج	۳	م	۴۰	ث	۵۰۰
د	۴	ن	۵۰	خ	۶۰۰
ذ	۵	س	۶۰	ذ	۷۰۰
و	۶	ع	۷۰	ض	۸۰۰
ز	۷	ف	۸۰	ظ	۹۰۰
ح	۸	ص	۹۰	غ	۱۰۰۰
ط	۹	ق	۱۰۰		
ی	۱۰	ر	۲۰۰		

اس ترتیب کو یاد رکھنے کے لئے اس کے متعدد اجزاء کر کے الفاظ کی شکل میں ڈھال دیئے گئے ہیں۔ اس طرح جو الفاظ پیدا ہوتے ہیں یہ ہیں:

أَبْجَدُ هَوَزُ حَطِي كَلِمَن سَعْفَصُ قَرِشَتْ تَخَذُ ضَطَّغُ

شمال مغربی افریقہ میں ابجد کی ترتیب اس ترتیب سے کسی قدر مختلف ہے۔

۲۳۔ بعد میں اعداد کی مندرجہ ذیل صورتیں قرار پائیں، جو اب تک

مستعمل ہیں:

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰

مشق (۱)

نیچے کے فقروں کو پڑھو:-

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ

يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔

أَرَ أَيْتَ الَّذِي يُكذِّبُ بِالَّذِينَ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ

وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ السَّائِلِينَ قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ

صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ۔

وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ وَالْآخِرَةُ

خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ أَلَمْ يَجِدْكَ

يَتِيمًا فَأَوْىٰ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ فَأَمَّا الْيَتِيمَ

فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَتَّقُونَ عَلَى الْآرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ

الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

غَرَامًا لَهَا سَاعَتْ مُسْتَقَرًّا وَ مَقَامًا وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ
 يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
 مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
 وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا إِلَّا مَنْ تَابَ وَامِنْ وَعَمِلَ عَمَلًا
 صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
 رَحِيمًا -



سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

سبق ال۔ ال

۲۴۔ عربی میں جب کسی اسم کے شروع میں ہمزہ لام (ال) داخل ہو تو اُس اسم کی تعریف (یا تخصیص) ہو جاتی ہے۔ اس کو ہمزہ لام تعریفی کہتے ہیں۔ یہ ال اسم کی ہر جنس اور ہر عدد پر داخل ہوتا ہے، اور اس کے اثر سے اسم کے آخری حرف پر تنوین نہیں آتی، جیسے بَيْتٌ سے اَلْبَيْتٌ۔

ال کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۃ الوصل ہے۔ لہذا جب اُس کے ماقبل کوئی دوسرا لفظ آتا ہے تو یہ ہمزۃ الوصل مع اپنی حرکت کے حذف ہو جاتا ہے اور ل اپنے ماقبل لفظ کی حرکت کے بعد پڑھا جاتا ہے، جیسے بَابُ الْبَيْتِ (= بَابٌ بَيْتٍ)۔

۲۵۔ اگر کوئی لفظ حروف شمشیہ میں سے کسی حرف سے شروع ہوتا ہو، تو ل اُس حرف شمشی سے مدغم ہو جاتا ہے، جیسے نَهْرٌ سے اَلنَّهْرُ۔

۲۶۔ اسماء صفات اپنے موصوف اسماء کے بعد آتے ہیں۔ اگر موصوف پر ال تعریفی داخل ہے، تو صفت پر بھی ضرور داخل ہوگا، جیسے نَهْرٌ عَرَبِيٌّ، اَلنَّهْرُ الْعَرَبِيُّ۔

۲۷۔ عربی میں واحد کے لئے ضمیریں یوں آتی ہیں:

هُوَ۔ مذکر غائب (وہ ایک مرد) ھے۔ مَوْتٌ غَائِبٌ (وہ ایک عورت)
 أَنْتَ۔ مذکر حاضر (تو ایک مرد) أَنْتِ۔ مَوْتٌ حَاضِرٌ (تو ایک عورت)
 أَنَا۔ متکلم (میں مرد یا عورت)

(لُغَاتٌ)

سمندر	بَحْرٌ	باغ	بُسْتَانٌ
روٹی	خُبْزٌ	بڑا	كَبِيرٌ

انسان آدمی	إِنْسَانٌ	گھر	بَيْتٌ
اچھا	طَيِّبٌ	چھوٹا	صَغِيرٌ
آدمی - مرد	رَجُلٌ	مقام	مَحَلٌّ
منصف	الْقَاضِي	خوبصورت	حَسَنٌ
(بلاتنوں) تھکا ہوا۔	تَعْبَانٌ	دریائے نیل	النَّيْلُ
دوست	حَبِيبٌ	دریا	نَهْرٌ
سچا	صَادِقٌ	بادشاہ	مَلِكٌ
راستہ	شَارِعٌ	انصاف کرنے والا	عَادِلٌ

مشق (۱)

اردو میں ترجمہ کرو

الْبُسْتَانُ كَبِيرٌ الْبُسْتَانُ الْكَبِيرُ الْبَيْتُ الصَّغِيرُ مَحَلُّ حَسَنٍ الرَّجُلُ
 حَسَنٌ إِنْسَانٌ قَبِيحٌ النَّيْلُ نَهْرٌ مَلِكٌ عَادِلٌ الْبَحْرُ الْكَبِيرُ حَبْرٌ طَيِّبٌ
 أَنَا رَجُلٌ الْقَاضِي رَجُلٌ طَيِّبٌ أَنْتَ تَعْبَانٌ هُوَ حَبِيبٌ صَادِقٌ
 الشَّارِعُ عَرِيضٌ۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

گھر بڑا ہے۔ باغ خوبصورت مقام ہے۔ تو ایک اچھا آدمی ہے۔ میں
 تھکا ہوا ہوں۔ خوبصورت قلعہ اور چوڑا دریا۔ منصف سچا ہے۔ میں سچا
 دوست ہوں۔ تو بدصورت آدمی ہے۔ چوڑا راستہ۔

سبق ۲ - تانیث

۲۸ - عربی میں مؤنث کی علامت عموماً ة ہوتی ہے، جیسے ابن کی مؤنث

ابنۃ، کبیرۃ کی مؤنث کبیرۃ۔

فائدہ - بعض اسماء ایسے ہیں کہ باوجودیکہ ان کے آخر میں ة موجود ہوتا

ہے مگر مذکر ہوتے ہیں، جیسے خلیفۃ، طرفۃ۔

۲۹ - حرکت کے لحاظ سے صفت اپنے اسم یا اپنی خبر کی تابع (یعنی اس کے

مطابق) ہوتی ہے، جیسے ابنة الکبیرۃ (بڑی لڑکی) یا ابنة کبیرۃ (بڑی لڑکی ہے)

۳۰ - بعض الفاظ میں مؤنث کی علامت موجود نہیں ہوتی، مگر وہ مؤنث

ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

(ا) وہ اسماء جو خود تانیث ظاہر کرتے ہوں جیسے أم، عروس، ہند۔

(ب) نلوں اور شہروں کے خاص نام، جو بغیر تنوین کے استعمال ہوتے

ہیں، جیسے مصر، الشام۔

(ج) بدن کے تمام جفت اعضاء، جیسے رجل، پیر، ید، ہاتھ، عین، آنکھ۔

(د) بہت سے مفرد الفاظ جو عام طور پر مستعمل ہیں، جیسے أرض، خمر،

دار، بیج، شمس، نار، نفس، سوق۔

فائدہ (۱) بعض الفاظ مؤنث اور مذکر دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں، جیسے

بعض شہروں کے نام، حروف ہجاریں سے بعض حروف، اور اسم جمع۔

(۲) مؤنث کی دوسری علامت ی اور ا ہے، جیسے کبریٰ،

حبراء۔

۳۱ - بعض الفاظ شکل کے لحاظ سے واحد ہوتے ہیں، مگر جمع کے معنی رکھتے

ہیں، جیسے حجر، زیتون۔ واحد کے معنی ظاہر کرنے کے لئے ایسے اسم کے آخر میں علامت موثثہ لگا دی جاتی ہے، جیسے حَجْرَةٌ، زَيْتُونَةٌ۔

جملہ استفہامیہ کے شروع میں هَلْ یا ا، لاتے ہیں۔

لغات

جَدُّ	داوا	نَعْمُ	ہاں	حَبِيدٌ	نیا
سَاعَةٌ	گھڑی	قَدِيمٌ	پُرانا (چیز)	شَدِيدٌ	سخت
وَلَدٌ	لڑکا، بیٹا	حَاضِرٌ	حاضر، موجود	طَالِعٌ	نکلنا (سورج کا)
حَكِيمٌ	عقل مند، طبیب	خَادِمٌ	نوکر (مرد)	خَادِمَةٌ	نوکر (عورت)
مُظِلٌّ	سایہ دار	قَاهِرٌ	سخت۔ فتح کرنے والا	النَّظِيفُ	پاک صاف
مُطِيعٌ	تابع دار	مَمِيَّتٌ	مردہ	مَلِكَةٌ	ملکہ
غَارِبٌ	ڈوبنا سورج کا، صالِح	صَالِحٌ	نیک، دیانت دار	شَجَرٌ	درخت (بہت)
جَدَّةٌ	وادی	لَا	نہیں		

مشق (۱)

اردو میں ترجمہ کرو

الْحَدُّ كَبِيرٌ الْجَدَّةُ كَبِيرَةٌ الْاِبْنَةُ الصَّغِيرَةُ ابْنٌ صَالِحٌ سَاعَةٌ حَسَنَةٌ
 الْبَيْتُ قَدِيمٌ الدَّارُ جَدِيدَةٌ الْاُمُّ حَسَنَةٌ الْوَلَدُ حَاضِرٌ رِيحٌ شَدِيدَةٌ
 الرِّيحُ شَدِيدَةٌ اَنْتَ تَعْبَانُ نَعْمَ اَنَا تَعْبَانُ هَلْ اَنْتَ الْقَاضِيُ؟
 لَا اَنَا حَكِيمٌ هَلْ هِيَ صَالِحَةٌ لَا هِيَ قَبِيحَةٌ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ
 الشَّجَرَةُ الْمُظِلَّةُ الْخَادِمَةُ مُطِيعَةٌ الْيَدُ النَّظِيفَةُ الْخَادِمَةُ الْبَيْتَةُ۔

ماں حاضر ہے۔ بڑی آگ۔ نیا گھر چھوٹا ہے۔ ہوا تیز ہے۔ کیا تو بڑی دادی ہے؟ ہاں میں بڑی دادی ہوں۔ خوب صورت بیٹی۔ بادشاہ انصاف کرنے والا ہے اور ملکہ خوب صورت ہے۔ ڈوبتا ہوا سورج۔ پُرانی گھڑی۔ نئی نوکرانی تابعدار ہے۔

سبق ۳۔ عدد

۳۲۔ عدد کے لحاظ سے الفاظ کی تین حالتیں ہیں: مُفْرَد یعنی ایک
مُثَنَّن یعنی دو، جَمْع یعنی دو سے زائد۔

۳۳۔ مُثَنَّن بنانے کے لئے حالت فاعلی میں الف اور نون مکسور (ے ان) اور باقی حالتوں میں ی اور نون مکسور (ے ین) زیادہ کر دیتے ہیں، مثلاً مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِکَانِ (فاعل حالت) اور مَلِکَیْنِ (باقی حالتیں) مَلِکَةٌ سے مَلِکَتَانِ (فاعل حالت) اور مَلِکَتَیْنِ (باقی حالتیں)

۳۴۔ جمع کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جمع سالم، جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ یہ جمع بنانے کے لئے واحد کے آخر میں (ا) نکر کے لئے واو ساکن اور نون مفتوح (و) زیادہ کرتے ہیں، جیسے مُسَلِمٌ سے مُسَلِمُونَ اور (ی) مؤنث کے لئے ت سے پہلے الف بڑھاتے ہیں، جیسے مُسَلِمَةٌ سے مُسَلِمَاتٌ۔

(۲) جمع مُکَسَّر، جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جاتی ہے اور اُس کے حروف کی حرکات بدل جاتی ہیں، جیسے کِتَابٌ سے کُتُبٌ، وَلَدٌ سے أَوْلَادٌ۔
جمع مُکَسَّر کی پھر دو قسمیں ہیں:

(۱) جمع قلت، جس سے مذکور اسم کی تین سے دس تک کی تعداد معلوم ہوتی ہے جیسے فُلْسٌ (پسپہ) سے اَفْلَسٌ، غُلَامٌ (لڑکا) سے غِلْمَةٌ۔

(۲) جمع کثرت، جو دس سے زیادہ تعداد کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے حَمَازٌ (گدھا) سے حُمُرٌ، طَالِبٌ سے طَلَبَةٌ۔

فائِدہ۔ بعض مؤنث اسموں کی جمع، مذکر سالم کی طرح ہوتی ہے، جیسے سَنَةٌ (ایک سال) سے سِنُونٌ۔ اسی طرح بعض مذکر اسموں کی جمع مؤنث سالم کے وزن پر آتی ہے، جیسے حَيَوَانٌ سے حَيَوَانَاتٌ۔

۳۵۔ صفت، اسم کے ساتھ صرف جنس ہی میں موافق نہیں ہوتی، بلکہ عدد میں بھی اُس کے مطابق ہوتی ہے، جیسا کہ ذیل کی جدول سے معلوم ہوگا:

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	خَادِمٌ حَسَنٌ	خَادِمَانِ حَسَنَانِ	خَادِمُونَ حَسَنُونَ
مؤنث	خَادِمَةٌ حَسَنَةٌ	خَادِمَتَانِ حَسَنَتَانِ	خَادِمَاتٌ حَسَنَاتٌ

اشتقاق۔ (۱) جب اسم جمع مؤنث سالم ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے، گو کبھی کبھی جمع مؤنث بھی آتی ہے، جیسے خَادِمَاتٌ حَسَنَةٌ۔
(ب) جو جمع مکرر اصل میں اسم جمع ہو، اُس کے لئے صفت واحد مؤنث آتی ہے (دیکھو سبق ۴، ۵)۔

صیغہ	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر } غائب هُوَ	وہ ایک مرد	وہ دو مرد	هُوَ وہ سب مرد
مؤنث } غائب هِيَ	وہ ایک عورت	یا دو عورتیں	هِنَّ وہ سب عورتیں
مذکر } حاضر أَنْتَ	تو ایک مرد	آنتما تم دو مرد یا دو عورتیں	أَنْتُمْ تم سب مرد
مؤنث } حاضر أَنْتِ	تو ایک عورت	"	أَنْتِنَّ تم سب عورتیں
مذکر } متکلم أَنَا	میں ایک مرد یا ایک عورت	نَحْنُ ہم دو مرد یا دو عورتیں ہم سب مرد یا سب عورتیں	

لغات

مُعَلِّمٌ	اُستاد	خَيَّاطٌ	درزی
مُعَلِّمَةٌ	اُستانی	مَبْسُوطٌ	قناعت کرنے والا
لَا مَعَ	چکما ہوا۔ چمک دار	نَخِيْطَةٌ	درزن
لَيْلَةٌ	رات	مُسْلِمٌ	مسلم مسلمان (مرد)
نَهَاءٌ	بِن	لَا عَيْبَ	کھیلنے والا
مَشْغُولٌ	مشغول	مُظْلِمٌ	سیاہ، تاریک
خَبَائِرٌ	نان بانی	كَسَدَانٌ	سست
مُجْتَهِدٌ	محنتی	نَجَّارَةٌ	بڑھی

غَائِبٌ غائب

مشق (۱)

اردو میں ترجمہ کرو

السُّعْمُ الصَّالِحُ - السُّعْمُونَ صَالِحُونَ الْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ - الْمَعْلَمَاتُ حَاضِرَاتٌ
 هَلْ أَنْتُمْ مَبْسُوطُونَ؟ كَيْلَتَانِ وَنَهَارَانِ هَلِ الْقَاضِيُ مَشْغُولٌ؟ نَعْرَهُو
 مَشْغُولٌ الْخَبَّازُونَ مُجْتَهِدُونَ الْإِدْبَتَانِ غَائِبَتَانِ الْخِيَّاطُ وَالْخِيَّاطَةُ
 مَشْغُولَانِ - الْخِيَّاطُ وَالْخِيَّاطَاتُ مُجْتَهِدُونَ - الْمُسْلِمُونَ الصَّالِحُونَ وَلَدَانِ لَعِبَانِ

مشق (۲)

ترجمہ کرو

مقام صاف ہے۔ استاد حاضر ہیں۔ ایک چمک دار آنکھ۔ کیا تم دونوں مہنتی ہو؟
 ہاں، ہم سب مشغول ہیں۔ نہیں، ہم قناعت کرنے والے ہیں۔ مسلمان پاک صاف
 ہے۔ وہ سب مرد غیر حاضر ہیں۔ دونوں بصورت درز نہیں موجود ہیں۔ وہ لڑکا مہنتی ہے
 رات اندھیری ہے۔ طبیب مشغول ہے۔ دو مشغول طبیب۔ دو صاف ہاتھ۔ کیا سب
 نان ہائی سست ہیں؟ ہاں، بڑھتی سست ہیں اور وہ تھکے ہوئے ہیں۔

سبق ۴۔ جمع مکسر

۳۷۔ عربی میں الفاظ کی بنا عموماً سہ حرفی ہوتی ہے، یعنی اس میں تین حروف
 ہوتے ہیں۔ نحوی لوگ اس وزن کے اظہار کے لئے تین حروف ف، ع، ل استعمال
 کرتے ہیں۔ ف کے مقابلے میں بنا کا پہلا اصلی حرف لیتے ہیں، ع کے مقابلے میں دوسرا
 اول کے مقابلے میں تیسرا، جیسے کَلْبٌ کا وزن فَعْلٌ ہے، کَبِيرٌ کا وزن فَعِيلٌ اور
 ظِلٌّ (ر = ظِلٌّ) کا فَعْلٌ ہے۔ اسی طرح أَحْمَرٌ کا وزن أَفْعَلٌ، تَعْبَانٌ کا
 فَعْلَانٌ اور مَبْسُوطٌ کا وزن مَفْعُولٌ کہا جاتا ہے۔

چند عربی الفاظ کی بنا میں چار حروف ہوتے ہیں۔ اُن کے وزن کے اظہار

کے لئے فَعَلٌّ یعنی ف، ع، ل استعمال ہوتا ہے۔

جمع مُکْتَبَر کی تفصیل سبق ۳۴ میں دی گئی ہے۔ اس کے بہت سے وزنوں میں

سے جو زیادہ تر مستعمل ہیں یہ ہیں:

(۱) اَفْعَالٌ کے وزن پر:

معنی	واحد	جمع مُکْتَبَر
لڑکا	وَلَدٌ	أَوْلَادٌ
گھوڑا	فَرَسٌ	أَفْرَاسٌ
بچہ	طِفْلٌ	أَطْفَالٌ
وقت	وَقْتُتٌ	أَوْقَاتٌ

(۲) فُعُولٌ کے وزن پر:

شیر	أَسَدٌ	أَسْوَدٌ
گواہ	شَاهِدٌ	شُهَدَاءٌ
دل	قَلْبٌ	قُلُوبٌ
بادشاہ	مَلِكٌ	مُلُوكٌ

(۳) فِعَالٌ کے وزن پر:

کتنا	كَلْبٌ	كِلَابٌ
آدمی	رَجُلٌ	رِجَالٌ
پہاڑ	جَبَلٌ	جِبَالٌ
نیر	رُفْحٌ	رِمَاحٌ

(۴) فُعْلٌ کے وزن پر:

کتاب	كِتَابٌ	كُتُبٌ
------	---------	--------

معنی	واحد	جمع مکسر
شہر کشتی	مَدَائِنَةٌ سَفِينَةٌ	مَدَائِنٌ سَفِينٌ

رہ، اَفْعُلُّ کے وزن پر:

دریا مہینہ پانوں	نَهْرٌ شَهْرٌ رَجُلٌ	أَنْهَرٌ أَشْهُرٌ أَرْجُلٌ
------------------------	----------------------------	----------------------------------

لُغَات

تنبیہ:- لفظ کے بعد جو عدد دیا گیا ہے اُس کی جمع اُس کے وزن پر آتی ہے جو اوپر دی گئی۔

طَوِيلٌ (۳) لمبا	اَلْاَسْرَاتُ دریا و فرات	طَوِيلٌ (۳) لمبا	وَسِيخٌ (۱) گندہ، میلا
مُخْلِصٌ خالص، دیانت دار	سَرِيْعٌ (۳) تیز	مُخْلِصٌ خالص، دیانت دار	صَعْبٌ (۳) مشکل، سخت
اَلْمَاضِيُّ گزشتہ	اَلْعَالِيُّ بلند	اَلْمَاضِيُّ گزشتہ	طَرِيْقٌ (۴) راستہ
اَلْعَالِيُّ بلند	حَرْفٌ (۲) حرف	اَلْعَالِيُّ بلند	سَهْلٌ آسان
عَرَبِيٌّ عربی، باشندہ عرب	سَيِّفٌ (۲) تلوار	عَرَبِيٌّ عربی، باشندہ عرب	عِلْمٌ (۲) علم
سَيِّفٌ (۲) تلوار	قَاطِعٌ کاٹنے والا	سَيِّفٌ (۲) تلوار	نَافِعٌ مفید
قَاطِعٌ کاٹنے والا	كَبِيْرٌ (۳) بڑا	قَاطِعٌ کاٹنے والا	شَرْطٌ (۲) شرط - حالت
كَبِيْرٌ (۳) بڑا		كَبِيْرٌ (۳) بڑا	ثَابِتٌ مستقل
			صَالِحٌ (۳) نیک - دیانت دار
			حَارِسٌ (۱) نگہبان، چوکی دار
			نَاسٌ لوگ

هُوَ كِتَابٌ صَعْبٌ - مِصْرٌ وَالشَّامُ مَدِينَتَانِ - طَرِيقٌ سَهْلٌ - الْعُلُومُ نَافِعَةٌ
 شَرُوطٌ صَعْبَةٌ - حُقُوقٌ ثَابِتَةٌ - شُهُودٌ صَالِحٌ - هُوَ شَاهِدٌ صَالِحٌ - الْكَلْبُ
 أَرِسٌ - الْقُلُوبُ الْمَخْلِصَةُ - سُفُنٌ سَرَابِعَةٌ - الْأَفْرَاسُ حَسَنَةٌ - الْأَوْلَادُ مُطِيعُونَ
 وَوَقَاتُ الْمَاضِيَةِ - الْجِبَالُ عَالِيَةٌ - الْحُرُوفُ الْعَرَبِيَّةُ - السُّيُوفُ قَاطِعَةٌ
 وَنَهْرٌ الْكَبِيرَةُ - هُمْ نَاسٌ كِبَارٌ -

گتے تیز ہیں۔ یہ مشکل راستہ ہے۔ مشکل راستے۔ محنتی لڑکے۔ عربی حروف مشکل نہیں۔
 مستقل حقوق ہیں۔ خالص دل۔ اونچے پہاڑ خوبصورت ہیں۔ کیا تم بڑے آدمی ہو؟
 ہیں، ہم دیانت دار لوگ ہیں۔ مفید کتابیں۔ عربی شہراچھے ہیں۔ عربی علوم مشکل
 ہیں۔ تلواریں لمبی ہیں۔ نیل اور فرات دونوں بڑے دریا ہیں۔ چھوٹے بچے۔

سبق ۵۔ جمع مکسر (جاری)

۳۸۔ جمع مکسر کے چند اور اوزان یہ ہیں:

(۶) فُعَلَاءٌ۔

معنی	واحد	جمع مکسر
وزیر	وَزِيرٌ	وُزَرَآءُ
امیر	أَمِيرٌ	أَمَرَآءُ
سفیر	سَفِيرٌ	سَفَرَآءُ
قیدی	أَسِيرٌ	أَسَرَآءُ

فائدہ :- جو الفاظ فَعِيل کے وزن پر آتے ہیں اور ان میں شخصیت کا مفہوم ہوتا ہے، ان کی جمع عموماً اسی وزن پر آتی ہے۔
(۷) أَفْعِلَاءُ :-

معنی	واحد	جمع مکسر
دوست رشتہ دار دولتمند	صَدِيقٌ شَرِيفٌ عَنِيْبٌ	أَصْدِقَاءُ أَقْرَبَاءُ أَعْيَابُ

(۸) فُعْلَانٌ :-

سوار شہر لاٹھی	فَارِسٌ بَلَدٌ قَضِيبٌ	فُرْسَانٌ بُلْدَانٌ قُضْبَانٌ
----------------------	------------------------------	-------------------------------------

۳۹ - چار حرفی (فَعْلَلٌ) الفاظ کی جمع مکسر ذیل کے وزنوں پر آتی ہے:

(۹) فَعَالِلٌ کے وزن پر :-

ستارہ آزمائش قیمتی پتھر کتب خانہ	كُوْكَبٌ تَجْرِبَةٌ جَوْهَرٌ مَكْتَبَةٌ	كُوَاكِبٌ تَجَارِبٌ جَوَاهِرٌ مَكَاتِبٌ
---	--	--

(۱۰) فَعَالِيلٌ کے وزن پر :-

بکس بادشاہ خط لاٹین	صِنْدُوْقٌ سُلْطَانٌ مَكْتُوبٌ قَنَدِيلٌ	صِنَادِيقٌ سَلَاطِينٌ مَكَاتِيبٌ قَنَادِيلٌ
------------------------------	---	--

۴۰۔ بعض الفاظ کی جمع مکسر خاص خاص وزن پر آتی ہے۔ ایسے الفاظ کی چند

مثالیں یہ ہیں:۔

ابْنٌ (بیٹا) سے بَنُونَ اور ابْنَاءُ
ابْنَةٌ (بیٹی) سے بَنَاتٌ
اَخٌ (بھائی) سے اِخْوَةٌ یا اِخْوَانٌ
اُخْتُ (بہن) سے اَخَوَاتٌ

فائدہ:۔ (۱) بعض اسماء کے لئے جمع مکسر کی صورت میں دو یا دو سے زیادہ وزن ہوتے ہیں، جیسے بَحْرٌ کی جمع بُحُورٌ، بِحَارٌ، اَبْحَارٌ اور اَبْحَارٌ سب طرح آتی ہے۔

(۲) بعض اسماء کی ایسی مختلف جمعوں میں ہر وزن کے معنی جدا جدا ہوتے ہیں جیسے لفظ بَيْتٌ کی جمع بِيُوتٌ اور اَبْيَاتٌ دو طرح پر آتی ہے۔ بِيُوتٌ کے معنی (بہت سے) گھر اور اَبْيَاتٌ کے معنی (بہت سے) شعر۔

لغات

فَارِغٌ خَالٍ نَفِيسٌ قِيمَتِي كَرِيمٌ اَجْمَا

مشق (۳)

اردو میں ترجمہ کرو

السُّفْرَاءُ حَاضِرُونَ۔ الْوُزَرَاءُ غَائِبُونَ۔ الْأَمِيرُ أَسِيرٌ۔ أَصْدِقَاءُ مُخْلِصُونَ
النَّاسِ أَعْيَاءٌ۔ الْبُيُوتُ الْعَالِيَةُ۔ مَكَاتِبُ نَافِعَةٌ۔ السَّلَاطِينُ كِبَارٌ۔
الرِّمَاحُ طَوِيلَةٌ۔ بَسَاتِينٌ حَسَنَةٌ۔ الْمُعَلِّمُونَ مَبْسُوطُونَ وَالتَّلَامِيذَةُ مُجْتَهِدُونَ
الصُّنْدُوقُ فَارِغٌ۔ بُلْدَانٌ غَنِيَّةٌ۔ الْبِحَارُ (الْبُحُورُ) الْكَبِيرَةُ۔ النَّفْسُ الْكَرِيمَةُ۔
الْأَقْرِبَاءُ هُمْ إِلَّا أَصْدِقَاءُ۔ الْجَوْهَرُ النَّفِيسُ۔ الْبَنُونَ مُجْتَهِدُونَ۔

پیالیاں خالی ہیں۔ سلطان عادل ہے۔ اُمراء اور وزراء حاضر ہیں۔ اچھا شخص۔ شاگرد مشغول ہیں۔ لڑکے قناعت کرنے والے ہیں۔ وہ سب کھیل رہے ہیں۔ سوار تھکے ہوئے ہیں۔ کیا سارے سفیر حاضر ہیں؟ نہیں، وہ سب غیر حاضر ہیں۔ بڑے صندوق۔ جواہرات قیمتی ہیں۔ خوبصورت اشعار دیکھی، بھائی بہنیں حاضر ہیں، اور بیٹے اور بیٹیاں غیر حاضر ہیں۔

سبق ۶ - تصرف

۴۱۔ عربی میں الفاظ کی تین حالتیں ہوتی ہیں: (ا) فاعلی یا رفعی، یعنی رفع (پیش) کی حالت، (ب) اضافی یا جرّی یعنی جرّ (زیر) کی حالت، (ج) مفعولی یا نصبی، یعنی نصب (زیر) کی حالت۔

۴۲۔ ان تین حالتوں کا اظہار اس طرح ہوتا ہے:

(ا) جب لفظ پر اصل حالت میں تنوین ہو، خواہ وہ لفظ واحد مذکر ہو یا واحد مؤنث ہو، یا جمع مکسر ہو، تو رفعی حالت میں ۱۔ پڑھتے ہیں، جرّی حالت میں ۲۔ اور نصبی حالت میں ۳۔ مثالیں یہ ہیں:

حالت	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مکسر
رفعی	سَارِقٌ	خَادِمَةٌ	أَوْلَادٌ
جرّی	سَارِقٍ	خَادِمَةٍ	أَوْلَادٍ
نصبی	سَارِقًا	خَادِمَةً	أَوْلَادًا

(ب) جب لفظ پر اصلی حالت میں تنوین نہیں ہوتی تو رفعی حالت میں ضمّہ (پیش)، جرّی اور نصبی حالت میں صرف فتح (زیر) سے ادا کرتے ہیں، جیسے:

رفعی حالت میں مَلَّةٌ صَنَادِيقُ

جرّی اور نصبی حالت میں مَلَّةٌ صَنَادِيقُ

رج، جب لفظ کے پہلے ال تعریفی ہو، وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو اور اُس کا مضاف الیہ اُس کے بعد ہی موجود ہو، عام اس سے کہ معمولی حالت میں اُس پر تنوین آتی ہو، یا نہ آتی ہو، تو رفعی، جرّی اور نصبی حالت کو بالترتیب محض فتح، کسر اور ضمّہ سے ظاہر کرتے ہیں، جیسے:

حالت	ال کے ساتھ	مضاف کے طور پر
رفعی	السَّارِقُ	صَاحِبُ الْبَيْتِ
جرّی	السَّارِقِ	صَاحِبِ الْبَيْتِ
نصبی	السَّارِقَ	صَاحِبَ الْبَيْتِ

فائدہ (۱)۔ جس لفظ پر اصل میں تنوین نہیں آتی اُسے "غیر منصرف" یعنی

غیر قابلِ تصریف کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۳۵)

فائدہ (۲)۔ جن الفاظ کے آخر میں ی ہو، یا اُس ی سے پہلے حرف پر کسر ہو تو فاعلی یا رفعی حالت میں جمع سالم سے ی گر جاتی ہے، جیسے: بَجَاتٌ قَاضِيٌّ يَاقَاضِيٍّ کے محض قَاضِيٍّ کہتے ہیں۔ اسی طرح الْقَاضِيُّ يَاقَاضِيٍّ کی جگہ الْقَاضِيُّمُ وَالْقَاضِيُّمَاتُ کے لئے قَاضِيُّونَ اور قَاضِيَّاتُنَ لگتے ہیں۔ باقی اور صورتوں میں یہ تغیر نہیں ہوتا، بلکہ لفظ اپنی اصلی صورت میں رہتا ہے، جیسے: قَاضِيًّا۔

تنبیہ: مثنی اور جمع کے اوزان پہلے (سبق ۳، ۴ میں) بیان ہو چکے ہیں۔

۴۳۔ حرف جر کے بعد جو اسم آتا ہے وہ جرّی حالت میں ہوتا ہے۔ جیسے:

فِي رِيٍّ اِنْدَرٍ، فِي بُسْتَانٍ رِبَاعِيٍّ، فِي مَكَّةَ (مکہ میں) عَلِيٍّ (اوپر)

عَلَى الْجِبَالِ (پہاڑ کے اوپر)

لِ (واسطے) لِّلْوَالِدِ (اڑ کے کے واسطے)۔ (دیکھو تمہید (۵) مِنْ (سے) مِنْ
الْبِيُوتِ (گھروں سے)۔

۳۴۔ کسی لفظ کو دوسرے لفظ سے نسبت ہو تو اُس نسبت کو اِضَافَةٌ
(اضافت) کہتے ہیں۔ جس چیز کو نسبت دی جاتے اُسے مضاف کہتے ہیں اور جس کی
طرف نسبت ہو اُس کو مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر جو مرکب بنتا
ہے اُسے مرکبِ اضافی کہتے ہیں۔

چونکہ مضاف میں اضافت کی وجہ سے معرفہ کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، اس لئے
اُس کے شروع میں ال تعریفی نہیں آتا، جیسے:

بَيْتٌ رَّجُلٍ (ایک آدمی کا گھر) بَيْتُ الرَّجُلِ (اُس آدمی کا گھر)
جب مضاف ہنکرہ کی صورت میں ہو تو اُس کے بعد مضاف الیہ پر ل (حرف جر)
داخل کرنا چاہیے، جیسے:

بَيْتٌ لِلرَّجُلِ (کوئی گھر اُس آدمی کا) يَا بَيْتُ مِنْ بِيُوتِ الرَّجُلِ (کوئی گھر
اُس آدمی کے گھروں میں سے)۔

لُغَات

رَفِيقٌ۔ ساتھی۔	مِفْتَاحٌ۔ کنجی
سُوْقٌ۔ بازار	بَابٌ۔ (اَبْوَابٌ جمع) دروازہ، پھاٹک
جَارٌ۔ پڑوسی، ہمسایہ	مَشْهُورٌ۔ مشہور
قَبْلٌ۔ پہلے	أَحْمَدٌ۔ کسی آدمی کا نام
صَاحِبٌ۔ مالک، ساتھی، دوست	وَاسِعٌ۔ کھلا ہوا۔ وسیع۔
الْيَوْمَ۔ آج، آج کا دن	عُمَرُ۔ شخص کا نام۔
ظَهَرَ۔ پیٹھ، کر۔	زَيْدٌ۔ کسی شخص کا نام

مجلس - محفل، مجلس کونسل

حکمت - حکمت

مخافتہ - ڈر، خوف

زوجہ - بیوی

رأس - سر

مشق (۱)

اردو میں ترجمہ کرو

صاحب البيت غائب - الفارس على ظهر الفرس - الامير غائب - خادم
 الامير في الدار - مفتاح باب البيت - ابواب المدينة مفتوحة -
 عمر صاحب لزيد - بساطين الشام مشهورة - كلب الولد حارس - نحن
 اصداق الرجل - قصر الامير في المدينة - بيوت المدينة عالية - الرجال
 حاضر ون في المجلس - زوجة القاضي حسنة - رأس الحكمة مخافة الله -
 بيت من بيوت الامير في السوق - انتم حاضر ون في بستان الجار -

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کیا نوکر کا مالک گھر میں ہے؟ نہیں، وہ ہمسائے کے باغ میں ہے، تم آدمی کے
 دوست ہو۔ سوداگر شہر کے بازار میں موجود ہے۔ گھر کا دروازہ کھلا ہے۔ اس آدمی
 کے گتے چوکیدار ہیں۔ بادشاہ کے وزراء کونسل میں حاضر ہیں۔ کیا طبیب
 موجود ہے؟ طبیب غیر حاضر ہے، اور طبیب کی بیوی موجود ہے۔ احمد قاضی
 کا دوست ہے۔ شہر کے باغات وسیع ہیں۔ طبیب کے رشتہ دار مال دار ہیں۔

سبق ۷ مضاف الیہ

۴۵۔ نونِ اعرابی، جو مثنیٰ اور جمع مذکر سالم میں آتا ہے، مضاف ہونے کی حالت میں، مع اپنی حرکت کے، گر جاتا ہے، یعنی آخری ان سے = ا بن جاتا ہے، = ین سے = ی ہو جاتا ہے، = تان سے = تا ہو جاتا ہے، = تین سے = تی، = ون سے = و، اور = ین سے = می بن جاتا ہے، جیسے:

بَيْتَا الرَّجُلِ = بَيْتَانِ الرَّجُلِ، اُس آدمی کے دو گھر۔

بَابَا بَيْتِي الرَّجُلِ۔ اُس آدمی کے دو گھروں کے دو دروازے۔

ابْنَتَا الوَزِيرِ۔ وزیر کی دو لڑکیاں۔

بَيْتُ ابْنَتِي الوَزِيرِ۔ وزیر کی دو لڑکیوں کا گھر۔

مُعَلِّمُو الوَالِدِ۔ (مُعَلِّمُونَ الوَالِدِ) لڑکے کے کئی استاد۔

كُتُبُ مُعَلِّمِي الوَالِدِ۔ لڑکے کے استادوں کی کتابیں۔

۴۶۔ الفاظ اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی)، حَمْرٌ (خسر)، هَنْ (شرم گاہ)، ذُو

(صاحب، مالک) اور فَحْرٌ (ممنہ) جب مضاف ہوں تو ان کے استعمال کا طریقہ یہ ہے:

حالت جَرّ	حالت نصب	حالت رفع
أَبِي (شَرِيْدِ)	أَبَا (شَرِيْدِ)	أَبُو (شَرِيْدِ)
أَخِي (شَرِيْدِ)	أَخَا (شَرِيْدِ)	أَخُو (شَرِيْدِ)
حَمِيِي (شَرِيْدِ)	حَمَا (شَرِيْدِ)	حَمُو (شَرِيْدِ)
هَنِيِي (شَرِيْدِ)	هَنَا (شَرِيْدِ)	هَنُو (شَرِيْدِ)
فِي (شَرِيْدِ)	فَا (شَرِيْدِ)	فُو (شَرِيْدِ)
ذِي (مَالِ)	ذَا (مَالِ)	ذُو (مَالِ)

فَاعِلَةٌ۔ ان چھ اسموں کو اَسْمَاءُ سِتَّةٌ مُكَبَّرَةٌ (یعنی چھ بکبر اسماء) کہتے ہیں۔

۴۷۔ چونکہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے جدا نہیں ہو سکتا، اس لئے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد استعمال ہوتی ہے۔ وہ صفت معرف باللام ہونی چاہئے جیسے: **بَيْتُ الْوَزِيرِ الْوَاسِعُ**: وزیر کا کثادہ مکان۔

غیر اضافی ترکیب میں اس کو یوں کہا جائے گا: **الْبَيْتُ الْوَاسِعُ لِلْوَزِيرِ**۔

۴۸۔ اگر دو اسم مضاف الیہ سے نسبت رکھتے ہوں تو دوبارہ مضاف الیہ کے لانے کی ضرورت نہیں، بجائے اُس کے ضمیر متصل (دیکھو سبق ۸) لاتے ہیں، جیسے: **بَيْتُ الْوَزِيرِ وَبُسْتَانُهُ**: اس وزیر کا گھر اور باغ۔

يَدَا الْبَيْتِ وَرِجْلَاهَا: لڑکی کے دو ہاتھ اور دو پاؤں۔

۴۹۔ مرکب اضافی اکثر جنس ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے، جیسے:

قِطْعَةٌ لِحَجْرٍ: گوشت کا ٹکڑا۔ **كُرْسِيٌّ خَشَبِيٌّ**: لکڑی کی کرسی۔

۵۰۔ مضاف الیہ اکثر صفت کے بعد تعریف کے لئے یا اُس کے استعمال کو

محدود کرنے کے لئے آتا ہے، جیسے: **قَلِيلٌ الْعَقْلِ**: کم عقل (والا) **كَثِيرٌ الْمَالِ**

بہت مال (والا)، **حَسَنٌ الْوَجْهِ**: اچھی صورت (والا)

فائدہ:- یہ مضاف الیہ خلاف قاعدہ ہے اور محض صفت بیان کرنے

کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ایسے مضاف پر ال تعریفی بھی داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے:

ابْنَةُ الْوَزِيرِ الْحَسَنَةِ الْوَجْهِ: وزیر کی خوب صورت چہرہ والی لڑکی۔

۵۱۔ بعض الفاظ مضاف الیہ کے ساتھ صفت ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔

یہ الفاظ حسب ذیل ہیں:

واحد جمع واحد مذکر مثنی مذکر جمع مذکر واحد مؤنث مثنی مؤنث جمع مؤنث

صَاحِبٌ أَصْحَابٌ ذُو ذَوَا ذَوُو ذَاتٌ ذَاتَا ذَوَاتٌ

أَبُو، أُمُّ، ابْنٌ، هُنَّ، جیسے:

صَاحِبِ عَلَيْهِ عِلْمٍ وَالْاِذَاتُ حُسْنٍ: نَوْبُ صَوْرَتِ (عورت) أَبُو لَيْسَانَيْنِ:
دو زبانوں کا باپ، (یعنی دو زبانیں جاننے والا) ابْنُ خَمْسِينَ سَنَةٍ: پچاس برس
کا بیٹا، یعنی پچاس برس کی عمر کا (آدمی، مرد)

لُغَات

قَبِيلَةٌ: قبیلہ، خاندان	حَدِيدٌ: لوہا
بَنُو آسَدٍ: اسد کی اولاد (عرب کے ایک قبیلے کا نام)	شَيْخٌ: بوڑھا آدمی، کسی قبیلہ کا رئیس
جَمَالٌ: خوبصورتی	مَعْرِفَةٌ: علم
بُخْلٌ: بخیلی	كِذْبٌ: جھوٹ
ظِلٌّ: سایہ	حُجْرَةٌ: کوٹھری
زُهْدٌ: زہد	مَطْبَخٌ: باورچی خانہ
لُقْمَةٌ: لقمہ، نوالہ	نِسَاءٌ: عورتیں
خُبْرٌ: روٹی	تَاجِرٌ: سوداگر

مشق (۱)

مَعْلَمُو الْوَلَدِ أَصْحَابُ عِلْمٍ الرَّحْلُ الْقَبِيحُ هُوَ أَبُو لَيْسَانَيْنِ ابْنَتَا
الْوَزِيرِ حَسَنَاتُ الْوَجْهِ بَابُ الْبَيْتِ الْوَاسِعُ مَفْتُوحٌ هَلْ هُوَ ذُو عِلْمٍ؟
لَا، هُوَ قَلِيلُ الْعَقْلِ كَتَبَ ذُو عِلْمٍ نَافِعَةٌ قَبِيلَةٌ بَنِي آسَدٍ، هِيَ
قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ زَوْجَةُ الْحَكِيمِ، هِيَ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالٍ هَلِ الْآمِيرُ
كَرِيمُ النَّفْسِ؟ لَا، هُوَ كَثِيرُ الْبُخْلِ الشَّجَرَةُ ذَاتُ ظِلٍّ زُهْدٌ أَبِي بَكْرٍ
مَشْهُورٌ عَيْنَا ابْنَةُ الْقَاضِي لَا مَعْتَانَ قِطْعَةٌ لَحْمٍ كَبِيرَةٌ لُقْمَةٌ خُبْرٌ
صَغِيرَةٌ فَنَجَانُ الْقَهْوَةِ حَاضِرٌ كُرْسِيُّ حَدِيدٍ فِي الْبُسْتَانِ شَيْخُ الْقَبِيلَةِ
الْكَثِيرُ الْمَالِ صَالِحٌ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ كَثِيرُ الْمَالِ

۴۴
مشق (۲)
ترجمہ کو

لڑکے بے وقوف ہیں۔ بے وقوف لڑکے حاضر ہیں۔ حکیم رجب مکسٹر صاحب علم ہیں۔ لڑکیاں خوب صورت ہیں۔ جو لوگ حاضر ہیں وہ صاحب علم ہیں، اور جو عورتیں حاضر ہیں وہ خوب صورت ہیں۔ وزنی بُرا ہے۔ وہ جھوٹا (جھوٹ کا باپ) ہے۔ پیالیاں مکے میں ہیں۔ نہیں، وہ (رہتی) باورچی خانہ میں ہیں۔ تیس کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا پچاس برس کا ہے۔ کیا سو داگر مال دار ہے؟ ہاں، وہ مال دار اور بخیل ہے۔ صاحب علم لوگ بادشاہوں کے دوست ہیں۔

سبق ۸ - ضمیر

۵۲۔ ضمیر کی دو قسمیں ہیں:

ضما تر منفصلہ سبق ۳ (پارہ ۳۶) میں بیان ہو چکی ہیں۔

۵۳۔ ضما تر متصلہ، الفاظ کے آخر سے ملی اور اپنے ماقبل کا جزو بنی ہوئی مستعمل

ہوتی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

صیغہ		مذکر		مؤنث	
واحد	مثنیٰ	جمع	واحد	مثنیٰ	جمع
كَ	هُمَا	هُمْ	هَا	هُمَا	هُنَّ
لَا	كُمَا	كُمُ	لِهَا	كُمَا	كُنَّ
رِي	نَا	نَا	رِي	نَا	نَا

۵۴۔ یہ ضمائر اضافی، ربطی اور مفعولی حالتوں میں استعمال کی جاتی ہیں۔ اضافی حالت میں یہ ہمیشہ مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں۔ تینوں حالتوں کی مثالیں یہ ہیں۔

حالت اضافی: كِتَابُهُ

حالت ربطی: لَآءُ

حالت مفعولی: صَرَ بَهُ

فَاعِلٌ (۱) جن اسموں کے آخر میں یہ ضمائر ملی ہوئی آتی ہیں ان اسموں کے آخر کی تنوین اور حالت مثنیٰ و جمع مذکر سالم میں نون اعرابی گر جاتا ہے، جیسے: خَادِمٌ، خَادِمَانِ، خَادِمُونَ کے آخر میں ضمیر متصل لگانے سے تنوین اور ن کے گر جانے کے بعد یہ صورت ہو جاتی ہے۔

خَادِمُهُ - خَادِمَاؤُ، خَادِمُوؤُ۔

مگر حَدٌّ، آخٌ، أَبٌ، فَحْرٌ کی وہی صورت رہتی ہے، جو سبق میں بیان کی گئی ہے، یعنی آخُوؤُ (اُس کا بھائی)، آخَاؤُ (اُس کے بھائی کو)، بِأَخِيهِ (اُس کے بھائی کے ساتھ)، أَبُوؤُ (اُس کا باپ)، أَبَاؤُ (اُس کے باپ کو)، بِأَبِيهِ (اُس کے باپ کے ساتھ) لیکن اگر واحد تکلم میں ضمیر متصل لگا دی جائے تو اُس کی صورت یہ ہوگی۔

أَبِي (میرا باپ)، أَخِي (میرا بھائی)، حَمِي (میرا خسر)

فَاعِلٌ (۲) کُ، هُمَا اور هُمْ سے پہلے اگر کوئی حرف مکسور، یا یارساکن ہو

تو ان کو کُ، هُمَا اور هُمْ پڑھا جاتے گا، جیسے: بِهِ، كِتَابِيهِ، بِهِمَا، بِهِمَا، عَلَيْهِمَا عَلَيَّهِمَا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عَنُّ اور مِّنْ کے بعد اگر کُ ہو تو وہ کُ ہی

رہے گا، جیسے: عِنْدَهُ، مِّنْهُ، الْبَيْتُ يَارَسَاكُنْ کے بعد کُ بن جاتے گا، جیسے:

عَلَيْهِ كِتَابِيهِ، كِتَابِيَهُ۔

فائدہ (۱) جب اگلے لفظ کے شروع میں ہمزہ الوصل ہو تو ہُو اور کُو کے مِم
رضمہ آجاتا ہے، جیسے: هُم النَّصَارِي (وہ لوگ نصرانی ہیں)، قَاتَلَهُمُ اللَّهُ
اللَّهُ أَنْ يَرْعَنَتْ كَرِي (نَصَرَ كُو اللَّهُ) اللہ نے تمہاری مدد کی، هُو اور كُو
کے بعد جب کوئی دوسری ضمیر متصل ہو تو وصلے کے لئے اُس میں ایک واو زیادہ کرتے
ہیں، جیسے: أَنْزَلْنَا مَكُونَهَا۔

فائدہ (۲) ضمیر متصل، واحد متکلم یا تے ساکن پر جب حرف جر علی، الی، فی
داخل ہوتے ہیں تو عَلَيَّ، اِلَيَّ، فِيَّ پڑھے جاتے ہیں۔ دوسرے معرف باللام الفاظ سے
ملنے کی حالت میں، یا بغیر اُس کے بھی، یہی مفتوح ہو جاتی ہے، جیسے: يَا عِبَادِ
تَذِينَ اسْرَفُوا، اِقْرَأُوا كِتَابِيَهٗ، وَ اِلٰى دِينِي، حروف جر عن اور من،
ساکن پر نہیں آتے۔ واحد متکلم کی دوسری ضمیر متصل مفعولی (یعنی فی) کے شروع میں
نَ اور مَن داخل ہوتے ہیں، جیسے: عَنِّي، مَنِّي۔

۵۵۔ ”رکنے“ کے معنی ظاہر کرنے کے لئے عِنْدَ (نزدیک) مَع (ساتھ) یا لَامِ كَسْرًا
یا، بڑھاتے ہیں۔ عِنْدَ اور مَع کے ساتھ وہ اسم مضاف الیہ ہوتا ہے، جیسے: عِنْدَ
يَدِ كِتَابٍ، مَع زَيْدٍ كِتَابٌ، لِزَيْدٍ كِتَابٌ۔ ان تینوں جملوں کا ایک ہی
طلب ہے، یعنی زید ایک کتاب رکھتا ہے، زید کے پاس ایک کتاب ہے۔

۵۶۔ مُنَادِي حروف ندا (یا) کے ساتھ بغیر تنوین کے آتا ہے، جیسے يَا زَيْدُ
ر مُنَادِي مضاف ہو تو مفتوح ہوگا، جیسے: يَا عِبْدَ اللَّهِ، يَا سَيِّدَ النَّاسِ
اقی تفصیل سبق ۴۲ میں آئے گی۔ ضمیر کی اور تفصیل کے لئے دیکھو سبق ۴۳۔

لغات

خَيْطٌ: دھاگا

اسْمٌ: نام

بَيْنٌ: درمیان

سَرَفٌ: کاغذ (اسم جمع)

قَلَمٌ: قلم

حَبْرٌ: روشنائی

سَاعَةٌ: گھڑی

ذَهَبٌ: سونا

زَيْنَبُ: ایک عورت کا نام

سَيِّدٌ: سردار

عَبْدُ الرَّحْمَنِ: ایک مرد کا نام

حَسَاءٌ: رجم حمبر گدھا

سَيِّدَةٌ: سردارنی

عَبْدٌ: غلام، نوکر

حَبْرٌ: مرد کا نام، تعریف کیا گیا

أَفٌ: یا

هِنْدٌ: ایک عورت کا نام

حَسَنٌ: ایضاً، خوب صورت

فَاطِمَةٌ: ایضاً

فِيضَةٌ: چاندی

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

يَدِي تَطِيْفَةٌ يَدَاهُم تَطِيْفَتَانِ تَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَا تَلْمِيذُ! هَلْ
عِنْدَكَ كِتَابُكَ؟ نَعَمْ، يَا مُعَلِّمِي! عِنْدِي كِتَابِي يَا تَلَامِيذَةً! هَلْ لَكُمْ
وَرَقٌ؟ نَعَمْ يَا مُعَلِّمُ! لَنَا وَرَقٌ وَقَلَمٌ وَحَبْرٌ لَا فِي تَكْرِ ابْنَتَانِ؛ إِسْمُ
كَبِيرَتِهِمَا هِنْدٌ وَإِسْمُ صَغِيرَتِهِمَا زَيْنَبُ يَا سَيِّدَتِي! هَلِ اسْمُكَ فَاطِمَةٌ؟
لَا يَا سَيِّدَتِي! اسْمِي عَائِشَةُ عِنْدَ الْخِيَّاطِينَ خَيْطٌ وَعِنْدَ النَّجَّارِينَ خَشَبٌ
بَيْنَنَا كَبِيرٌ وَوَأَسْعُ بُسْتَانُكُمْ صَغِيرٌ أَبُوكُمْ وَأَخُونَا فِي السُّوقِ يَا
خَادِمَةً! هَلْ صَاحِبُكَ حَاضِرٌ فِي الْبَيْتِ؟ لَا، هُوَ فِي بُسْتَانِهِ السَّيِّدَةُ
حَسَنَةُ. يَدَاهَا وَرِجْلَاهَا صَغِيرَتَانِ. هَلْ مَعَكَ سَاعَةٌ؟ هَلْ أَخُوهَا
أَوْ أُخْتُهَا فِي الْبَيْتِ؟ أُخْتُهَا حَاضِرَةٌ وَأَخُوهَا فِي السُّوقِ. مَعِيَ
سَاعَةٌ ذَهَبٍ.

سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ
سَاعَةٌ ذَهَبٌ

عبدالرحمن کے دو بیٹے ہیں، بڑے کا نام محمود ہے اور چھوٹے کا نام حسن ہے۔
 نوکر! کیا حکیم موجود ہے؟ نہیں، اے میرے سردار! حکیم موجود نہیں ہے۔ حکیم کی
 سی اور لڑکا (دیکھو سبق، پ) موجود ہیں۔ کیا تیرے پاس سونے کی گھڑی ہے،
 باندی کی؟ میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے، اے میرے سردار! کیا تمہارے پاس
 بڑے ہیں؟ ہاں، ہمارے پاس گھوڑے اور گدھے ہیں، کیا میرے نوکر بازار
 ہیں؟ نہیں، تیرے نوکر باغ میں ہیں۔ میرے بھائی کی بیوی خوب صورت
 ہے۔ صورت چہرے والی ہے۔ اے میری سردارنی! کیا تجھے تیرا نوکر پسند ہے؟
 پسند ہے۔ اس کو اپنا نوکر پسند ہے۔

سبق ۹ اسم اشارہ

۵۷۔ اسم اشارہ۔ تمام حالتوں میں، مجرد صورت میں واحد مذکر کے لئے ذَا آتا
 ہے، اس کی مثلثی صورت رفع کی حالت میں ذَاں اور نصب کی حالت میں ذَیْن
 ۔ واحد میں مذکر کے لئے ذِی، ذِہ اور مؤنث کے لئے ذِی، ذِہ ہے اور ان کی
 صورت رفع کی حالت میں تَاں اور نصب کی حالت میں تَیْن ہے۔

دونوں جنسوں کی جمع اُولیٰ یا اُولاءِ آتی ہے، مگر یہ بہت کم مستعمل

ہے۔

۵۸۔ اس اور ان (واحد اور جمع) کے معنی ظاہر کرنے کے لئے مذکورہ بالا
 اشارہ پر ہا پڑھا جاتا ہے۔ ہَا بغیر الف کے صرف ظ لکھا جاتا ہے۔ اس کی

حالتیں حسب ذیل ہیں:-

واحد مذکر واحد مؤنث مثنیٰ مذکر مثنیٰ مؤنث بحالت نصب وجر جمع مذکر و مؤنث
هَذَا هَذِهِ هَذَانِ هَاتَانِ هَذَيْنِ اور هَاتَيْنِ هُوَ هِيَ
هَذَا هِيَ بھی استعمال ہوتا ہے، مگر کم۔

۵۹- وہ، وہے (جمع وہ) کے ظاہر کرنے کے لئے اسم اشارہ مجرور پر لکھ (اور
بعض حالتوں میں لکھ سے پہلے ل، بڑھاتے ہیں۔ اس کی مختلف حالتیں حسب ذیل
ہیں:-

واحد مذکر	واحد مؤنث	مثنیٰ مذکر	مثنیٰ مؤنث	جمع مؤنث و مذکر
		بحالت رفع	بحالت نصب وجر	بحالت نصب وجر
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ	ذَيْنِكَ

۶۰- اگر اسم اشارہ کسی اسم مفرد کی تعریف کرے تو وہ اسم معرف باللام ہوگا،
جیسے هَذَا الْكِتَابُ۔ لیکن اگر اسم مضاف اور موصوف ہو تو اسم اشارہ مرکب اضافی
کے بعد آتا ہے، جیسے: ابْنُ الْمَلِكِ هَذَا (بادشاہ کا یہ بیٹا) كِتَابُكُمْ ذَالِكُ
(تمہاری وہ کتاب)

۶۱- اگر اسم اشارہ کسی جملے میں ضمیر کی طرح مبتدا واقع ہو تو:

(الف) خبر پر مال نہیں آتا، جیسے: هَذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)

(ب) اگر خبر معرف باللام ہو تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ضمیر منفصل

واحد غائب لائی جاتی ہے، تاکہ خبر کے موصوف ہونے کا شبہ نہ ہو جیسے

هَذَا هُوَ الْوَلَدُ رِيه وَرِي لِرَكَاهِ (

رج) اگر خبر مضاف الیہ (یعنی جری حالت میں) ہو، یا اسم اشارہ یا ضمیر ہو، تو
ملے کی ضرورت نہیں ہوتی، جیسے: هَذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)

۶۲۔ اسم استفہام، مَن رُكُونٌ، مَا رُكِيَا، مَاذَا رُكِيَا، آئِي رُكُونُ سَا،
يَتِيَّةٌ رُكُونُ سَا) اور كَثُرَ رُكُنًا) ہیں۔

مَن، مِثْنِي ہے (یعنی اس کی حالت میں تغیر نہیں ہوتا) مضاف الیہ ہونے کی
صورت میں "کسی" اور "کس کا" کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: كِتَابُ مَن رُكُونُ سَا،
مَا بِي مِثْنِي سے بعض حروف ربط (جر) کے بعد یغیر الف کے لکھا جاتا ہے،
جیسے: لِحْمٌ رُكِيُولٌ؟

آئِي اور آيَّةٌ معرَب ہیں (یعنی ان کی حالت میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے)۔ یہ
در اسم کے استعمال ہوتے ہیں، اور اسی وجہ سے کسی اسم کی طرف مضاف ہوتے
ہے، جیسے: آئِي رُكِيُولٌ؟ رُكُونُ سَا أَدْمِي؟ آيَّةٌ يَتِيَّةٌ؟ رُكُونُ سَا لِرُكِيُولٌ؟
كَثُرَ کے ساتھ ایک اسم بہ حالت نصب آتا ہے، جیسے: كَثُرَ وَوَلَدًا؟ (رکتے لڑکے؟)
فَاعِلَةٌ۔ حروف استفہام آ اور هَلُّ، ضمیر سے پہلے مستعمل نہیں ہوتے:

لُغَات

قَائِلٌ : نالے والا	أَنِيسٌ : ہم نشین
لَحْظٌ : دیکھنا	شَخْصٌ : آدمی
قَامُوسٌ : لغات	سَبَبٌ : سبب، وجہ
مَنْظَرٌ : منظر۔ سین	مُصِيبَةٌ : مصیبت، بد قسمتی
عَفْلَةٌ : غفلت	مَطْلُوبٌ : مطلوب، چھپتا۔
أَمْرَأَةٌ : عورت (ضمیر)	سَنَةٌ : سال۔

مشق (۱)

ترجمہ کرو

هَذَا كِتَابٌ نَافِعٌ هَذَا كِتَابٌ صَعْبٌ كِتَابُ التَّلْسِيْدِ - هَذَا
 وَسِيْحٌ يَا تِلْمِذِي! كُتِبَتْ هَذِهِ وَسِيْحَةٌ هَتَانِ الْعَيْنَانِ قَاتِلَاتِ
 لِحُطِّ عَيْنَيْكَ هَتَيْنِ قَاتِلَاتِ هَذَا هُوَ الْقَامُوسُ هَذِهِ هِيَ الْخَادِمَةُ
 ذَلِكَ الْمَنْظَرُ حَسَنٌ هُوَ آدِيكَ الْاَشْخَاصُ مِنَ الْكِبَارِ تِلْكَ الشَّجَرَةُ
 ذَاتُ ظِلٍّ اَوْلَادِيكَ الرِّجَالُ ذُو وَعِلْمٍ هَذَا بَيْتٌ وَّاسِعٌ هَذِهِ
 خَادِمَةٌ هُوَ كَلَاءُ الْاَشْخَاصِ خَادِمَةٌ اَوْلَادِيكَ الْاَشْخَاصِ هَذِهِ وَسِيْحَةٌ
 بَسْتَانِي هَذَا مَشْهُورٌ فِي مَدِيْنَتِنَا مَنْ حَاضِرٌ عِنْدَكُمْ؟ عِنْدَ
 حَاضِرٍ خَادِمْنَا مَا سَبَبَ هَذِهِ الْهَمِيْبَةَ سَبَبٌ مُصِيْبَتِنَا هَذِهِ
 غَفْلَتُنَا لِمَ اَنْتُمْ حَاضِرُونَ وَهُمْ غَائِبُونَ؟ كَمْ شَخْصًا حَاضِرٌ الْيَوْمَ
 هَذِهِ اِمْرَاةٌ حَسَنَةٌ

مشق (۲)

ترجمہ کرو

یہ اچھا آدمی ہے اور وہ (عورت) بُری عورت ہے۔ یہ قاضی ہے۔ یہ قاضی
 راست باز ہے اور حکیم عالم ہے۔ تیرے یہ دوست مالدار ہیں۔ شیخ کا بیٹا ہر دل عزیز ہے
 اور اُس کی وہ بیٹی خوب (چہرہ) صورت ہے۔ اے میرے مالک! تیری کیا خواہش ہے
 میری خواہش کاغذ، قلم اور روشنائی کی ہے۔ وزیر کا بیٹا کون ہے، یہ یا وہ؟ یہ وزیر
 کا بیٹا ہے۔ حَسَن کس کا بیٹا ہے؟ حَسَن، عبدالرحمن کا بیٹا ہے۔ عبدالرحمن کے کتے
 بیٹے ہیں؟ اُس کے پانچ بیٹے ہیں۔ کیا تیرے پاس یہ کتاب ہے؟ نہیں، میرے
 پاس وہ کتاب ہے۔ یہ لغات (کی کتاب) مفید ہے۔ تیرا کیا نام ہے؟ میرا

نام حسن ہے۔ تیری کیا عمر ہے؟ میری عمر پچاس برس کی ہے (یا میں پچاس برس کا بیٹا ہوں) یہ دونوں آدمی دوست ہیں۔

سبق ۱۰۔ اسم صفت

۱۳۔ اسم صفت کے عام اوزان یہ ہیں:

(الف، فاعِلٌ، جیسے: صَادِقٌ (سچا، راست باز)، عَادِلٌ (منصف)،

جَاهِلٌ (جاہل)

(ب، فَعِيلٌ، جیسے سَعِيدًا (نیک)، كَبِيرٌ (بڑا)، كَثِيرٌ (بہت)

(ج، فَعُولٌ، جیسے جَهُولٌ (بہت جاہل)، كَسُولٌ (بہت سست)

(د، مَفْعُولٌ، جیسے مَكْتُوبٌ (لکھا ہوا)، فَحْصُورٌ (گھرا ہوا)

(ه، فَعْلَانٌ (بلا تئوین)، جیسے تَعْبَانٌ (تھکا ہوا)، غَضْبَانٌ (غصے میں آیا ہوا)

(و) جو اسم صفت، رنگ یا جسمانی عیب کو ظاہر کرتے ہیں، اُن کے اوزان

یہ ہیں:

جنس	واحد	مثنیٰ	جمع
مذکر	أَفْعَلٌ	أَفْعَلَانِ	فُعُلٌ
مؤنث	فَعْلَاءٌ	فَعْلَوَانِ	فُعُلٌ

ان صفات کی چند مثالیں دیکھو:

ہر دو جنس کی جمع

فُعُلٌ

سُودٌ

واحد مؤنث کا وزن

فَعْلَاءٌ

سُودَاءٌ

واحد مذکر کا وزن

أَفْعَلٌ

أَسْوَدٌ: سیاہ

واحد مذکر کا وزن

واحد مؤنث کا وزن

پہر دو جنس کی جمع

أَفْعَلٌ

فَعَلَاءٌ

فَعْلٌ

أَبْيَضٌ، سَبِيذٌ

بَيْضَاءٌ

بَيْضٌ

أَخْضَرٌ، سَبْرٌ

خَضْرَاءٌ

خَضْرٌ

أَصْفَرٌ، زَدٌ

صَفْرَاءٌ

صَفْرٌ

أَطْرَشٌ، بَهْرٌ

طَرَشَاءٌ

طَرَشٌ

أَخْرَسٌ، كُونَا

خَرَسَاءٌ

خَرَسٌ

أَعْرَجٌ، لَسْكَطٌ

عَرَجَاءٌ

عَرَجٌ

اسم تفضیل کی گردان یوں ہوتی ہے:

جمع	مثنیٰ	واحد	جنس
أَفْعَالٌ - أَفْعَالُونَ فَعْلِيَّاتٌ - فَعْلٌ	أَفْعَلَانِ فَعْلِيَّانِ	أَفْعَلٌ فَعْلِيٌّ	مذکر مؤنث

ان کی مثالیں یہ ہیں:-

جمع	مثنیٰ	واحد	جنس
أَطْوَالٌ - أَطْوَالُونَ طَوِيلَاتٌ - طَوِيلٌ	أَطْوَلَانِ طَوِيلَانِ	أَطْوَلٌ طَوِيلٌ	مذکر مؤنث
أَكْبَرٌ - أَكْبَرُونَ كَبَرِيَّاتٌ - كَبِيرٌ	أَكْبَرَانِ كَبَرِيَّانِ	أَكْبَرٌ كَبِيرٌ	مذکر مؤنث

فَاعِلٌ: صفت کا ایک اور عام وزن فَعَالٌ ہے "مبالغہ" کا وزن کہتے ہیں۔ "مبالغہ" اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ "مبالغہ" میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے، اور اسم تفضیل میں یہ مقابلہ دوسرے کے، جیسے خَرَّ ابٌ ر بہت مارنے والا، اس میں کسی دوسرے کا

- لحاظ نہیں، مگر **أَضْرَبَ مِنْ زَيْدٍ** بہت مارنے والا بہ نسبت **زید** کے، میں دوسرے (یعنی **زید** سے) مقابلہ ہے۔ ”مبالغہ“ کا اور حال سبق ۳ (پارہ ۳۰۰) میں ملے گا۔
- ۶۵۔ اگر صفت کا دوسرا اور چوتھا حرف ایک ہی ہو تو اسم تفضیل میں وہ حرف مشدّد ہوگا (دیکھو سبق ۲۳)، شدّیہ سے اسم تفضیل **أَشَدُّ** اور قلیلیّ سے **أَقْلَبُ** لے گا۔
- ۶۶۔ تفضیل بعض کی حالت میں اسم تفضیل کا وزن (أَفْعَلٌ) تمام جنسوں اور عددوں میں یکساں ہوتا ہے۔ مقابلہ ظاہر کرنے کے لئے لفظ **مِنْ** (حرف جرّ) استعمال کرتے ہیں؛ جیسے **زَيْدٌ أَكْبَرُ مِنْ بَكْرٍ** (زید بکر سے بڑا ہے)، **هَيْدٌ أَكْبَرُ مِنْ زَيْنَبَ** (ہند زینب سے بڑی ہے)، **أَلْبَنُونُ أَكْبَرُ مِنَ الْبَنَاتِ** (بیٹے، بیٹیوں سے بڑے ہیں)۔
- ۶۷۔ صفت کُلّ کے اظہار کے لئے اسم تفضیل معرف باللام ہوتا ہے، جیسے **الْأَكْبَرُ** (مذکر) **الْكَبْرَى** (مؤنث)۔ مگر جب وہ محلّے میں شجر ہو کر واقع ہو یا مضاف ہو، تو معرف باللام نہیں ہوگا، جیسے **الْوَسَّاقُ الْأَبْيَضُ** (نہایت سفید کاغذ) **اللَّهُ أَكْبَرُ** (اللہ بہت بڑا ہے)، **هُوَ أَثْقَلُكُمْ** (وہ تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہے)۔
- ۶۸۔ اسم صفت **خَيْرٌ** اور **شَرٌّ** بطور صفت کُلّ کے استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے **هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ** (وہ تجھ سے اچھا ہے)، **هُوَ شَرُّ النَّاسِ** (وہ لوگوں میں سب سے بُرا ہے)۔
- فَاعِلٌ**۔ (۱) اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے، جیسے **النَّصْرُ** (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے، جیسے **أَشْهَرُ** (بہت ہی مشہور) **أَشْغَلُ** (بہت ہی کام میں لگا ہوا)۔
- فَاعِلٌ** (۲) رنگ اور عیب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ پس **أَسْوَدٌ** (کالا) اور **أَخْوَدٌ** (کانا) اسم تفضیل نہیں، بلکہ صفت ہیں۔
- اسم تفضیل کی اور تفصیل سبق ۳ میں آئے گی۔

لُغَات

لَطِيفٌ : اچھا، خوش نما۔	جَامِعٌ : مسجد، کالج
وَجَنَةٌ : رخسارہ	الْجَامِعُ الْأَزْهَرُ : ازہرہ کالج، جامعہ
بَحْرٌ : سمندر (دیباچے میں کو بھی بحر کہتے ہیں)	شَرِيفٌ : شریف آدمی
نِسَاءٌ : عورتیں (امراة کی جمع آتی ہے)	أَصْلٌ : اصل، جڑ
لَوْنٌ : رنگ	حَدٌّ : حد
صَيْفٌ : گرمی کا موسم	جَزِيرَةٌ : جزیرہ
شَعْرٌ : بال	سَأَلٌ : سوال کرنے والا، بھکاری
ثَقِيلٌ : بھاری	الْبَارِحُ : کل، گزشتہ دن
مَدْرَسَةٌ : مدرسہ	شَوْقٌ : شوق

مشق (۱)

اردو میں ترجمہ کرو

صَاحِبُكُمْ رَجُلٌ لَطِيفٌ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ فِي الشَّجَرَةِ الْحَمْرَاءِ
 الْوَرَقِ الْأَبْيَضِ - الْوَرَقِ الْأَبْيَضِ وَالْحَبْرُ الْأَسْوَدُ عِنْدَ التَّلَامِيذِ وَجَنَّتَا
 الْبَيْتِ الْحَمْرَاءِ وَإِنْ لَطِيفَةُ الْمَنْظَرِ (دیکھو سبق، پارہ ۶) الْبَحْرُ الْأَسْوَدُ
 وَالْبَحْرُ الْأَبْيَضُ أَصْلُ بَحْرِ النَّيْلِ الْنِسَاءُ طُرُشٌ وَالرِّجَالُ حُرْسٌ هُوَ
 أَصْفَرُ اللَّوْنِ (دیکھو سبق، پارہ ۶) فِي وَجْهِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ خَضْرَاءُ
 فِي الصَّيْفِ عَيْنَاهَا زَرْقَاوَانٌ وَشَعْرُهَا أَسْوَدُ الرَّجُلُ الْجَهُولُ وَالْكَسُولُ
 قَبِيحٌ هَذَا الطَّرِيقُ أَصْعَبُ مِنْ طَرِيقِ الشَّامِ الدَّهَبُ أَثْقَلُ مِنَ الْفِضَّةِ
 الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرَى عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْجَامِعِ الْأَسْوَدِ زَيْدٌ قَلِيلٌ
 الْعَقْلِ وَعَمَرٌ أَقْلُ الْعَقْلِ مِنْهُ فَهَمُودٌ صَدِيقٌ حَسَنٌ وَحَسَنٌ صَدِيقٌ أَحْسَنٌ مِنْهُ

هُوَ أَحْسَنُ أَصْدِقَائِي الرِّيحُ الْيَوْمَ أَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَ.

مشق (۲)

ترجمہ کرو

لنگڑی لڑکی زرد مگرے میں ہے۔ لڑکی کی آنکھیں نیلی ہیں۔ لڑکی کی کالی آنکھیں قابل ہیں۔ بحرِ احمَرِ مغرب میں جزیرہ عرب کی حد ہے۔ بھکاری بہرا اور گونگا ہے میرا گھر تیرے گھر سے زیادہ وسیع ہے اور شہر کے گھروں میں سب سے وسیع ہے دریا نیل، دریا فرات سے زیادہ چوڑا ہے۔ یہ کتاب اُس کتاب سے اچھی (أَحْسَنُ) ہے۔ یہ کتاب سب سے اچھی ہے۔ بہت سے آدمی (أَكْثَرُ النَّاسِ) مُست ہیں۔ تیرے لئے میرا شوق (رِالی) اُس سے زیادہ ہے جو کہ تیرے بھائی کے ساتھ ہے۔

سبق ۱۱ فعل

۶۹۔ فعل میں عموماً تین حروف اصلی ہوتے ہیں اور اُس کو ثلاثی مجرد کہتے

ہیں جیسے کَتَبَ (اُس نے لکھا) بعض میں چار حروف اصلی بھی ہوتے ہیں اور اس صورت میں وہ رباعی مجرد کہلاتا ہے، جیسے تَرَجَّعَ (اُس نے ترجمہ کیا)

۷۰۔ ماضی معروف کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے تین وزن ہیں: فَعَلَ

فَعِلَ اور فَعَّلَ۔ اس کا پہلا اور تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ دوسرے حرف پر تینوں حرکات (فتح، کسرہ اور ضمّہ) میں سے کوئی حرکت آتی ہے۔

جن فعلوں کے دوسرے حرف پر کسرہ یا ضمّہ ہوتا ہے وہ اکثر "لازم" ہوتے ہیں اور کسی حالت، یا خاصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

جس فعل کے دوسرے حرف پر کسرہ ہو، وہ عموماً عارضی حالت کو ظاہر کرتا ہے،

جیسے حَزَن (وہ غمگین ہوا)

جس فعل کے دوسرے حرف پر ضمہ ہو، وہ ایسی حالت کو ظاہر کرتا ہے جو ہمیشہ لینے والی ہو، جیسے حَسُنَ (وہ خوب صورت ہوا یعنی خوب صورت ہے)

۱۷۔ "زمانہ" کے اعتبار سے فعل کے دو زمانے ہیں: ماضی اور مضارع۔ ماضی وہ زمانہ ہے جو گزر چکا ہے اور جس میں کسی کام کا ہو چکنا، یا ختم ہو جانا ظاہر ہوتا ہے، جیسے کَتَبَ اُس نے لکھا (یعنی لکھ چکا)

مضارع کسی ناتمام کام کو ظاہر کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ وہ کام زمانہ حال میں ہو رہا ہے یا زمانہ آئندہ میں ہوگا، جیسے يَكْتُبُ وہ لکھتا ہے یا لکھے گا۔

اہل عرب ایک اور زمانہ بھی لیتے ہیں، یعنی اَمْر۔ امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے جیسے اُكْتُبْ (لکھ)

فائدہ: بعض صرفیوں نے چوتھی قسم بھی لکھی ہے، یعنی نَهَى۔ یہی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے: نَهَى رَمْتَ لکھ، لیکن حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے۔

۱۸۔ کَتَبَ ماضی کی پوری گردان یوں ہوگی:-

معنی	صیغہ	گردان
لکھا اُس ایک مرد نے	مذکر	کَتَبَ
لکھا اُن دو مردوں نے		کَتَبَا
لکھا اُن سب مردوں نے		کَتَبُوا
لکھا اُس ایک عورت نے	مؤنث	كَتَبَتْ
لکھا اُن دو عورتوں نے		كَتَبَتَا
لکھا اُن سب عورتوں نے		كَتَبْنَ

معنی	صیغہ	گردان
لکھا تو ایک مرد نے	واحد مثنیٰ جمع واحد مثنیٰ جمع واحد (مؤنث و مذکر) مثنیٰ و جمع (مؤنث و مذکر)	كَتَبْتُ
لکھا تم دو مردوں نے		كَتَبْتُمَا
لکھا تم سب مردوں نے		كَتَبْتُمْ
لکھا تو ایک عورت نے		كَتَبْتِ
لکھا تم دو عورتوں نے		كَتَبْتُمَا
لکھا تم سب عورتوں نے		كَتَبْتُنَّ
لکھا میں ایک مرد یا عورت نے	واحد (مؤنث و مذکر)	كَتَبْتُ
لکھا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا	مثنیٰ و جمع (مؤنث و مذکر)	كَتَبْنَا
سب مردوں یا سب عورتوں نے		

فِعْلٌ اور فَعْلٌ کے وزن پر جتنے فعل ہیں، ان سب کی گردانیں بھی اسی طرح

کی جاتی ہیں، جیسے:

شَرِبَ شَرِبْنَا شَرِبُوا وغیرہ۔
كَرُمَ كَرُمْنَا كَرُمُوا وغیرہ۔

فائدہ: صیغہ جمع مذکر غائب کے آخر میں جو الف (مثلاً كَتَبُوا) لکھتے ہیں یہ الف پڑھا نہیں جاتا۔ یہ الف صرف اس لئے لکھا جاتا ہے کہ واو جمع اور واو عطف کے درمیان سرق رہے (دیکھو سبق ۱۲، پارہ ۷۶، فائدہ) ۷۳۔ فعل اور فاعل کو مربوط کرنے کے قواعد یہ ہیں۔

(الف) اگر فعل، فاعل سے پہلے آیا ہو تو:

(۱) اگر فاعل واحد مذکر یا مثنیٰ مذکر یا جمع سالم مذکر ہے، تو فعل واحد مذکر غائب استعمال ہوگا، جیسے: كَتَبَ الْمُعَلِّمُ (معلم نے لکھا) كَتَبَ الْمُعَلِّمَاتُ

(دو معلموں نے لکھا، كَتَبَ الْمُعَلِّمُونَ (سب معلموں نے لکھا)

(۲) اگر فاعل واحد مؤنث ہے جو فوراً ہی فعل کے بعد آیا ہے یا مثنیٰ مؤنث

یا جمع مؤنث سالم، یا جمع مکسر ہے تو فعل واحد مؤنث غائب استعمال ہوگا؛

جیسے: كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ (اُستانی نے لکھا، كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ (دو اُستانیوں

نے لکھا، كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ (بہت سی اُستانیوں نے لکھا، كَتَبَتِ الشَّادِئَةُ

(بہت سے شاگردوں نے لکھا)

(۳) اگر فاعل واحد مؤنث ہے اور فوراً ہی فعل کے بعد نہیں آیا ہے

یا اسم جمع ہے (دیکھیو سبق ۲) تو فعل واحد مذکر غائب یا واحد مؤنث غائب استعمال

ہوگا، جیسے: كَتَبَ (یا كَتَبَتْ) لَهَا الْمُعَلِّمَةُ (اُستانی نے اُس کے لئے لکھا)

أَكَلَ (یا أَكَلَتْ) الطَّيْرُ مِنْهُ (پرندے نے اُس میں سے کھایا)

(ب) اگر فاعل فعل سے پہلے آئے، تو فعل جنس اور عدد میں اُس کے

موافق ہوگا، جیسے: حَضَرَ الْمُعَلِّمُونَ وَذَهَبُوا (اُستاد حاضر تھے اور چلے گئے)

۷۴۔ عرب نحویوں کے نزدیک جملوں کی دو قسمیں ہیں:-

الف، الْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ، جس میں فعل فاعل سے پہلے آتا ہے، جیسے:

كَتَبَ زَيْدٌ (زید نے لکھا)

ب، الْجُمْلَةُ الْأَسْمِيَّةُ جس میں فاعل پہلے آتا ہے:-

شروع میں آنے کے سبب سے فاعل کو الْمُبْتَدَأُ کہتے ہیں۔ مُبْتَدَأُ کے بعد جو کچھ

اُس کے متعلق بیان کیا جائے، خواہ وہ اسم ہو یا اسم صفت، یا فعل، اُس کو الْخَبْرُ کہتے

ہیں، جیسے: زَيْدٌ وَكَدٌ (زید ایک لڑکا ہے)۔ زَيْدٌ كَتَبَ (زید نے لکھا)

۷۵۔ اگر ماضی کے اور اقسام بنانے ہوں تو وہ ذیل کے قاعدوں سے بن سکتے ہیں:

(۱) ماضی سے پہلے لفظ "وَقَدْ" بڑھا دیا جائے تو ماضی تشریب بنتا ہے،

جیسے: قَدْ كَتَبَ رَأْسُ (اُس نے لکھا ہے) قَدْ كَتَبْتُ (میں نے لکھا ہے) اس ماضی کی گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور قائم رہے گا، اُس میں کوئی تغیر نہیں ہوگا اور باقی کُل گردان ماضی کی سی ہوگی۔ اکثر ماضی سے پہلے قَدْ لگانے سے معنی میں زور پیدا ہو جاتا ہے جیسے: قَدْ كَتَبَ کے معنی تحقیق اُس نے لکھا، کبھی قَدْ کا ترجمہ محذوف بھی کر دیا جاتا ہے۔

(۲) ماضی سے پہلے كَانَ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع سے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتا ہے (مضارع کے لئے دیکھو سبق ۱۳) گردان کرنے میں جس طرح ماضی اور مضارع کا صیغہ بدلتا ہے اسی طرح كَانَ میں تبدیلی ہوتی ہے كَانَ کی گردان یوں ہے:

كَانَ، كَانَا، كَانُوا۔ كَانَتْ، كَانْتَا، كُنَّ۔ كُنْتِ، كُنْتُمَا، كُنْتُمْ۔
كُنْتِ، كُنْتُمَا، كُنْتُنَّ۔ كُنْتُ، كُنْتَا۔

پس ماضی بعید یوں آئے گا: كَانَ كَتَبَ (اُس نے لکھا تھا)، كُنْتِ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا) وغیرہ اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی: كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا) كُنْتِ اَكْتُبُ (میں لکھتا تھا) دیکھو سبق ۱۲، پارہ ۷، فاعل کے فعل کے کسی صیغے کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

لُغَاتُ

فِيهِمْ: سمجھنا	نَهَاءً: دن
قَوْلًا: قول، بات	صَيْدًا: شکار
طَلَعَ: ظاہر ہونا، سُورَجِ نکلنا	قَبْلًا: پانا
خَرَبَ: (سُورَجِ) ڈوبنا	ضَيْفًا: مہمان
شَمْسًا: سورج	كَسَرَ: توڑنا
قَمَرًا: چاند	كُبَّايَةً: شیشہ، گلاس

قصَدَ : ارادہ کرنے، کوشش کرنا	بَعَثَ : بھیجا، اٹھنا
سَافِحٌ : مسافر	فَلَاحٌ : کاشتکار
دَخَلَ : داخل ہونا	حَاكِمٌ : حاکم، گورنر
خَرَجَ : نکلنا، باہر آنا	رَجَعَ : لوٹنا، واپس آنا
نَزَلَ : اترنا	بَعْدَ : دُور ہونا
مَاءٌ : پانی	نَحْوًا : طرف، قریب جانب۔
خَمْرٌ : شراب	يُنْصَفُ : آدھا
حَوْشٌ : صحن	سَاعَةٌ : گھنٹہ
وَجَدَ : پانا	عِلَامٌ : غلام، لڑکا
غَنِيٌّ : دولت مند	طَلَبَ : بلانا، تلاش کرنا
فَتَحَ : کھولنا	طَعَامٌ : کھانا
فَرِحَ : خوش ہونا	جَلَسَ : بیٹھنا

مشق (۱)

اردو میں ترجمہ کرو

اَكْتَبْتُ الْمَكْتُوبَ؟ لَا، مَا كَتَبْتُ الْمَكْتُوبَ هَلْ فِيهِمْ قَوْلُنَا؟
نَعَمْ، فِيهِمْ قَوْلُنَا قَوْلَكُمْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ غَرَبَ الْقَمَرُ قَصَدَ الشَّامَ
السَّافِحُ وَخَادِمَةٌ دَخَلَ الْمَدِينَةَ خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الْمَدِينَةِ طَلَعَ
الرِّجَالُ الْجِبَلَ وَنَزَلُوا هَلْ شَرِبْتُمْ الْمَاءَ؟ لَا، مَا شَرِبْنَا الْمَاءَ، بَلْ
شَرِبْنَا اللَّبَنَ أَكْسَرْتُمَا كِتَابَةَ الْمَاءِ أَنْتِ وَأَخُوكِ؟ لَا، مَا كَسَرْنَا
كِتَابَةَ الْمَاءِ بَعَثْتُ هُوَ لَا، الْفَلَاحِينَ إِلَى بَيْتِ الْحَاكِمِ رَجَعْتُ إِلَى

بِأَيْتِكَ بَعْدَتِ الدَّارُ نَحْوِ نِصْفِ سَاعَةٍ قَصَدْتُ هَذِهِ الدَّارَ وَوَجَدْتُ
عَائِبَهَا مِنَ الْأَعْيَاءِ فَتَمَّ لَهَا صَاحِبُ الدَّارِ بِأَبِ الْحَقِّ شِخْرَجْتُ فِي هَذَا
تَأْرِي إِلَى الصَّيْدِ قَبِلُوا الضَّيْفَ عِنْدَهُمْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ - فَرِحَ الْغُلَامُ
لَدَبَ مِنَ الرَّجُلِ الطَّعَامَ -

مشق (۲)

ترجمہ کرو

(فعل ہمیشہ جملہ کے شروع میں رکھنا چاہیے)

کیا تم نے اپنے خط (جمع) لکھ لئے؟ کیا ہم نے اپنے خط لکھ لئے؟ بھکاری نے مجھ
مانا مانگا۔ نوکرانی نے گھر کا دروازہ کھولا۔ کیا تو آج شکار کے لئے گیا تھا؟ نہیں،
شکار کے لئے نہیں گیا تھا، میں شہر میں گیا تھا۔ کیا سورج ڈوب گیا؟ ہاں،
ج ڈوب رہا ہے اور چاند نکل رہا ہے۔ محمود اور اُس کے دو بیٹے شہر میں داخل
نے اور نکل گئے۔ لوگ بیٹھے۔ ہم شکار سے واپس آئے اور بیٹھ گئے۔ انہوں نے
بیا۔ میں اپنے گھر میں (عیندی) آج کی رات مہمانوں سے ملا۔ اے نوکرانی!
بازار سے واپس آگئی؟ میں کاشتکار کے گھر پر (عیند) اترے لڑکی! تو نے
ات سنی؟



سبق ۱۲ ضمیر متصل

۷۶۔ جب کوئی ضمیر کسی فعل کی مفعول ہوتی ہے تو وہ اُس فعل کے ساتھ

لگا دی جاتی ہے اور اس کی صورت وہ ہوتی ہے جو سبق ۸ میں مذکور ہے، جیسے
ضَرَبْتُكَ (میں نے تجھے مارا) ضَرَبْتُ بِنِي (اُس نے مجھے مارا)

فائدہ:- ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے میں واو کے بعد جو الف لکھا جاتا

اور پڑھا نہیں جاتا (دیکھو سبق ۱۱، پارہ ۷۲، فائدہ) اُس کو ضمیر متصل سے پہلے نہ لکھتے، جیسے ضَرَبُوْنِي (انہوں نے مجھے مارا)

جمع مذکر حاضر کے بعد جب کوئی ضمیر متصل آتی ہے، تو فعل میں ایک وا

زیادہ کرتے ہیں، جیسے ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اس کو مارا)

۷۷۔ ماضی بعید (دیکھو سبق ۱۱، پارہ ۷۵، ۷۶) کی صورت میں فاعل اک

دونوں فعلوں (یعنی کَانَ اور اَصْلِيْ فَعْل) کے درمیان آتا ہے، جیسے کَانَ زَيْدٌ كَتَبَ
(زید نے لکھا تھا) کَانَ الرِّجَالُ شَرِبُوْا (ان آدمیوں نے پیاتھا)

۷۸۔ جب کَانَ (”تھا“ کے معنی میں) حرف ربط کے طور پر استعمال ہوتا ہے

تو اس کی خبر نصبی حالت میں ہوتی ہے (دیکھو سبق ۲۵-۲۶) جیسے: کَانَتْ فَاطِمَةُ
اِبْنَةَ الْمَلِكِ (فاطمہ بادشاہ کی بیٹی تھی) کَانَ زَيْدٌ وُلْدًا (زید ایک لڑکا تھا) کَانَ
الْبُسْتَانُ كَبِيْرًا (باغ بڑا تھا)

۷۹۔ ہر مصدر اپنے ہی فعل کا مفعول ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ مفعول

سالمیٰ نصب میں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ صفت بھی مستعمل ہوتی ہے، جیسے فَرِحَ
فَرِحًا عَظِيْمًا (وہ بہت ہی خوش ہوا) ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا شَدِيْدًا

لغات

بَلَّغَ:	پہنچنا۔	تَرَكَ:	چھوڑ دینا۔
خَبَّرَ:	خبر، اطلاع۔	تَاجِرٌ:	(جمع: تَجَّارٌ) سوداگر
خَتَمَ:	مہر لگانا	ضَرَبَ:	مارنا، ضرب
أَخَذَ:	لینا، پکڑنا۔	مُهْمَمٌ:	بڑی (ضروری) بات
هَرَبَ:	بھاگنا۔	مَمْلُوكٌ:	(جمع مَمَالِيكٌ) غلام
سَلِمَ:	سالم ہونا، پورا ہونا	حَاكِمٌ:	(جمع حُكَّامٌ) حاکم، گورنر
حَزَنَ:	غمگین ہونا	بِضَاعَةٌ:	مال، سوداگری کا مال
حُزْنٌ:	غم، فکر	سَمِعَ:	سنا
عَلَى:	کسی آدمی کا نام	أَسَرَ:	قید کرنا، قیدی پکڑنا۔
قَتَلَ:	مارنا	عَدُوٌّ:	(جمع أَعْدَاءٌ) دشمن
قَلْعَةٌ:	قلعہ	سَلِيمٌ:	کسی آدمی کا نام

بَلَّ: لیکن، مگر، بلکہ

مشق (۱)

ارو میں ترجمہ کرو

هَلْ ضَرَبَكَ زَيْدٌ؟ لَا، مَا ضَرَبَنِي زَيْدٌ بَلْ ضَرَبَتْنَا هُنْدٌ أَفْهَمْتُمُونَا؟
نَعَمْ، فَهَمْنَاكُمْ۔ بَلَّغْنَا هَذَا الْخَبْرَ طَلَبْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا لَهُ كِتَابَ لَهُ مَكْتُوبًا
وَحَتَمَهُ۔ أَخَذَ الرِّجَالُ الْقَهْوَةَ وَشَرِبُوهَا هَرَبَتِ الْبَنَاتُ وَسَلِمْنَ۔
حَزِنَ الْمَلِكُ حُزْنًا شَدِيدًا هَلْ تَرَكَ التُّجَّارُ بِضَاعَهُمْ؟ نَعَمْ تَرَكَوْهَا
فِي الدَّارِ كُنْتُ قَدْ سَمِعْتُ أَخْبَارًا مُهْمَمَةً أَجَلًا وَشَرِبْتُ قَلِيلًا مِنَ الْقَهْوَةِ

الْمَمَالِيكَ كَانُوا أَحْكَامًا فِي مِصْرَ كَانَ إِسْمُهُ سَلِيمًا كَانَ مَلِكًا عَظِيمًا
ذَامَالٍ كَثِيرٍ كَانَ الرِّجَالُ ضَرْبُوهُمْ ضَرْبًا شَدِيدًا مَا كُنْتُ
حَاضِرًا عِنْدَكُمْ-

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کیا تم نے اُن ر عورتوں، کو مارا ہے؟ نہیں، ہم نے اُن کو نہیں مارا، مردوں
نے مارا ہے۔ یہ خبریں مجھے مل گئیں۔ بادشاہ عادل تھا۔ یہ شیخ عالم ہے۔ لڑکو! کیا
تم مشغول تھے؟ اے لڑکی! کیا تو نے میری بات سمجھ لی؟ میں نے سمجھ لی ہے۔
لڑکیاں حاضر تھیں اور وہ بہت خوش ہوئیں۔ اس کا نام ہند تھا۔
بادشاہ نے دشمنوں کو گرفتار کر لیا (قیدی پکڑ لیا) اور اُن کو قتل کر ڈالا۔ اے
سوداگرو! تمہارا مال کہاں ہے؟ کیا تم اُس کو گھر چھوڑ آئے ہو؟ کیا تم نے یہ
بات سنی؟ ہم نے ضرور سنی۔ کیا تو نے یہ لکھا ہے، یا تیری بہن نے لکھا تھا؟
اُن دونوں نے لکھا تھا۔

سبق ۱۳۱ مضارع

۸۰۔ مضارع وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور کبھی
زمانہ آئندہ میں ہونا سمجھا جاتے، جیسے: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے، یا لکھے گا)
اور وہ کام ابھی تک پورا نہ ہوا ہو جیسے: جَلَسَ النَّاسُ يَشْرَبُونَ الْقَهْوَةَ
(لوگ بیٹھے قہوہ پی رہے ہیں)

۸۱۔ مضارع کے مادے میں فعل کے اصلی حروف تین ہوتے ہیں۔ پہلے

حرف پر کوئی حرکت نہیں ہوتی، دوسرے پر فتحہ، کسرہ یا ضمہ ہوتا ہے۔ مذکر اور مؤنث کے ظاہر کرنے کے لئے ا، ت، ی، ن (جس کا مجموعہ آتین ہے) میں سے کوئی ایک حرف شروع میں آتا ہے، جیسے کتَبَ ماضی سے مضارع یکتُبُ بنتا ہے۔

فائدہ: آتین میں سے جو حرف مضارع بنانے کے لئے فعلاً پر بڑھایا جاتا ہے وہ تلاثی مجرد میں ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

فائدہ: (۲) مضارع کا تیسرا اصلی حرف (یعنی لام کلمہ) سوائے چند خاص موقعوں کے ہمیشہ مضموم ہوتا ہے۔

کتَبَ کے مضارع کی گردان یوں آتی ہے:-

صیغہ	گردان	معنی
غائب مذکر	يَكْتُبُ يَكْتُبَانِ يَكْتُبُونَ	لکھتا ہے، یا لکھے گا، وہ ایک مرد لکھتے ہیں، یا لکھیں گے، وہ دو مرد لکھتے ہیں، یا لکھیں گے، وہ سب مرد
غائب مؤنث	تَكْتُبُ تَكْتُبَانِ يَكْتُبْنَ	لکھتی ہے، یا لکھے گی، وہ ایک عورت لکھتی ہیں، یا لکھیں گی، وہ دو عورتیں لکھتی ہیں، یا لکھیں گی، وہ سب عورتیں
حاضر مذکر	تَكْتُبُ تَكْتُبَانِ تَكْتُبُونَ	لکھتا ہے، یا لکھے گا، تو ایک مرد لکھتے ہو، یا لکھو گے، تم دو مرد لکھتے ہو، یا لکھو گے، تم سب مرد

صیغہ	گردان	معنی
لکھتی ہے، یا لکھے گی، تو ایک عورت لکھتی ہو، یا لکھو گی، تم دو عورتیں لکھتی ہو، یا لکھو گی، تم سب عورتیں	تَكْتُبِينَ	
	تَكْتُبَانِ	
	تَكْتُبْنَ	
لکھنا ہوں، یا لکھوں گا، میں ایک مرد لکھتی ہوں، یا لکھوں گی، میں ایک عورت لکھتے ہیں، یا لکھیں گے، ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں۔	{ اَكْتُبُ }	
	{ نَكْتُبُ }	

۸۲۔ ماضی کی طرح مضارع کے دوسرے اصلی حرف (یعنی عین کلمے) پر تینوں حرکتوں میں سے کوئی ایک آسکتی ہے۔ یہ حرکت ہر فعل کے لئے لغت کی کتابوں سے معلوم ہو سکتی ہے، لیکن اگر مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھی جائیں تو اس حرکت کی تعیین میں بہت کچھ آسانی ہو سکتی ہے۔

(ا) وہ افعال، جن کے دوسرے اور تیسرے حروف (ع اور ل کلمے) کی جگہ حروفِ حلقی (یعنی ح خ ع غ ہ) میں سے کوئی سا حرف ہو، ان کے مضارع پر فتح ہوگا، جیسے: فَتَحَ سے يَفْتَحُ اور مَنَعَ سے يَمْنَعُ۔ مگر اس کو قاعدہ کلیہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس کے مستثنیات ہیں، جیسے: دَخَلَ سے يَدْخُلُ، بَلَغَ سے يَبْلُغُ اور رَجَعَ سے يَرْجِعُ۔

(ب) جو الفاظ کہ فِعْلَ کے وزن پر آتے ہیں ان کے مضارع پر فتح آتا ہے، جیسے: شَرِبَ سے يَشْرَبُ۔ لیکن اس میں بھی استثناء پایا جاتا ہے

لَا حِسْبَ لَكَ يَحْسِبُ -

(ج) فَعَلَ کے وزن پر جو افعال ہوں گے اُن کے مضارع پر ضمہ آئے گا،
سے کَرْم سے یَكْرُم۔

۸۳۔ مضارع اپنی سادہ صورت میں اس کام کو ظاہر کرتا ہے جو ابھی ختم نہ ہوا ہو۔
زمانہ استقبال کے لئے مخصوص کرنا ہو تو اس کے شروع میں لفظ سَوْفَ یا صَرَفَ
(مفتوح) بڑھا دو، جیسے يَكْتُبُ، سَيَكْتُبُ (وہ لکھے گا زمانہ آئندہ میں)

فائدہ: سَوْفَ ہمیشہ زمانہ استقبال بعید کے لئے آتا ہے اور سَ استقبال
پ کے لئے، سَوْفَ يَكْتُبُ کے معنی ہیں وہ آئندہ زمانہ بعید میں لکھے گا اور
يَكْتُبُ وہ زمانہ قریب میں لکھے گا۔

۸۴۔ كَانْ کا مضارع اکثر مستقبل کے معنوں آتا ہے۔ اس کی گردان
آتی ہے:-

معنی	گردان	بیغہ
ہوتا ہے، یا ہوگا، وہ ایک مرد ہوتے ہیں، یا ہوں گے، وہ دو مرد ہوتے ہیں، یا ہوں گے، وہ سب مرد	يَكُونُ يَكُونَانِ يَكُونُونَ	كَانَ كَانَا كَانُوا
ہوتی ہے، یا ہوگی، وہ ایک عورت ہوتی ہیں، یا ہوں گی، وہ دو عورتیں ہوتی ہیں، یا ہوں گی، وہ سب عورتیں	تَكُونُ تَكُونَانِ يَكُنَّ	كَانَتْ كَانَتَا كَانُوا

ہوتا ہے، یا ہوگا، تو ایک مرد ہوتے ہو، یا ہوگے، تم دو مرد ہوتے ہو، یا ہوگے، تم سب مرد	تَكُونُ تَكُونَانِ تَكُونُونَ	حاضر مذکر
ہوتی ہو، یا ہوگی، تو ایک عورت ہوتی ہو، یا ہوں گی، تم دو عورتیں ہوتی ہو، یا ہوں گی، تم سب عورتیں	تَكُونِينَ تَكُونَانِ تَكُنَّ	حاضر مؤنث
ہوتا (ہوتی) ہوں، یا ہوں گا، ہوں گی، میں ایک مرد یا ایک عورت ہوتے (ہوتی) ہیں، یا ہوں گے، (ہوں گی) ہم یا سب مرد یا (سب عورتیں)	أَكُونُ نَكُونُ	معمولاً

۸۵۔ گان کا مضارع دو کرفعل کی ماضی کے ساتھ لگایا جاتے، تو
ماضی احتمالی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: نَكُونُ زَيْدًا كَتَبَ زَيْدٌ لِكَلْبٍ

لغات

ذَهَبَ: وہ گیا	شَارِعٌ: راستہ، گلی
أَبِينَ: کہاں؟	لَعِبَ: کھیلنا
دُخَانَ: دُھواں، حَقِّقْ، سِگار	تَوَفَّقَ: توفیق
شَرِبَ دُخَانَ: حَقِّقْ پینا	عَرَفَ: جانا
بَعْدَ: بعد	أَغْنِيَاءُ: دولت مند لوگ (واحد غَنِيٌّ)
عَدَا: کل (آئندہ)	قَدَّرَ: قیمت

ثَمَنٌ: قیمت

حَقٌّ: حق

حَمَلٌ: اٹھانا، لے جانا

حَمَالٌ: مزدور

آ..... اُمُّ: کیا؟

حِمْلٌ: بوجھ

قَرْيَةٌ: گاؤں، قصبہ

ظَهْرٌ: دوپہر

قَبْرٌ: قبر

بَعْدَ الظُّهْرِ: سہ پہر، بعد از دوپہر

أَحَدٌ: ایک (أَحَدُهُمْ اُن میں سے ایک)

مشق (۱)

خَرَجَ الْغُلَامُ يَلْعَبُ فِي الشَّارِعِ تَرَكَتُهُ يَلْعَبُ. نَطَلَبُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ
التَّوْفِيقَ. أَلَعَرِفُ الرَّجُلَ؟ كَلَا، أَعْرِفُهُ، مَا تَطْلُبُونَ مِنِّي؟ نَطَلَبُ مِنْكَ ثَمَنٌ
بِضَائِعِنَا أَتَحْمِلُنِي أُمُّ أَحْمِلُكَ؟ كَانَ الشَّيْخُ يَقْضِدُ الْقَرْيَةَ يَحْمِلُونَ
الْمَيْتَ إِلَى الْقَبْرِ يَكُونُ أَحَدًا حَمَلًا صَاحِبَهُ آيْنَن تَذْهَبَانِ أَنْتَ وَ أَخُوكَ؟
تَذْهَبُ إِلَى الشَّامِ جَلَسَ الرِّجَالُ يَشْرَبُونَ دُخَانًا جَلَسَتِ النِّسَاءُ يَشْرَبْنَ
الْقَهْوَةَ حَمْنُ كُنَّا حَاضِرِينَ نَلْعَبُ يَا بِنْتُ! لِمَاذَا لَا تَكْتُبِينَ مَكْتُوبًا؟
سَوْفَ أَكْتُبُهُ بَعْدَكَ يَا أَصْحَابِي! أَسْتَذْهَبُونَ إِلَى الصَّيْدِ مَعَنَا؟
نَعَمْ يَا سَيِّدِي! سَنَكُونُ حَاضِرِينَ عِنْدَكُمْ غَدًا!

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کیا تو حقہ پیتا ہے؟ نہیں، میں نہیں پیتا۔ کیا تم دونوں کل ہمارے پاس آؤ گے؟
ہم غیر حاضر ہوں گے۔ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ وہ مجھ سے اپنا حق طلب کرتا ہے۔
یہ لڑکی ہمارے ساتھ بیٹھی کھیل رہی تھی۔ زید اس قبیلے کے شیخ کو جانتا تھا یہاں
مضارِع کے ساتھ گانا استعمال کرو، میں اُس کو نہیں جانتا۔ مزدور یہ بوجھ ہمارے

گھر تک (الی) لے جائے گا۔ کیا تم میری بات سمجھتے ہو؟ میں نہیں سمجھتا۔ لوگ شکار کے لئے جانے کو حاضر تھے۔ تم شکار سے کب واپس آؤ گے؟ میں کل آؤں گا۔ کیا یہ اخبار اُس کو مل جائے گا؟ ہاں، سہ پہر کو مل جائے گا۔ بادشاہ عادل ہوگا۔ شیخ حقیقی رہا تھا۔ شیخ بہت تمباکو پیتا ہے۔ اے سوداگر! کیا تو اپنا مال میرے گھر پر بھیج دے گا؟ مزدور تیرے پاس آئے گا۔

سبق ۱۲

مضارع کی حالتیں

۸۶۔ حرکات کے اعتبار سے مضارع کے آخری اصلی حرف (لام کلمہ) کی تین حالتیں ہوتی ہیں اس طرح مضارع، اسم کی تین حالتوں سے مشابہ ہوتا ہے اور اسی لئے اس کو مضارع، یعنی "مشابہ ہونے والا" کہتے ہیں۔

مضارع کی تین حالتیں یہ ہیں :-

(۱) جب مضارع کا آخری حرف (لام) مضموم ہو، تو اس کو **الْمُضَارِعُ الْمَرْفُوعُ** کہتے ہیں، جیسے: **يَكْتُبُ**۔

(۲) اگر کسی خاص وجہ سے مضارع کے آخری حرف کی حرکت فتح ہو، تو اس کو **الْمُضَارِعُ الْمَنْصُوبُ** کہتے ہیں، جیسے: **يَكْتُبَ**۔

(۳) اگر کسی وجہ سے مضارع کے آخری حرف پر جزم ہو تو اس کو **الْمُضَارِعُ الْمَجْرُومُ** کہتے ہیں، جیسے: **يَكْتُبْ**۔

فائدہ: جب مضارع مجزوم کے بعد کوئی لفظ معرف باللام ہو، تو مضارع کے آخری حرف مجزوم کو لکسور کر کے لام تعریف سے ملا دیتے ہیں، جیسے: يَكْتُبُ الْكِتَابَ۔
 ۸۷۔ مضارع مرفوع کی گردان پہلے (سبق ۱۳، پارہ ۸۱ میں) گزر چکی ہے۔
 مضارع منصوب اور مضارع مجزوم کی گردان اس طرح ہے:-

گردان	صیغہ
واحد { يَكْتُبُ مثنی { يَكْتُبُ جمع { يَكْتُبُوا	غائب مذکر
واحد { تَكْتُبُ مثنی { تَكْتُبُ جمع { يَكْتُبُونَ	غائب مؤنث
واحد { تَكْتُبُ مثنی { تَكْتُبُ جمع { تَكْتُبُوا	حاضر مذکر
واحد { تَكْتُبِي مثنی { تَكْتُبِي جمع { تَكْتُبِينَ	حاضر مؤنث
واحد { اَكْتُبُ مثنی { اَكْتُبُ جمع { نَكْتُبُ جمع { نَكْتُبُ	منظوم

فائدہ: (۱) مضارع منصوب اور مجزوم میں غائب و حاضر کے چاروں مثنیٰ سے، جمع مذکر غائب و حاضر سے، اور واحد مؤنث کے آجر سے نون (نون اعرابی) گرا دیا جاتا ہے۔ یکتُبُوا، تکتُبُوا وغیرہ کے آخر میں جو الف بطور علامت جمع لکھا جاتا ہے اور پڑھا نہیں جاتا، وہ ضمیر متصل کے آنے کی صورت میں نہیں لکھا جاتا جیسے یکتُبُوا فاعلہ: (۲) مضارع منصوب اور مجزوم کی طرح لیکُون کی گردان میں بھی ان ہی سات مذکورہ بالا مقامات سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔

۸۸- اَنْ (کہ، یہ کہ) اَلَا (مخفف اَنْ لَا یہ کہ نہ) لَا اَنْ (اس لئے کہ) لِعَلَّ (مخفف لَا اَنْ کہ) اِنْ (اس لئے کہ) لِي (اس لئے کہ نہ) لِي (اس لئے کہ) لِي (اس لئے کہ) اور حتیٰ (یہاں تک کہ) کے بعد اور ف، و اور اُو کے بعد جب ان کے بعد اَنْ مخذوف ہو، اسی طرح لَنْ (ہرگز نہیں) کے بعد بھی مضارع منصوب استعمال کیا جاتا ہے، اور مستقبل میں تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے اَنْ تَكْتُبَ (یہ کہ وہ لکھے) طَلَبَ اَنْ يَّحْضَرَ (اُس نے چاہا کہ وہ ضرور حاضر ہو)

فائدہ: (۱) اَنْ جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو مصدر کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔ اُس کو اَنْ مصدر یہ کہتے ہیں، جیسے: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ (کس بات نے منع کیا تجھ کو سجدہ کرنے سے)

فائدہ: (۲) لَنْ مخفف ہے لَا لِيْ اَنْ کا (نہیں ہوگا یہ کہ)

لغات

عَاقِلٌ: عقلمند	كَشَفَ: کھولنا، غور سے دیکھنا۔
مَوْجُودٌ: موجود	أَمَرَ: حکم، بات
مَفْقُودٌ: غیر حاضر	أَمَرَ: حکم دینا۔
نَظَرَ: دیکھنا	سَمِعَ: اجازت دینا، دل کے ساتھ جاندار کے لئے اور پ کے ساتھ بے جان کے لئے

عَمِلَ: کرنا	عُرْفَةٌ: کمرہ، کھڑکی
أَمَامَ: سامنے	صَرَفَ: خرچ کرنا (وقت کا)
وَعَدَا: وعدہ کرنا۔	فِرَاشٌ: بچھونا
سَبْرًا: بھید	رَقْدًا: سونا، اونگھنا
بَيْنَ: درمیان	قَصَدَ: ارادہ کرنا۔

مشق (۱)

اردو میں ترجمہ کرو

طَلَبَ الْقَاضِي مِنْكُمْ أَنْ تَحْضُرُوا عِنْدَهُ أَمْرًا تَهُمَا أَنْ يَجْلِسَا حَضَرَ
التَّاجِرُ عِنْدِي لِيَطْلُبَ الْبِضَاعَ هَلْ فَتَحْتَ لَهْمَا الْبَابَ لِيَدْخُلُوا عِنْدَنَا؟
سَأَفْتَحُ الْبَابَ لَهْمَا حَضَرَ الْقَاضِي لِيَكْتِفَ الْأَمْرَ لَا يَتْرُكُ الْعَاقِلُ الْقَلِيلَ
الْمَوْجُودَ لِيَطْلُبَ الْكَثِيرَ الْمَفْقُودَ خَرَجَ الرَّجَالُ لِيَذْهَبُوا إِلَى الصَّيْدِ طَلَبَ
الغُلَامُ مِنَ الرَّجُلِ أَنْ يُسَمِّحَ لَهُ بِغُرْفَةٍ نَظِيفَةٍ لِيَصْرِفَ لَيْلَتَهُ فِيهَا
فَتَحَّتْ الْبَابَ حَتَّى أَدْخَلَ الْغُرْفَةَ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

میں تجھ (عورت) کو چاہتا ہوں کہ تو ہمارے پاس حاضر رہے (دیکھو سبق ۱۶
پارہ ۶) وہ اپنے بچھونے پر سونے کے لئے گیا۔ عورتوں نے گھر سے جانا چاہا۔
میں نے ایک لڑکے کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کہ وہ کیا (ما) کرنا چاہتا ہے۔ محمود
اور اُس کا نوکر بازار کو (رالی) جانا چاہتے ہیں۔ میں گھر واپس آکر دیکھوں گا کہ تو
کیا کر رہا ہے۔ میں نے نوکر کو حکم دیا ہے کہ وہ میرے سامنے حاضر ہو۔ وہ چلے گئے
جہاں تک کہ شہر میں پہنچ گئے۔ میں نے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ یہ امر میرے اور اسکے درمیان میں نغیبہ رہے۔

سبق ۱۵۔ مضارع مجزوم

۸۹۔ مضارع مجزوم کی بھی وہی صورت ہوتی ہے، جو اوپر بیان ہو چکی ہے
 فرق اتنا ہے کہ اس کے آخر میں جزم یا سکون ہوتا ہے اور جمع مونث غائب اور جمع مؤنث
 حاضر کے سوا باقی سب آخری نون گر جاتے ہیں، گردان پہلے (سبق ۱۴) دی جا چکی ہے
 اب پھر غور کرو:-

صیغہ	گردان
غائب مذکر	يَكْتُبُ يَكْتُبَانِ يَكْتُبُونَ
غائب مؤنث	تَكْتُبُ تَكْتُبَانِ يَكْتُبْنَ
حاضر مذکر	تَكْتُبُ تَكْتُبَانِ تَكْتُبُونَ
حاضر مؤنث	تَكْتُبِي تَكْتُبَانِ تَكْتُبْنَ
منظوم	اَكْتُبُ نَكْتُبُ

۹۰۔ گان کے مضارع مجزوم کی گردان میں صرف واو گرایا جاتا ہے۔ گردان یوں

آتی ہے:-

گردان	صیغہ
يَكُونُ يَكُونَا يَكُونُوا	مذکر غائب
تَكُونُ تَكُونَا يَكُونُ	مؤنث غائب
يَكُونُ يَكُونَا تَكُونُوا	مذکر حاضر
يَكُونُ يَكُونَا يَكُونُ	مؤنث حاضر
أَكُونُ تَكُونُ	متكلم

۹۱۔ مضارع مجزوم کی حالتیں حسب ذیل ہیں :-

(الف) مضارع مجزوم، بالخصوص صیغہ غائب میں حکم یا امر کے معنوں میں

خاص ہونا ہے، جیسے یکتُب (چاہتے کہ وہ لکھے) جب مضارع میں تاکید معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس سے پہلے، جو لام امر کہلاتا ہے، لاتے ہیں، جیسے لیکتُب (چاہئے کہ وہ ضرور لکھے) اگر لام امر سے پہلے ف یا و لانا ہو تو یہ لام ساکن ہو جاتا ہے، جیسے فلیکتُب (پس وہ ضرور لکھے) و لیکتُب (اور وہ ضرور لکھے)

(ب) اگر مضارع مجزوم سے پہلے لا لگا دیا جائے، تو مضارع ہی کے معنوں میں خاص ہو جاتا ہے، جیسے: لا تکتُب (نہ لکھ)، لا تکتُن غائبًا (غیر حاضر نہ ہو) اس کا کوئی لار نفی کہتے ہیں۔ دیکھو سبق ۱۶ (پارہ ۹۵)

(ج) اگر مضارع مجزوم سے پہلے لہـ بڑھایا جائے، تو مضارع انکاری معنوں میں، زمانہ ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے، جیسے: لہـ یکتُب (اُس نے نہیں لکھا)، (د) اگر مضارع مجزوم سے پہلے لہـ بڑھایا جائے تو صرف ماضی منفی کے معنی بصورتِ حال پیدا کرتا ہے، جیسے: لہـ یکتُب (اُس نے ابھی نہیں لکھا)

(۵) حرفِ شرط کے بعد بھی مضارع مجزوم استعمال کیا جاتا ہے (دیکھو سبق ۴۱ پارہ ۳۷۰)

۹۲۔ مضارع کے معنی میں زیادہ تاکید پیدا کرنے کے لئے مضارع کے آخر میں نونِ ثقیلہ (مشدد نون) یا نونِ خیفہ (ساکن نون) زیادہ کیا جاتا ہے۔ شروع میں لام تاکید مفتوح (ل) زیادہ کرتے ہیں تو مضارع مستقبل کے معنی میں خاص ہو جاتا ہے، جیسے: لیکتُبَنَّ اور لیکتُبَنَّ (البتہ وہ ضرور لکھے گا)

نہی میں لام تاکید مفتوح شروع میں نہیں لاتے، جیسے: لا تکتُبَنَّ اور لا تکتُبَنَّ (تو ہرگز ہرگز نہ لکھ) ان دونوں کی گردان یوں آتی ہے:

(دیکھو صفحہ آئندہ)

نون خفیفہ سے

لَيَكْتُبَنَّ

واحد مذکر

x

مثنیٰ مذکر

لَيَكْتُبُنَّ

جمع مذکر

لَتَكْتُبَنَّ

واحد مؤنث

x

مثنیٰ مؤنث

x

جمع مؤنث

لَتَكْتُبِنَّ

واحد مذکر

x

مثنیٰ مذکر

لَتَكْتُبُنَّ

جمع مذکر

لَتَكْتُبِينَ

واحد مؤنث

x

مثنیٰ مؤنث

x

جمع مؤنث

لَا كُتِبَنَّ

واحد مذکر و مؤنث

مثنیٰ و جمع مذکر و مؤنث لَتَكْتُبَنَّ

نون ثقیلہ سے

لَيَكْتُبَنَّ

لَيَكْتُبَانِ

لَيَكْتُبُنَّ

لَتَكْتُبَنَّ

لَتَكْتُبَانِ

لَيَكْتُبَانِ

لَتَكْتُبَنَّ

لَتَكْتُبَانِ

لَتَكْتُبُنَّ

لَتَكْتُبِينَ

لَتَكْتُبَانِ

لَتَكْتُبَانِ

لَا كُتِبَنَّ

لَتَكْتُبَنَّ

فائز

حاضر

مطلوب

لغات

غَضِبَ: (اس کے اوپر صلہ علی آتا ہے) غصہ ہونا

قَدَرًا: قابل ہونا

غَيْرًا: اس کے علاوہ

كَذَبًا: جھوٹ بولنا

فَا: پس، اور

جَانِبًا: طرف

ضَيْقًا: فکر، ضرورت، تنگی

دَاخُولًا: اندر جانا

شَيْءًا: چیز

غَرِيبًا: (جمع غُرَبَاءُ) اجنبی

قَالَ: كَهْنَا
نُورًا: روشنی

دَقِيقَةٌ: منٹ
مَوْضِعٌ: جگہ
مَكَانٌ: مکان

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

لم یکن یشم مع الوزیر ان یجلس رجل فی جانبہ - لا تترك صدیقك
فی الضیق - عرفه الرجال ولم يمنعوه من الدخول ، فدخل - قلبها لم یکن
یفرح لشيئ - یابنت! لا تفتحي الباب للغریاء، لا تخرنوا یا اولاد! نحن تعبانون
فلنجلس دقیقة فی هذا الموضع - لا تغضبوا علينا - لم یقدروا ان یرجعوا
الی المدینة - نظر الولد دارا ولم یکن غیرها فی ذلك المكان - دخل معه
الکلب ولم یترکه - قال الله لیکن نورٌ فكان نورٌ -

مشق (۲)

ترجمہ کرو

میں معاملے کو نہیں (مما) جانتا تھا اور میں نے اس کو نہیں (لم) سمجھا۔
اے لڑکو! دروازہ نہ کھولو۔ اے لڑکی! جھوٹ نہ بول۔ شاگرد (جمع) سُست تھے
اور انھوں نے خط نہیں (لا) لکھا۔ اے لڑکو! سُست نہ بتو۔ انھوں نے تمہارا
کہا سُنا، مگر سمجھا نہیں۔ اپنے دوستوں کو فکر میں نہ چھوڑو، مجھے اپنے پاس آنے
سے (عنداً) نہ روکو اے لڑکی! مجھ سے ناراض نہ ہو۔ آؤ قہوہ پئیں۔ باپ اور
بیٹا اپنے گھر واپس نہ آسکے (.....) چاہتے تھا کہ واپس آتے۔

سبق ۱۶

(۱) فعل امر

۹۳۔ فعل امر مضارع مجزوم سے بنتا ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ علامتِ نارع گرا دی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ عربی میں کوئی لفظ غیر متحرک حرف سے شروع نہیں ہوتا، اس لئے ہمزۃ الوصل، الف کی صورت میں داخل کر دیتے ہیں۔

اگر مضارع مضموم العین (یعنی یَفْعَلُ کے وزن پر) ہے، تو یہ ہمزۃ الوصل مضموم کا۔ لیکن اگر مضارع، مفتوح العین یا مکسور العین (یعنی یَفْعَلُ یا یَفْعِلُ کے وزن پر) ہے تو ہمزۃ الوصل پر کسرہ آئے گا، مثلاً یَكْتُبُ (مضارع) سے امر اُكْتُبْ بنے گا، یَرِبُ سے اِصْرِبْ اور مَمْنَعُ سے اِمْنَعْ۔

۹۴۔ ظاہر ہے کہ امر صرف حاضر ہی کو دیا جاتا ہے، اس لئے اس فعل سے فِ حاضر ہی کے صیغے آتے ہیں۔ گردان یوں ہے:

تو (ایک مرد) لکھ	اُكْتُبْ	واحد	مذکر حاضر
تم (دو مرد) لکھو	اُكْتُبَا	ثنیٰ	
تم (سب مرد) لکھو	اُكْتُبُوا	جمع	
تو (ایک عورت) لکھ	اُكْتُبِي	واحد	مؤنث حاضر
تم (دو عورتوں) لکھو	اُكْتُبَا	ثنیٰ	
تم (سب عورتوں) لکھو	اُكْتُبْنَ	جمع	

کان: (مضارع: یَکُونُ) سے فعل امر کی گردان یوں آتی ہے:

مذکر حاضر: کُنْ کُونَا کُونُوا

مؤنث حاضر: کُونِیْ کُونَا کُنَّ

۹۵- مضارع سے پہلے لا لگانے سے فعل نہیں بن جاتا ہے۔ یہی کوئی مستقل

فعل نہیں ہے۔ لاءِ نہیں لگانے سے مضارع مجزوم ہو جاتا ہے (دیکھو سبق ۱۵، پارہ ۱۱)

امر غائب و متکلم بناوٹ کے لحاظ سے کوئی مستقل فعل نہیں ہے، بلکہ درحقیقت

مضارع مع لام امر کا دوسرا نام ہے۔ یہ مضارع مجزوم کے غائب اور متکلم

صیغوں سے پہلے لام امر (کسور ر) لانے سے بنتا ہے۔ گردان یوں ہوگی:

فَاتٍ	مذکر	واحد	لِیَکْتُبْ	چاہئے کہ وہ ایک مرد لکھے
		مثنیٰ	لِیَکْتُبَا	وہ دو مرد لکھیں
		جمع	لِیَکْتُبُوا	وہ سب مرد لکھیں
	مؤنث	واحد	لِتَکْتُبْ	وہ ایک عورت لکھے
		مثنیٰ	لِتَکْتُبَا	وہ دو عورتیں لکھیں
		جمع	لِیَکْتُبْنَ	وہ سب عورتیں لکھیں
مذکر و مؤنث	واحد	رَاکْتُبْ	چاہئے کہ میں ایک مرد یا عورت لکھوں	
	مثنیٰ و جمع	لِنَکْتُبْ	ہم دو یا سب مرد یا عورتیں لکھیں	

۹۶- رندا کے قاعدے حسب ذیل ہیں:

(الف) اسم کے اوپر لفظ یا بڑھا دیتے ہیں۔ اگر اسم تنہا ہو تو واحد پر

نیرال اور پلا تونین کے مرفوع مستعمل ہوگا۔ لیکن اگر اسم یعنی مُنادی مضاف ہے، تو نصب مستعمل ہوگا، جیسے **يَا وَالدُّ رَاے لڑکے!**، **يَا عَبْدَ اللّٰهِ** (اے اللہ کے بندے!)، **رَبِّ اَيُّهَا** (موتھ ایتھا) کے بعد اسم مُنادی معرّف باللام مستعمل ہوتا ہے، جیسے: **يَا اَيُّهَا التِّلْمِيذُ** (اے شاگرد!)

ندی اور مُنادی کی اور تفصیل سبق ۴۲ میں دیکھو۔

(۲) اسم فاعل

۹۷۔ اسم فاعل (ثلاثی مجرّو میں) عموماً فاعل کے وزن پر آتا ہے، جیسے **كَاتِبٌ** اُس ذات کو بتاتا ہے جس سے فعل صادر ہو، یا جس کے ساتھ قائم ہو، یا جس سے متکو کے وقت فعل صادر ہو رہا ہو۔ اس کی گردان یوں ہے:

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
كَاتِبٍ	كَاتِبًا	وَاحِدٌ كَاتِبٌ
كَاتِبَيْنِ	كَاتِبَيْنِ	كُرْتَيْنِ كَاتِبَانِ
كَاتِبِينَ	كَاتِبِينَ	جَمْعٌ كَاتِبُونَ
كَاتِبَةٍ	كَاتِبَةً	وَاحِدَةٌ كَاتِبَةٌ
كَاتِبَتَيْنِ	كَاتِبَتَيْنِ	وَتْنِ تَيْنِ كَاتِبَتَانِ
كَاتِبَاتٍ	كَاتِبَاتٍ	جَمْعٌ كَاتِبَاتٌ

اسم فاعل سے پہلے **كَانَ** بڑھانے سے ماضی کے معنی حاصل ہوتے ہیں، جیسے:

گان زید کائیا زید لکھنا تھا لکھ رہا تھا۔ سبق ۲۸ (پارہ ۱۹۱ وغیرہ) میں اور تفصیل مطالعہ کرو۔

(۳) اسم المصدر

۹۸۔ عربی کے ہر فعل کا ایک مصدر ہوتا ہے۔ فعل کی معمولی حالت میں مصدر کے اوزان چالیس تک ہیں۔ نہایت عام اور مستعمل اوزان یہ ہیں:

وزن	فَعَلٌ	فَعَلٌ	فُعُولٌ
مثال	فَتَلُّ	فَرَّحَ	دُخُولٌ
معنی	مار ڈالنا	خوش ہونا	داخل ہونا

اس کی اور تفصیل سبق ۲۸ (پارہ ۸۵ وغیرہ) میں دیکھو۔

لغات

صَغِيرٌ: چھوٹا	صَدَقٌ: سچ کہنا
لَبَسَ: کپڑے پہننا	سَكَتَ: چپ رہنا۔
ثَوْبٌ: (جمع ثيابٌ) لباس، کپڑے	سَكَنَ: رہنا
وَسَطٌ: درمیان، وسط	سَيِّدَةٌ: گھر کی مالک، بی بی
أَجَابَ: جواب دینا	فَعَلَ: کرنا
ظَرِيفٌ: ہنسنے والا، مسخرہ (جمع ظرفاء)	ظَرَقَ: دستک دینا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

افتحی الباب، یا امی! - یا اولاد! لاترخلوا - اصدقوا، یا تلامذة!
ولاتکذبوا۔ اسکت، یا ایہما التلمیذ! واجلس علی مکانک - این ہمد

ساکنون ، كانوا ساکنین فی السوق - یا عبد اللہ! افتح باب الدار -
 یا ایہا الرجال! امنعوہم من الدخول علینا - انظری، ایہا السیدۃ! ما فعلت -
 این انت ذاہب انا ذاہب الی السوق - کنا جالسین امام الدار - وجدوا
 امرأۃ جالسة فی غرفة صغیرة - البسوا ثیابکم - اطلع علی ہذا الجبل یا ایہا الولد!
 یا صاحبی: اجلسا بجانبی - یا بنات! کتبین مکاتیبکم - طرق رجل باب
 احد الظرفاء فقال من ہذا؟ اجابہ انا، فقال له اذہب فانی لا اعرف
 من اصحابی احد اسمہ انا -

مشق (۲)

ترجمہ کرو

اے لڑکوں! دیکھو تم نے کیا کیا۔ اے دوستو! اندر آؤ اور میرے پاس بیٹھ جاؤ۔
 اے شاگرد! کمرے کا دروازہ کھول۔ میں شہر جا رہا تھا۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم
 بازار جا رہے ہیں۔ اے لڑکے! پہاڑ پر سے نیچے اتر آ۔ اے شاگردو! تم اپنے دونوں
 خط لکھ لو۔ اے لڑکی! سچ بول اور جھوٹ نہ کہہ۔ حسن صاحب (سید) کہاں رہتے
 ہیں؟ وہ شہر کے وسط میں رہتا ہے۔ تم کیا کر رہے ہو؟ ہم کپڑے پہن رہے ہیں۔
 میں خط لکھ رہا تھا کہ (ف) ہمارا دوست اندر آ گیا۔ مجھے اپنے پاس (علی)
 داخل ہونے سے نہ روکو۔

سبق کا

۱) مجہول

۹۹۔ جس فعل کا فاعل معلوم ہو اس کو فعل معلوم یا معروف کہتے ہیں، مثلاً

زَيْدٌ ضَرَبَهُ رَزِيدٌ (اُس کو مارا) اس جملے میں یہ معلوم ہے کہ مارنے والا کون اور مار کھانے والا کون ہے۔

جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو وہ فعل مجہول کہلاتا ہے، مثلاً جب یہ کہا جائے کہ زَيْدٌ ضَرَبَ

رَزِيدٌ (مارا گیا) تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مارنے والا کون ہے، فعل مجہول فعل معروف سے بنتا ہے۔ ماضی میں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معروف کے پہلے حرف (یعنی ف کلمے) کو ضمہ دوسرے

حرف (یعنی ع کلمے) کو کسرہ دے دو اور آخری حرف (ل کلمے) کو اپنی اصلی حالت پر رہنے دو، جیسے کَتَبَ سے كُتِبَ۔

مضارع معروف کو مجہول بنانے کے لئے علامت مضارع مضموم کر دو اور دوسرے

حرف (یعنی ع کلمے) کو مفتوح، آخری حرف (یعنی ل کلمے) کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دو۔ جیسے يَكْتُبُ سے يُكْتُبُ۔

ان قاعدوں کے مطابق ماضی مجہول ضَرِبَ کی پوری گردان یوں ہوگی:

غائب: ضَرِبَ ضَرِبَا ضَرِبُوا ضَرِبَتْ ضَرِبْتَا ضَرِبْتُمْ
حاضر: ضَرِبْتُ ضَرِبْتُمَا ضَرِبْتُمْ ضَرِبْتِ ضَرِبْتُمَا ضَرِبْتُنَّ
متکلم: ضَرِبْتُ ضَرِبْنَا

مضارع مجہول يُفْعَلُ کی گردان حسب ذیل ہوگی:

غائب: يُفْعَلُ يُفْعَلَانِ يُفْعَلُونَ | تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ يُفْعَلْنَ
حاضر: تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ تُفْعَلُونَ | تُفْعَلِينَ تُفْعَلَانِ تُفْعَلْنَ
متکلم: أَفْعَلُ نَفْعَلُ

۱۰۰۔ فعل مجہول بغیر ضمیر کے بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے: ذَكَرَ (ذکر کیا گیا یا کہا گیا)

(۲) اسم مفعول

۱۰۱۔ اسم مفعول (ثلاثی مجرد میں) عموماً مَفْعُولٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: مَكْتُوبٌ یہ اس ذات کو بتاتا ہے جس پر فعل واقع ہے۔

عام طور پر اس کی جمع، جمع سالم ہوتی ہے اور اس کی گردان اسم فاعل کی گردان کی طرح ہے (دیکھو پارہ ۹۷ اور ۱۹۷)

(۳) اِنَّ کا استعمال

۱۰۲۔ اکثر جملہ اسمیہ (دیکھو سبق ۱۱ پارہ ۷۲) کے شروع میں اِنَّ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مُبْتَدَاً بہ حالت نصب مستعمل ہوتا ہے اور اُس کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔ اِنَّ زَيْدًا عَاقِلٌ یا اِنَّ زَيْدًا الْعَاقِلُ (بے شک زید عقل مند ہے) اگر مبتدا بہ طور ضمیر کے واقع ہو تو اِنَّ کے ساتھ ضمائر متصلہ مستعمل ہوتی ہیں، جیسے اِنَّهُ (بے شک وہی)، اِنَّهَا، اِنَّكَ، اِنَّكَ۔

فاعل: متکلم کی صورت میں اِنَّ کے ساتھ واحد میں اِنِّیْ اور اِنِّیْ اور جمع میں اِنَّا اور اِنَّا دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۴) اَنَّ اور اَنَّ کا استعمال

۱۰۳۔ عربی میں حرف عطف (کہ) یوں ظاہر کیا جاتا ہے:

(الف) جملہ فعلیہ میں اَنَّ بڑھاتے ہیں، خواہ جملے میں فعل ماضی ہو یا مضارع منصوب جیسے: طَلَبَ الْقَاضِيَّ اَنَّ يَحْضُرَ زَيْدًا (قاضی نے حکم دیا کہ زید حاضر ہو) سَمِعْتُ اَنَّ ذَهَبَ زَيْدًا (میں نے سنا کہ زید چلا گیا)

اگر ایک سے زیادہ فعل پر اَنَّ کا عطف آئے تو اَنَّ کو بار بار لانے کی ضرورت نہیں ہے، ایک ہی اَنَّ کافی ہوتا ہے، جیسے: اَمَرَ الْوَزِيرُ اَنَّ يَحْضُرَ حَامِدٌ

وَيَجْلِسُ بِجَانِبِهِ (وزیر نے حکم دیا کہ حامد حاضر ہو اور اس کے پہلو میں بیٹھے)۔

(ب) جملہ اسمیہ میں اَنَّ بڑھاتے ہیں۔ اَنَّ کی طرح اَنَّ کے بعد بھی اسم (بتند) منصوب ہوتا ہے۔ اگر بجائے اسم کے ضمیر ہو تو اَنَّ کی طرح اَنَّ کے ساتھ بھی ضمائر متصلہ اُسی طرح مل کر آتی ہیں جیسے ہم اَنَّ کے متعلق بیان کر آئے ہیں۔ اگر خبر اسم ہو تو اُسے مرفوع استعمال کرتے ہیں، اور اگر فعل ہے تو ماضی یا مضارع لاتے ہیں، جیسے بَلَدْنِي اَنَّ زَيْدًا عَاقِلٌ (مجھے پہنچا ہے یا میں نے سنا ہے کہ زید عقلمند ہے) اَعْلَمُ اَنَّ زَيْدًا يَحْتَضِرُ (میں جانتا ہوں کہ زید حاضر ہوگا) فَاشْكَا: اَنَّ کے شروع میں اور اَنَّ جملے کے درمیان میں آتا ہے۔

لغات

سَيَّرَ: سوانح عمری	ذَكَرَ: ذکر کرنا، یاد کرنا۔
خَسِرَ: نقصان	اَيْنِسَ: دوست
قَبِلَ: استقبال کرنا۔	اَلِ: واسطے
هَدِيَّةٌ: تحفہ، ہدیہ۔	شَجَاعَةٌ: بہادری
سُرُورٌ: خوشی	ضَرَبَ: سکے بنانا
عَظِيمٌ: بڑا، طاقتور	مَشْغُولٌ: مشغول
مَجْهُولٌ: نامعلوم	هَدَمَ: گرانہ، برباد کرنا
غَلَبَ: فتح کرنا	وَقْتُ: وقت
مُؤَسِّرٌ: مؤرخ	خَطَرٌ: خطرہ
صَلَبَ: صلیب دینا۔ پھانسی دینا۔	مَنْجَمٌ: منجم
غَسَلَ: غسل کرنا۔	خَوْفٌ: ڈر

قِيلَ : (قائل کا مچھول) کہا گیا
رَفَعَةٌ : بلندی
نَجْمٌ : ستارہ
وَلَكِنْ : لیکن، مگر

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

ذکران حسنار حیل انیس - یذکر اسمہ لشجاعتہ - ضربت ہذہ
السکة فی حیدرآباد - ہدمت ابواب القلعة - ان زید الضارب
وعمر هو المصروب - لم نعرف انکم مشغولون فی ہذا الوقت - ان اللہ
وانا الیہ راجعون - اننا لانعرف الخطر ولا الخوف - ہذا
معلوم عندنا - ان ہذا المرأة كانت معروفة عندی - یعرف
الانسان بسیرتہ - ان رجل المذکور لقیہم - ان الانسان لفی
خسر - صلب منجم ، فقیل لہ هل نظرت ہذا فی نجمک؟ فقال
نظرت رفعة ولكن لما علم انها علی خشبة -

مشق (۲)

ترجمہ کرو

گھر کے دروازے کھولے گئے۔ تحفہ خوشی (ب) کے ساتھ لیا گیا۔ کہا جاتا ہے
کہ صلاح الدین طاقتور بادشاہ تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ تم آج مشغول ہو۔ کیا
تم (عیندہ) کو یہ خبر معلوم تھی؟ بے شک یہ خبر ہم کو نامعلوم تھی۔ میں جانتا ہوں
کہ حسن فاتح ہے اور تم مفتوح۔ بے شک جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ میرے
دوست ہیں۔ اُس کا استقلال مورخوں کو (عیندہ) معلوم ہے۔ تمہارے کپڑے
دھوئے گئے۔



ابواب اور ان کے خواص

۱۰۴۔ اب تک ہم نے ثلاثی (یعنی سہ حرفی) فعل کے مجرد وزن سے بحث کی ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں، یعنی یہ کہ ہر ایک وزن اکثر حالات میں خاص خاص معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ خصوصی معنی، اس باب کے خواص کہلاتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے تین ابواب: فَعَلَ يَفْعَلُ (جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ، فَعَلَ يَفْعَلُ (جیسے: تَصَرَ يَنْصُرُ) اور فَعِلَ يَفْعَلُ (جیسے: سَمِعَ يَسْمَعُ) کے خواص بہت سے ہیں اور چوں کہ یہ باب بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکتیں بھی مختلف ہیں، اس لئے ان کو اَصْوَال اور اُمُّ الْاَبْوَابِ بھی کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے اوزان میں تینوں حروف اصلی ہوتے ہیں۔ ان ابواب کی صورتیں اور ان کے خواص حسب ذیل ہیں:

باب کا عدد	ماضی	مضارع	خواص	مثال
۱	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اس باب کی خاصیت محض لفظی ہے۔ اس میں عموماً عین یا لام کلمے کی جگہ کوئی حلقی حرف ہوتا ہے چند الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ بھی ہیں۔	ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ
۲	فَعَلَ	يَفْعِلُ	اس میں مغالہہ (یعنی ایک دوسرے پر)	يُبَايِعُنِي فَاَبِيعُهُ (وہ مجھ

مثال	خواص	مصارع	ماضی	باب کا عدد
سے خرید و فروخت کرتا ہے، مگر جائے ہیں، خاص کر جب کہ اس کا کوئی حرف حربِ علت ہو۔ (جانا ہوں)	غلبہ اور فوقیت) کے معنی پائے جائے ہیں، خاص کر جب کہ اس کا کوئی حرف حربِ علت ہو۔			
مُخَاَصِمَتِي فَأَخْصَمَهُ (وہ مجھ سے جھگڑتا ہے مگر میں جھگڑے میں اُس پر غلبہ پاتا ہوں)	اس کا خاصہ بھی مغالبہ ہے۔	فَعَلَّ	يَفْعَلُ	۱
فَرِحَ (وہ خوش ہوا) يَفْرَحُ حَزِنَ (وہ غمگین ہوا) يَحْزَنُ كَدِرَ (وہ بیمار ہوا) لَيْسَقُوْا كِدْرَ رَوَّ كَدْرًا (وہ گدلا ہوا) يَكْدُرُ رَوَّ كَانًا (وہ کانا ہوا) يَعْوَرُ رَوَّ كَشَادَةً (وہ کشادہ ابرو ہوا) يَبْلُجُ	یہ باب عموماً لازم ہوتا ہے، اور خوشی، رنج، بیماری، عیب، رنگ اور جسمانی ٹھیلے کے معنی کے افعال اکثر اسی باب سے آتے ہیں۔	فَعِلَّ	يَفْعَلُ	۲
حَسِبَ (وہ سمجھا) يَحْسِبُ نَعِيَ (وہ خوش گوار ہوا) يَنْوَعُوْا وَرِيْمًا (وہ سوچ گیا) يِرِمُّ (اصل میں يَوْرِمُّ)	اس باب کی خاصیت بھی محض لفظی ہے اور اس سے بہت کم افعال آتے ہیں۔	فَعَلَّ	يَفْعَلُ	۳
حَسَنَ (وہ خوبصورت ہوا) يَحْسِنُ شَجِعَ (وہ بہادر ہوا) يَشْجَعُ	یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور اس میں خلقی اوصاف کے معنی پائے جاتے ہیں۔	فَعَلَّ	يَفْعَلُ	۴

تنبیہ: جیسا کہ اس نقشے سے ظاہر ہے ثلاثی مجرد کے ابواب تعداد میں چھ ہیں لیکن چونکہ یہ سب ثلاثی مجرد ہی کی صورتیں ہیں، اس لئے ان سب کو سہولت کے لئے ایک ہی عدد شمار کیا جاتا ہے۔ عدد کا یہ سلسلہ ان ابواب سے گذر کر مزید فیہ کے ابواب میں جاری رہتا ہے، جیسا کہ ابھی معلوم ہوگا۔

۱۰۵۔ ثلاثی مجرد کے اصلی حروف پر جب ایک یا زائد حرف بڑھا کر اور افعال بناتے ہیں تو ان افعال کو مزید فیہ کے ابواب میں شمار کرتے ہیں۔ اس زیادتی سے مزید فیہ کے چودہ ابواب بنتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں ایسے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جو ثلاثی مجرد کے معنی میں ایک طرح کی ترمیم کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے مزید فیہ کے ہر باب میں جدا جدا خصوص پائے جاتے ہیں۔ مادے کے معنی میں ان خواص کی کیفیت شامل کر دینے سے ان ابواب کے معنی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

۱۰۶۔ مزید فیہ کے ہر باب کے مصدر کا وزن اسی کے لئے خاص ہے۔ ذیل کے نقشے سے ان ابواب کے مصدر، ماضی اور مضارع کی صورتیں معلوم ہوں گی۔
 را، وہ ابواب جو (ماضی میں) ایک حرف زیادہ کرنے سے بنے ہیں:

باب کا عدد	باب (مصدر)	ماضی	مضارع	کیونکر بنا	مثال
۲	تَفْعِيلٌ	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	ع کلمے کی تکرار سے	تَفْرِيحٌ، فَرَّحَ، يُفَرِّحُ
۳	مُفَاعَلَةٌ	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	پہلے حرف اصلی کے بعد الف زیادہ کرنے سے	مُقَابَلَةٌ، قَابَلَ، يُقَابِلُ
۴	اِفْعَالٌ	اَفْعَلَ	يُفْعِلُ	شروع میں ہمزہ القحط زیادہ کرنے سے	اِسْلَامٌ، اَسْلَمَ، يُسَلِّمُ

(۲) وہ ابواب جو دو حروف زیادہ کرنے سے بنتے ہیں:

باب کا عدد	باب (منصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
۵	تَفَعَّلُ	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	شروع میں ت	تَكَلَّفُ - تَكَلَّفَتْ - يَتَكَلَّفُ
				زیادہ کرنے اور عین کلمہ کو دہرانے سے	
۶	تَفَاعَلُ	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	شروع میں ت	تَنَاولُ - تَنَاولَتْ - يَتَنَاولُ
				اور پہلے اصلی حرف کے بعد الف کے زیادہ کرنے سے	
۷	اِنْفَعَالُ	اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	شروع میں ہمزہ	اِنكسارُ - اِنكسرتُ - يَنكسِرُ
				الوصل اور نون کے زیادہ کرنے سے	
۸	اِفْتِعَالُ	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	شروع میں	اِمْتَحَنُ - اِمْتَحَنَتْ - يَمْتَحِنُ
				ہمزہ الوصل اور پہلے اصلی حرف کے بعد تڑھانے سے	
۹	اِفْعِلَالُ	اِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	شروع میں	اِحمرارُ - اِحمررتُ - يَحمرُّ

باب کا عدد	باب (مصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
				ہمزة الوصل بڑھانے اور ل کلمے کی تکرار سے	
				(۳) وہ ابواب جو دو سے زائد حروف کے بڑھانے سے بنے ہیں:	
۱۰	اِسْتَفْعَلُ	اِسْتَفْعَلُ	يَسْتَفْعِلُ	شروع میں ہمزة الوصل ہے اورت کے زیادہ کرنے سے	اِسْتَعْمَالٌ - اِسْتَعْمَلٌ، يَسْتَعْمِلُ
۱۱	اِفْعِيْلًا	اِفْعَالٌ	يَفْعَالُ	شروع میں ہمزة الوصل اور عین کلمے کے بعد الف کے بڑھانے اور لام کلمے کی تکرار سے	اِدْهِيْهَامٌ، اِدْهَامٌ، يَدْهَامُ
۱۲	اِفْعِيْعَالٌ	اِفْعُوْعَلٌ	يَفْعُوْعِلُ	شروع میں ہمزة الوصل عین کلمے کے بعد اور اس کے بعد عین کلمے کی تکرار	اِخْشِيْشَانٌ - اِخْشُوْشَانٌ - يَخْشُوْشَانٌ

باب کا عدد	باب (منصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
۱۲	اَفْعُوَالٌ	اَفْعُوَالٌ	يَفْعُوَالٌ	شروع میں ہمزة الوصل اور عین کلمے کے بعد مشدداوا اور الف کے زیادہ کرنے سے	اَجْلُوَاذٌ - اَجْلُوَاذٌ - يَجْلُوَاذٌ
۱۳	اَفْعِنَالٌ	اَفْعِنَالٌ	يَفْعِنَالٌ	شروع میں ہمزة الوصل اور عین کلمے کے بعد نون اور ایک او حرف کی زیادتی سے	اِحْرَبْجَامٌ - اِحْرَبْجَامٌ - يَحْرَبْجَامٌ
۱۵	اَفْعِنَالٌ	اَفْعِنَالٌ	يَفْعِنَالٌ	شروع میں ہمزة الوصل، عین کلمے کے بعد نون اور لام کلمے کے بعد کی زیادتی سے	اِسْلِنَقَاءٌ - اِسْلِنَقَاءٌ - يَسْلِنَقَاءٌ

فائدہ آخر کے پانچ باب (۱۱ سے ۱۵ تک) گویا اِفْعَلَ (مصدر اِفْعَلَالٌ) کی دوسری شکلیں ہیں اور بہت کم استعمال میں آتے ہیں۔

۱۰۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں ۳۳ قسم کی خاصیتیں پائی جاتی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

(۱) اِبْتِدَاءٌ: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا، بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد کے کسی باب سے آیا ہو، اور اگر یہ مادہ مجرد کے باب سے آیا بھی ہے تو وہاں اُس کے وہ معنی نہ ہوں جو ثلاثی مزید فیہ میں ہیں (دیکھو اقتضاب)

(۲) اِتِّخَاذٌ: کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا۔

(۳) اِشْتِرَاكٌ: دو شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا، اس طرح کہ ان میں سے ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو۔

(۴) اِقْتِضَابٌ: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا اور اُس کا ثلاثی مجرد کے کسی باب سے مطلق نہ آنا۔ (دیکھو ابتداء، اور دونوں کے فرق پر غور کرو)

(۵) اِلْبَاسُ مَا خُذَ: کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔

(۶) بُلُوغٌ: ماخذ میں آنا، یا ماخذ میں پہنچنا۔

(۷) تَجَنُّبٌ: ماخذ سے بچنا، پرہیز کرنا۔

(۸) تَحْوِيلٌ: کسی چیز کا عین ماخذ ہونا، یا ماخذ کی مانند ہونا۔

(۹) تَحْوِيلٌ: کسی چیز کو ماخذ، یا ماخذ کی طرح کا بنا دینا۔

(۱۰) تَخْلِيْطٌ مَا خُذَ: کسی چیز کو ماخذ سے آراستہ کرنا۔

(۱۱) تَخْيِيْرٌ: فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لئے کرنا۔

۱۔ یعنی مادہ، وہ مفہوم جو زیر بحث لفظ کے مادے میں ہے۔ اس لفظ سے آئندہ اس فہرست میں یہی مراد ہے

(۱۲) تَخَيَّلُ - فاعل کا اپنی ذات میں ماخذ کا حصول دکھانا، یا جتاننا، جس سے صرف دکھاوا یا بناوٹ مقصود ہو۔ (دیکھو تکلف)

(۱۳) تَدْرِيحُ : کسی فعل کو آہستہ آہستہ کرنا۔

(۱۴) تَصَرَّفُ : ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا۔

(۱۵) تَصَيَّرُ : کسی چیز کو صاحبِ ماخذ بنانا۔

(۱۶) تَعْدِيَّةٌ : فعل لازم کو متعدی بنانا، اور اگر وہ فعل پہلے ہی سے متعدی

ہو، تو اُس میں ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا۔

(۱۷) تَعْرِضُ : مفعول کو ماخذ کے محل اور موقعے میں لے جانا۔

(۱۸) تَعْمَلُ : ماخذ کو کام میں لانا، ماخذ سے کام لینا۔

(۱۹) تَكْلَفُ : ماخذ میں تصنع یا بناوٹ ظاہر کرنا، یا جتاننا۔

فائدہ : تکلف اور تخیل میں یہ فرق ہے کہ تکلف میں جو تصنع ہے وہ ایک مرغوب

عمل ہے، مگر تخیل میں جس فعل کا ارتکاب ہوتا ہے وہ محض دکھاوا اور جعل ہوتا ہے۔

(۲۰) حِسْبَانُ : کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معنی سے موصوف

ہے (دیکھو وجدان)

(۲۱) حَيْنُونَةٌ : کسی امر کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا، یا اُس وقت

س پہنچنا۔

(۲۲) سَلَبُ : کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔

(۲۳) صَيَّرُ وُصْرَاتٌ : صاحبِ ماخذ ہونا۔

(۲۴) طَلَبُ : ماخذ کو طلب کرنا، مانگنا، چاہنا۔

(۲۵) قَصْرُ : اختصار کی عرض سے کسی کلمے کا ایک مرگب سے اشتقاق

کے طریقے پر بنانا۔

(۲۶) لزوم علاج: فعل میں جوارح، یعنی اعضاء کے کام کا اثر پایا جانا۔

(۲۷) لِيَأْتَتْ: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔

(۲۸) مُبَالِغَةً: کسی امر کی کیفیت یا اس کی مقدار کی زیادتی کو بیان کرنا۔

(۲۹) مبالغه و لون و عیب: مبالغہ (دیکھو نمبر ۲۸) کے ساتھ رنگ اور عیب

کے معنی کا پایا جانا۔

(۳۰) مُطَاوَعَتْ: اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

(ا) مطاوعت فَعَّلَ کی، (ب) مطاوعت فاعل کی، اور (ج) مطاوعت

أَفْعَلَ کی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ فَعَّلَ، یا فاعل، یا أَفْعَلَ کے بعد فلاں باب سے یہ فعل اس غرض سے لایا گیا ہے کہ مفعول نے قاعل کے اثر کو قبول کر لیا۔

(۳۱) مُوَافَقَتْ: اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

(ا) موافقت مجرد، یعنی مجرد فعل کے ہم معنی ہونا، (ب) موافقت أَفْعَلَ یعنی

أَفْعَلَ کا مترادف ہونا اور (ج) موافقت فَعَّلَ یعنی فَعَّلَ کے ہم معنی ہونا۔

(۳۲) نسبت بماخذ: کسی چیز کا ماخذ سے منسوب ہونا۔

(۳۳) وَجْدَان: کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا پایا جانا۔

فائدہ: وجدان اور حسابان میں یہ فرق ہے کہ وجدان میں یقین پایا جاتا ہے

اور حسابان میں شک اور گمان۔

۱۰۸- ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کے خواص اور ان کی مثالیں یہ ہیں:

تَفْعِيلٌ

(۱) ابتداء۔ کَلَّمَ، اُس نے کلام کیا (مجرد کلم، زخمی کرنا)

(۵) اباسِ ماخذ۔ جَلَّلَ الفَرَسَ: اس نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔

(ماخذ جَلَّ، جھول)۔

(۶) بلوغ - خَيْمَ: وہیمے میں آیا (ماخذ خَيْمَة - خیمہ)
 (۹) تحویل - نَصَرَ: اُس نے نصرانی بنایا (ماخذ نَصَرَ اِنِي)، گفرا اُس نے
 کافر بنایا (ماخذ كَفَّرُ)۔

(۱۰) تَخْلِيْطٍ مَّاخَذَ - ذَهَبَ: اُس نے سنہرا بنایا (ماخذ ذَهَبٌ، سونا)
 (۱۵) تَصْيِيْرٍ - وَتَرَ الْقَوَّسَ: اُس نے کمان کو زہ دار بنایا (ماخذ وَتَرَ، زہ، کمان)
 (۱۶) تَعْدِيْہ - فَرَّ حَيْئًا: اُس نے مجھے خوش کیا (ماخذ فَرَّحَ، خوشی)
 (۲۲) سَلَبَ - قَرَّ دَا اِلَيْلٍ: اُس نے اوٹ سے چھڑی کو دور کیا (ماخذ قَرَّاد،

چھڑی)

(۲۳) صِيْرُوْرَتٍ - نَوَّرَ الشَّجْرَ: درخت شکوفہ دار ہو گیا (ماخذ نَوَّرَ، شکوفہ)
 (۲۵) قَصْرَ هَلَلًا: اس نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کہا (مرکب لا اله الا الله)
 (۲۸) مَبَالِغَةٍ - جَوَّلَ: وہ بہت گھوما (ماخذ جَوَّلَ، گھومنا)
 (۳۲) نَسَبَتْ بِمَّاخَذَ - فَسَّقَنِي: اس نے مجھے بدکار کہا، یا بدکاری سے نسبت دی۔

ماخذ فسق، بدکاری)

مُفَاعَلَةٌ

(۳) اِشْتَرَاكَ - عَامَلَ زَيْدٌ بَكْرًا: زید اور بکر نے مل کر کام کیا۔

(ماخذ عمل، کام)

(۳۱) مَوَافَقَتٍ: (ا) مَوَافَقَتٍ مَجْرَدًا جِيسے: سَافَرَ = سَفَرَ، اُس نے سفر کیا۔

(ب) مَوَافَقَتٍ اَفْعَلًا، جِيسے: بَاعَدْتَهُ = اَبْعَدْتَهُ، اُس نے دور کیا۔

(ج) مَوَافَقَتٍ فَعَّلًا، جِيسے: ضَاعَفَ = ضَعَّفَ، اُس نے دوگنا کر دیا۔

اِفْعَالٌ

(۱) اِبْتَدَأَ - اَشْفَقَ، وہ ڈر گیا (مجرد شَفَقَ، مہربانی کرنا)

(۶) بلوغ۔ اَسْرَاقٌ، وہ عراق میں پہنچا (ماخذ عراق)، اَصْبَحَ وہ صبح کے وقت

آیا۔

(۱۵) تَصْيِيرٌ اَشْرَاقِ النَّعْلِ: اُس نے لشمہ دار جو تانا بنایا (ماخذ اَشْرَاقِ لشمہ

(۱۶) تَعْدِيَةٌ اَخْرَجَ: اُس نے نکالا (اَخْرَجَ وہ نکلا) اَحْفَرَ نِي بِئْرًا، اُس

نے میرے لئے کنواں کھودا (اَحْفَرَ بِئْرًا: اُس نے کنواں کھودا)

(۱۷) تَعْرِيزٌ اَبَعْتُ الْجِمَاءَ: میں گدھے کو بیچنے کی جگہ لے گیا (ماخذ بَيْعٌ بِجِنْيَا

(۲۱) جِينُونَ اَحْصَدَ التَّرْوِيعُ: کھیتی کے کٹنے کا وقت آگیا (ماخذ اَحْصَدَ

کاٹنا)

(۲۲) سَلْبٌ اَشْكَافِيٌّ، اُس نے میری شکایت کی (ماخذ شَكَايَةٌ)

(۲۳) صِيْرُورَةٌ اَلْبَيْنَ الْبَقْرُ، گائے دودھ والی ہوگئی (ماخذ لَبَنٌ

دودھ)

(۲۸) مِبَالِغَةٌ اَثْمَرَ النَّخْلُ: کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں

(ماخذ تَمَّرٌ، کھجور)

(۳۰) مَطَاوَعَتْ فَعَلَتْ كِي بَشَّرْتُهُ فَاَبَشَّرَ: میں نے اُسے خوشخبری

دی اور وہ خوش ہوا۔ (ماخذ بَشَّرَةٌ، خوشخبری)

(۳۲) نَسَبَتْ بِمَاخَذَ اَكْفَرْتُهُ: میں نے اُسے کفر (ماخذ نَسَبَتْ بِمَاخَذَ نَسَبَتْ دِي-

(۳۳) وَجِدَانٌ اَبْجَلْتُهُ: میں نے اُسے بخیل پایا (ماخذ بَجَلٌ)

تَفَعَّلَ

(۱) اَبْتَدَا تَكَلَّمَ: اُس نے کلام کیا (مجرد کلم: زخمی ہونا)

(۲) اِتَّخَذَ تَوَسَّدَ الْحَجَرَ: اُس نے پتھر کو تکیہ بنایا (وَسَادَةٌ، تکیہ

تَأَبَّطَ الْكِتَابَ: اُس نے کتاب کو بغل میں لیا (ماخذ اَبْطَ، بغل)

(۶) تَجَنَّبَ تَأْتَرُ: اُس نے گناہ سے پرہیز کیا (ماخذ ائثر، گناہ)
 (۸) تَحَوَّلَ - تَنْصَرُ: وہ نصرانی ہو گیا (ماخذ نصرانی)، تَبَحَّرَ: وہ سمندر کی طرح
 ہو گیا (ماخذ بحر)

(۱۳) تَدْرِجُ - تَجَرَّعَ التَّهَاءُ: اُس نے پانی کو ایک ایک گھونٹ کر کے پیا۔
 (ماخذ جرعة، گھونٹ)

(۱۸) تَعْمَلُ - تَخْتَعِرُ: اُس نے انگوٹھی پہنی (ماخذ خانع، انگوٹھی)

(۱۹) تَكَلَّفَ - تَشَجَّعَ: وہ بہادر بنا (ماخذ شجاعة، بہادری)

(۲۳) صَيْرُوت - تَبَسَّوَلْ: وہ مال دار ہو گیا (ماخذ مال)

(۳۰) مطاوعت فَعَّلَ كِي - عَلَّمْتَهُ فَتَعَلَّمَ: میں نے اُسے سکھایا اور اُس نے

سیکھا (ماخذ علم)

تَفَاعُلٌ

(۱) اِتِّدَارٌ - تَبَارَكَ اللهُ: اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد بَرَكَ: بیٹھنا اُونٹ کا)

(۳) اشْتَرَاكَ - تَقَابَلْتَنِي: وہ میرے سامنے (آگے) آیا (ماخذ قبل، آگے،

سامنے)

(۱۲) تَخَيَّلَ - تَشَاعَرَ: وہ شاعر بنا (ماخذ شعر)

(۳۰) مطاوعت فَاعَلَ كِي - قَابَلْتَهُ فَتَقَابَلَا: میں نے اُس کا سامنا کیا اور

اُس نے میرا سامنا کیا (ماخذ قبل آگے، سامنے)

فَاعِلَةٌ: باب تفاعل اور باب مفاعلة دونوں کی خاصیت اشتراک ہے

فرق صرف یہ ہے کہ باب مفاعلة میں ایک اسم بہ طور فاعل کے ہوتا ہے، اور

دوسرا بہ طور مفعول کے اور تفاعل میں دونوں اسم فاعل اور مفعول کی حیثیت

رکھتے ہیں۔

اِنْفِعَالٌ

(۱) ابتداء۔ اِنطَلَقَ، وہ گیا، وہ چلا (مَجْرُوطَلَقَ، لمبے لمبے قدموں سے چلنا)

(۲۶) لزوم و علاج۔ اِنكَسَرَ، وہ ٹوٹ گیا (ماخذ كَسَرَ، توڑنا)

(۳۰) مطاوعت (ا)، فَعَلَ كِي كَسَرَ تَهُ فَاِنكَسَرَ، میں نے اُسے توڑا، اور

وہ ٹوٹ گیا، (ب)، اَفْعَلَ كَمَا اَعْلَقَ الْبَابَ فَاِنغَلَقَ: اس نے دروازہ بند کیا اور وہ بند ہو گیا۔

فائدہ: باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے، متعدی نہیں ہوتا۔

اِفْتِعَالٌ

(۲) اتخاذا۔ اِجْتَحَرَ الْفَارُّ: چوہے نے پل بنایا (ماخذ جَحَرَ، پل)۔

(۱۱) تخمیر۔ اِكْتَالَ الشَّعِيرَ: اُس نے اپنے لئے جو ناپے (ماخذ كَيْل، ناپنا)

(۱۲) تصرف۔ اِكْتَسَبَ الْفَضْلَ: اس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی۔

(ماخذ كَسَبَ، حاصل کرنا)

(۳) مطاوعت فَعَلَ كِي حَمَلْتَهُ فَاِحْتَمَلَ: میں نے اُس پر بوجھ لادا اور وہ لد گیا۔

(ماخذ حَمَلَ، لادنا) اِفْعَالٌ اور اِفْعِيلَالٌ

(۲۹) مبالغہ و لون و عیب۔ اِحْمَرَ اور اِحْمَارًا: وہ سرخ ہوا، اِحْوَالَ اور

اِحْوَالًا، وہ بھینگا ہوا (ماخذ حَمَرَ، سرخی؛ حَوْل، بھینگا پن)

اِسْتِفْعَالٌ

(۲) اتخاذا۔ اِسْتَوَطَنَ: اُس نے وطن بنایا (ماخذ وَطَن)

(۸) تحوّل۔ اِسْتَحْجَرَ الْعِظَامَ: بڑی پتھر بن گئی (ماخذ حَجَرَ، پتھر)

(۲۰) حسان۔ اِسْتَحْسَنَتْهُ: میں نے اسے اچھا جانا (ماخذ حَسَن، خوبی)

(۲۲) طلب۔ اِسْتَنْصَرَنِي، اس نے مجھ سے مدد مانگی (ماخذ نَصَرَ، مدد)

(۲۵) قصر۔ اِسْتَرْجَع : اُس نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا۔
 (۲۶) لیاقت۔ اِسْتَرْقِع الثَّوْبُ : کپڑا پیوند کے لائق ہو گیا۔ (ماخذ
 رقعة، پیوند)۔

(۳۳) وجدان۔ اِسْتَكْرَمْتُهُ : میں نے اُسے بزرگ پایا (ماخذ کرم، بزرگی)
 اِفْعِيْعَالٌ

(۲۹) مبالغہ و لون و عیب۔ اِحْدَاوَدَب : وہ کُڑا ہوا۔
 اِفْعُوَالٌ

(۴) اقتضاب۔ اِحْلُوذ۔ وہ تیزی سے دوڑا۔

اِفْعِنَالٌ

(۴) اقتضاب۔ اِعْرَنْفَط : وہ ترش رُو ہوا۔

(۲۸) مبالغہ۔ اِسْتَحْفَرَ : اس نے بہت جلدی کی۔

(۳۰) مطاوعت فَعَلَل کی۔ (رباعی۔ دیکھو فعل رباعی کے اوزان) ثَعَجْرَتُهُ
 نَاثَعَجْرَتُهُ : میں نے اُس کی خون ریزی کی اور وہ خون رینختہ ہو گیا۔

۱۰۹۔ ماضی مزید فیہ کا مضارع اس طرح بنایا جاتا ہے:

(الف) اگر فعل میں صرف ایک حرف بڑھا ہوا ہو (جیسے باب ۲، ۳، ۴ میں)

وعلامت مضارع (ات ین) کو مضموم کر دیا جائے، جیسے: يُسَلِّمُ اور اگر کسی اور باب سے
 و تو علامت مضارع کو مفتوح کر دیا جائے، جیسے یُنَكِّسُ۔

(ب) سوائے اُن اوزان کے، جن کے شروع میں مضارع کی ت زیادہ ہوتی ہے

جیسے ابواب ۵ اور ۶ میں) اور مضارع مفتوح العین ہوتا ہے، مضارع کے دوسرے اصلی
 ون (یعنی ع کلمہ) کو مکسور کر دیا جائے، جیسے: يُقَابِلُ، يَمْتَحِنُ وغیرہ۔

(ج) پہلا اصلی حرف (یعنی فن کلمہ) مضارع میں ماضی کی طرح رہتا ہے۔

(د) بعض اوزان میں جو ہمزہ شروع میں ہوتا ہے، وہ گر جاتا ہے جیسے: اَفْعَلْ اور اِسْتَفْعَلْ سے يُفْعِلُ اور يَسْتَفْعِلُ۔

۱۱۰۔ ماضی مجہول، مضارع مجہول اور امر حاضر معروف بنانے کے وہی قاعدے ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں (دیکھو پارہ ۹۳، ۹۹)۔

تنبیہ: امر کی صورت میں باب اِفْعَالِ کے شروع میں ہمزہ القطع ہوتا ہے اور اس پر فتح آتا ہے جیسے: اَسْلَعْتُ لَكَ دَوَسْرَةَ بَابُونَ میں ہمزہ الوصل ہوتا ہے اور اُس پر کسرہ آتا ہے، جیسے: اِنْكَبَسْتُ، اِمْتَحَنْتُ وغیرہ۔

۱۱۱۔ مضارع معروف سے اسم فاعل اس طرح بنایا جاتا ہے کہ مضارع معروف کی علامت کو گرا کر اُس کی جگہ مضموم میم (م) لاتے ہیں اور آخری حرف پر تنوین دیتے ہیں، جیسے: يَنْكَلِفُ اور يُقَابِلُ سے مُتَكَلِّفٌ اور مُقَابِلٌ وغیرہ۔ اسم فاعل کا عین کلمہ ہمیشہ نکسور ہوتا ہے۔

۱۱۲۔ مضارع مجہول سے اسم مفعول بنانے کے لئے علامت مضارع کی جگہ مضموم میم (م) لگا دیتے ہیں، جیسے: يُسْتَعْمَلُ اور يُفْتَرَحُ سے مُسْتَعْمَلٌ اور مُفْتَرَحٌ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ ثلاثی مزید فیہ کے اسم مفعول کا عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوگا۔

۱۱۳۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب اسم ظرف، اسم آکہ اور مصدر بھی سب اسم مفعول سے ہم وزن ہوتے ہیں۔

تنبیہ: اِنْفَعَالٌ، اِفْعَلٌ، اِفْعِيَالٌ، اِفْعِيَالٌ، اِفْعُوَالٌ، اِفْعِنَالٌ اور اِفْعِنَالٌ کے ابواب لازم ہیں۔ اس لئے ان ابواب سے مجہول افعال اور اسم مفعول کے صیغے نہیں آتے۔

۱۱۴۔ آئندہ جدول میں ثلاثی مزید فیہ کے تمام بابوں کی صرف صغیر دی گئی ہے تاکہ ان بابوں کے مصدر، ماضی، مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، امر اور ہنی

کی صورتیں آسانی سے معلوم ہو سکیں، اور اسی اسلوب پر دوسری مثالوں سے مشتق کی جائیں۔

باب کا عدد	باب	مصدر	معروفہ		مجهول		اہم فاعل	اہم مفعول	امر	ہئی
			ماہی	مضارع	ماہی	مضارع				
۲	تفعیل	تَفَرَّجَ	تَفَرِّجُ	تَفَرِّجُ	تَفَرِّجُ	تَفَرِّجُ	مَفْرَجٌ	مَفْرَجٌ	فَرِّجْ	لَا تُفَرِّجْ
۳	مفاعلة	مَقَابَلَهُ	يُقَابِلُ	يُقَابِلُ	يُقَابِلُ	يُقَابِلُ	مَقَابِلٌ	مَقَابِلٌ	قَابِلٌ	لَا تُقَابِلْ
۴	افعال	أَسْلَمَ	يَسْلِمُ	يَسْلِمُ	يَسْلِمُ	يَسْلِمُ	مَسْلَمٌ	مَسْلَمٌ	أَسْلَمْ	لَا تُسْلِمْ
۵	تفعل	تَكَلَّمَ	يَتَكَلَّمُ	يَتَكَلَّمُ	يَتَكَلَّمُ	يَتَكَلَّمُ	مَتَكَلِّمٌ	مَتَكَلِّمٌ	تَكَلَّمْ	لَا تُتَكَلَّمْ
۶	تفاعل	تَنَاقَلَ	يَتَنَاقَلُ	يَتَنَاقَلُ	يَتَنَاقَلُ	يَتَنَاقَلُ	مَتَنَاقِلٌ	مَتَنَاقِلٌ	تَنَاقَلْ	لَا تُتَنَاقَلْ
۷	انفعال	أَنكَسَرَ	يَنْكَسِرُ	يَنْكَسِرُ	يَنْكَسِرُ	يَنْكَسِرُ	.	.	أَنكَسِرْ	لَا تُنْكَسِرْ
۸	افعال	أَمْتَحَنَ	يَمْتَحِنُ	يَمْتَحِنُ	يَمْتَحِنُ	يَمْتَحِنُ	مَمْتَحِنٌ	مَمْتَحِنٌ	أَمْتَحِنْ	لَا تُمْتَحِنْ
۹	افعال	أَحْتَمَرَ	يَحْتَمِرُ	يَحْتَمِرُ	يَحْتَمِرُ	يَحْتَمِرُ	.	.	أَحْتَمِرْ	لَا تُحْتَمِرْ

باب کا عدد	باب	مصدر	معروف		مجهول		اسم فاعل	اسم مفعول	امر	ہی
			ماضی	مضارع	ماضی	مضارع				
۱۰	استعمل	استعمل	استعمل	استعمل	استعمل	استعمل	استعمل	استعمل	استعمل	استعمل
۱۱	ادھیام	ادھیام	ادھیام	ادھیام	ادھیام	ادھیام	ادھیام	ادھیام	ادھیام	ادھیام
۱۲	اخشیع	اخشیع	اخشیع	اخشیع	اخشیع	اخشیع	اخشیع	اخشیع	اخشیع	اخشیع
۱۳	اجلوا	اجلوا	اجلوا	اجلوا	اجلوا	اجلوا	اجلوا	اجلوا	اجلوا	اجلوا
۱۴	اخترجم	اخترجم	اخترجم	اخترجم	اخترجم	اخترجم	اخترجم	اخترجم	اخترجم	اخترجم
۱۵	اسلغ	اسلغ	اسلغ	اسلغ	اسلغ	اسلغ	اسلغ	اسلغ	اسلغ	اسلغ

تنبیہ: اس نقشے میں بعض خانے ایسے ہیں جن میں کوئی لفظ نہیں لکھا گیا۔ اس سے یہ مراد ہے کہ ان مصدروں سے مجہول کے صیغے اور اسم مفعول نہیں آتے کیونکہ وہ لازم ہیں۔

لغات

فَصَحَمَ: (باب) دریافت کرنا، پوچھنا۔	كَلَّمَ: (باب) کسی سے بات کرنا، کسی کو مخاطب کرنا (باب) بولنا، بات کرنا۔
عَمِلَ: (باب) کام میں لانا، کام لینا۔	لَطَفَ: (باب) مہربانی سے پیش آنا۔
كَبَّرَ: بڑا ہونا (باب) بڑا، بزرگ سمجھنا۔	قَبِلَ: (باب) پیار کرنا، بوسہ دینا، چمکارنا۔
مَسْتَقْبِلٌ: آئندہ زمانہ	رَبَابٌ: استقبال کرنا، لینا، سامنے آنا
صَعَبٌ: سخت، مشکل، دشوار	هَلَكَ: (باب) ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔
خَلَفَ: (باب) نافرمانی کرنا، بات نہ ماننا۔	هَجَمَ: (باب) حملہ کرنا، کسی پر ٹوٹ پڑنا۔
لِصٌّ: (جمع لُصُوصٌ) چور	خَبَرَ: (باب) اطلاع دینا (عن کسی کے بارے میں)
أَمْرٌ: (جمع أَوْامِرٌ) حکم، احکام	خَبَرْنَا: (باب) دریافت کرنا، معلوم کرنا، حال پوچھنا
حَالًا: فوراً، اسی وقت	تَبِعَ: (باب) پیچھے چلنا، پیروی کرنا۔
عَاطِفَةٌ: (جمع عَوَاطِفٌ) نازک احساس	حَدَّثَ: (باب) ایک دوسرے سے بات کرنا
لَهَيْبٌ: شعلہ، انگارہ	(باب) بات کرنا، گفتگو کرنا۔
مُكَافَأَةٌ: بدلہ، جزا، سزا۔	لَعِبَ: (باب) کھیلنا (پ کے ساتھ)
جَلَدًا: کوڑے مارنا، کوڑے سے سزا دینا۔	شَرَّحَ: (باب) خوش ہونا۔
سَوَّطٌ: کوڑا، چابک	بَسَّطَ: (باب) خوش ہونا۔
قَرِيبٌ: (باب) قریب ہونا، نزدیک ہونا۔	لَمَسَ: (باب) کسی سے عرض کرنا (میں کے ساتھ)
(میں کے ساتھ)	رَجَفَ: (باب او ۸) کانپنا۔
نَظَرَ: دیکھنا (باب) امید رکھنا، توقع کرنا۔	

زَحَرَ: (باب ۸)، هجوم کرنا، بھیڑ لگانا (اسم)، عَرَفَ: (باب ۸) اقرار کرنا، مان لینا
 هجوم، بھیڑ۔
 (ب کے ساتھ)

خَهَرَ: (باب ۱۰) سرخ رنگ ہو جانا، لال ہو جانا۔ بَشَرَ: (باب ۱۰) خوش ہونا، خوشی کرنا۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

كان الامير يكرم اخاه ويلاطفه ويقبله ان اللصوص يهاجمون هذه
 البلاد قد اهلك مسعود المساليك اقبل يدريك يا ابي! ولما خالف
 او امره يكون الاحسن ان تذهبوا وتخبروا والذي هل تتكلم بالعربي؟
 واجب علينا نتبع اثرهم الامير واخوه جلسا يتحدثان في (بارے میں) ذلك
 الامر يتحدث هو وابنه كانت هو اطفه تتلاعب به تتلاعب الريح باللهيب
 جلس الملك مع اخيه يتحدثان بانسراج لها اقتربوا منهم اذا هو قليلا
 العدد التمس مذاك العفو لم انتظر مكافأة هذا العمل تقبل واحد منهم
 وقبل قدم الامير وهو يرتجف خوفا رُؤر کے بارے۔ امر الحاكم ان يجلد الرجال
 بالسوط حتى يعترفوا بالحقيقة انبسطت غاية الانسباط ان تكرمتم
 على نظروا من بُعد فوارس، فاستبشروا نظرت احمراس الالينة
 جلس يستفهم مني عن حقيقة الامر استعملنا الالات في الحرب
 استقبوا السلطان استقبالا عظيما نتقابل في المستقبل ان شاء الله
 لم يستكبر الواقعة۔

جنتیہ بیٹن : بیٹہ بیٹن

ہم تیرے ہاتھ چومتے ہیں۔ میں نے اُسے اس بات کی خبر کر دی۔ میں اُس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہوں۔ میرے حکموں کی نافرمانی نہ کرو۔ میں نے اُسے خبر کر دی کہ ہم نے چوروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ کیا تم فارسی بولتے ہو؟ وہ ہم سے بات نہیں کرتے وہ لوگ اُس کے پیچھے گئے۔ وہ سب لڑکے ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ ہم سب نے اُن پر اسی وقت حملہ کیا۔ ہمارے قریب آؤ۔ میرا انتظار نہ کرو۔ میں بہت خوش ہوا کہ تم میرے ساتھ تھے۔ میں نے جرم کا اقرار کیا۔ بازار میں بہت ہجوم تھا۔ وہ بادشاہ کو دیکھ کر کانپنے لگا۔ میں نے اُن سے درخواست کی کہ وہ میرے پاس آئیں۔ اس واقعے کو بڑا نہ سمجھو۔ اے لڑکی! تو سڑخ کیوں ہو گئی؟ میں نے اُس کے قول کو سمجھنا چاہا۔ دُنیا کی ہر چیز اس لئے ہے کہ ہم اُس سے کام لیں۔ کیا تم اس قلم کو کام میں لاتے ہو؟ اس سے کام لینا بہت مشکل ہے۔ وہ وزیر کو لینے کے لئے گیا۔ بُرائی کا بدلہ بُرائی نہیں ہے۔ اُس نے چور کو کوڑوں سے مارا۔ درخت ہرے ہو گئے۔

سبق ۱۹

ثلاثی مزید فیہ کے مصدروں کے دوسرے اوزان

۱۱۵۔ ثلاثی مزید فیہ کے مصدروں کے جو اوزان پہلے (سبق ۱۸) بیان ہو چکے ہیں، وہ ان مصدروں کے اصلی اوزان ہیں، اور وہی اکثر اور عموماً استعمال ہوتے ہیں۔ اُن کے علاوہ اور بھی اوزان ہیں، جو کبھی کبھی استعمال ہوتے ہیں۔ یہ نئے اوزان ہر باب کے لئے نہیں آتے، بلکہ صرف چند ابواب کے لئے آتے ہیں، جن کی

تفصیل یہ ہے :-

تَفْعِيلٌ

اس باب میں تَفْعِيلٌ کے علاوہ یہ اوزان بھی آتے ہیں :-

دا، تَفْعِلَةٌ - جیسے : تَفْرَجُهُ - نکالنا

رب، تَفْعَالٌ - جیسے : تَكْرَارٌ - دہرانا، دوبارہ کرنا۔

رج، فِعَالٌ - جیسے : كِذَابٌ - جھٹلانا، جھوٹا بنانا۔

رد، فَعَالٌ - جیسے : كَلَامٌ - بولنا، بات کرنا۔

مَفَاعَلَةٌ

اس باب کا ایک اور وزن فِعَالٌ ہے، جیسے : قِتَالٌ - کبھی فِعَالٌ کے

وزن پر آتا ہے، جیسے : قِتَالٌ -

تَفَعُّلٌ

اس باب میں تَفَعُّلٌ کے علاوہ ایک اور وزن اِفْعَالٌ ہے، جس سے ماضی اِفْعَلٌ

اور مضارع يَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن اُن افعال میں استعمال ہوتا ہے

جن کا پہلا اصلی حرف ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، یں ہے

کوئی سا حرف ہو۔ مثالیں حسب ذیل ہیں :

(دیکھو صفحہ آئندہ)

پہلا اصلی حرف	مادہ	تَفَعَّلَ کا وزن (ماضی)	اِفْعَلَّ کا وزن	مصدر
ت	ترب	تَتَرَّبَ	اِتَّرَّبَ	اِتَّرَّبَ
ث	ثقل	تَثَقَّلَ	اِثْقَلَّ	اِثْقَلَّ
د	دثر	تَدَثَّرَ	اِدَثَّرَ	اِدَثَّرَ
ذ	ذکر	تَذَكَّرَ	اِذْكَّرَ	اِذْكَّرَ
ز	زمل	تَزَمَّلَ	اِزَمَّلَ	اِزَمَّلَ
س	سمع	تَسَمَّعَ	اِسْتَمَّعَ	اِسْتَمَّعَ
ش	شجع	تَشَجَّعَ	اِشْجَعَ	اِشْجَعَ
ص	صدق	تَصَدَّقَ	اِصَّدَّقَ	اِصَّدَّقَ
ض	ضرع	تَضَرَّعَ	اِضْرَّعَ	اِضْرَّعَ
ط	طهر	تَطَهَّرَ	اِطَهَّرَ	اِطَهَّرَ
ظ	ظرف	تَظَرَّفَ	اِظَرَّفَ	اِظَرَّفَ

مثلاً: اِصَّدَّقَ مصدر کی صرفِ صغیر یوں ہوگی :-

معروف	مجهول		آہم فاعل	آہم مفعول	امر	ہی
	ماضی	ماضی				
اِصَّدَّقَ	يَصَّدِّقُ	اُصَّدِّقُ	مُصَدِّقٌ	مُصَدَّقٌ	اِصَّدِّقْ	اِصَّدِّقْ

تفاعُل

اس باب کا ایک اور وزن 'اِفَاعَلُ' ہے جس سے ماضی اِفَاعَلْ اور مضارع تَفَاعَلْ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن بھی ان افعال میں استعمال ہوتا ہے جن کا پہلا اصلی حرف

ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض ط اور ظ میں سے کوئی سا
حرف ہو۔ مثالیں یہ ہیں:

اِفْعَلْ کا وزن		تَفَاعُلْ کا وزن (ماضی)	مادہ	پہلا اصلی حرف
مصدر	ماضی			
اِتَّبَعُ	اِتَّبَعَ	تَتَّبَعُ	تبع	ت
اِتَّقَلَّ	اِتَّقَلَ	تَتَّقَلَّ	ثقل	ث
اِتَّارَكَ	اِتَّارَكَ	تَتَّارَكَ	درک	د
اِتَّابَحَ	اِتَّابَحَ	تَتَّابَحَ	ذبح	ذ
اِتَّرَاوَرَ	اِتَّرَاوَرَ	تَتَّرَاوَرَ	زور	ز
اِتَّارَعَ	اِتَّارَعَ	تَتَّارَعَ	سرع	س
اِتَّاعَرَ	اِتَّاعَرَ	تَتَّاعَرَ	شعر	ش
اِتَّاعَدَ	اِتَّاعَدَ	تَتَّاعَدَ	صعد	ص
اِتَّاعَنَ	اِتَّاعَنَ	تَتَّاعَنَ	ضغن	ض
اِتَّابَقَ	اِتَّابَقَ	تَتَّابَقَ	طبق	ط
اِتَّاهَرَ	اِتَّاهَرَ	تَتَّاهَرَ	ظہر	ظ

مثلاً: اِتَّرَاوَرَ مصدر کی صرف صغیر یوں ہے:

مہول	معروف		آہم فاعل	آہم مفعول	امر	ہنی
	ماضی	مضارع				
اِتَّرَاوَرَ	اِتَّرَاوَرَ	اِتَّرَاوِرُ	مِتَّرَاوِرٌ	مِتَّرَاوِرَةٌ	اِتَّرَاوِرْ	اِتَّرَاوِرِي

اِفْتِعَال

وزن اِفْتَعَلَ میں اگر دوسرا اصلی حرف (عین کلمہ) مذکورہ بالا حروف (ت، ث، ظ) میں سے کوئی حرف ہو، تو ہمزہ الوصل کو گرا کر دوسرے اصلی حرف کو مشدّد کر دیتے ہیں، جیسے: اِخْتَصَمَ سے خَصَمَ۔ کبھی پہلے اصلی حرف (اس مثال میں خ) پر عموماً فتح ہوتا ہے، مگر کبھی اس پر کسرہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے: خَصَمَ۔ دونوں طریقوں کی گردان یوں ہے:

(۱) خَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ
(۲) خَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ مَخَصَمَ
اس وزن کا مصدر خَصَمَ اور خَصَامٌ آتا ہے۔

۱۱۶۔ جن افعال مجرہ کے شروع میں ہمزہ، و، ی، ر، ل، یا ن ہو، ان سے اب افعال بہت کم آتا ہے۔

۱۱۷۔ باب اِفْتِعَال میں پہلے اصلی حرف (ف کلمہ) کے بعد جوت زیادہ کی گئی ہے اس میں کئی تبدیلیاں ہوتی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے کہ:-

(الف) اگر پہلا حرف اصلی ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی ہو تو ت کو ط میں بدل دیتے ہیں اور ط کو ظ میں مدغم کر دیتے ہیں۔ ادغام کی صورت میں ظ کو تشدید سے دیتے ہیں، مثلاً صَنَعَ (بنانا) اصْطَنَعَ بن جاتا ہے، ضَرَبَ (مارنا) اصْطَرَبَ ہو جاتا ہے، طَلَعَ (نکلنا) اِطْلَعَ بن جاتا ہے، ظَلَمَ (اندھیرا ہونا) اِظْلَمَ اِظْلَمَ ہو جاتا ہے
(ب) اگر پہلا حرف اصلی د، ذ، یا ز ہو تو ت کو د سے بدل دیتے ہیں، د کو ذ میں مدغم کر دیتے ہیں اور اس صورت میں ح یا ذ مشدّد ہو جاتی ہے جیسے: دَرَكَ سے اِدْرَكَ
حَرَ، اِزْدَحَرَ، ذَخَرَ سے اِدْخَرَ اور اِدْخَرَ۔

(ج) اگر پہلا حرف اصلی ث ہے تو وہ ت سے بدل جاتا ہے، بعض وقت بالعکس

بھی ہوتا ہے، جیسے: ثَبَّتَ سے اِثْبَتَ یا اِثْبَتَ -

۱۱۸ - باب، اور باب ۸ قریباً یکساں اور فعل مجرد جیسے ہیں، جیسے: جَمَعَ (جمع ہونا) سے اِجْتَمَعَ (اپنے آپ کو جمع کر لینا) بناتے ہیں، لیکن اس کے معنی میں کسی کام کا اپنے لئے کرنا پایا جاتا ہے، جیسے: كَسَبَ (حاصل کرنا) سے اِلتَسَّبَ (اپنے لئے حاصل کرنا) بنتا ہے۔ بعض وقت باب تَفَاعُلٌ کی طرح، اس سے دوطرفہ معنی حاصل ہوتے ہیں۔

سبق ۲۰

(۱) اقسامِ فعل

۱۱۹ - صرفیوں نے افعال کی دو قسمیں کی ہیں: (الف) فِعْلٌ سَالِحٌ رِبِّ فِعْلٌ غَيْرُ سَالِحٍ۔ پھر ان کی تقسیم حسب ذیل ہے:

(۱) فِعْلٌ صَحِيحٌ (۲) فِعْلٌ مُضَاعَفٌ (۳) فِعْلٌ مَهْمُوزٌ (۴) فِعْلٌ

مُعْتَلٌ۔ ان میں سے ہر ایک کی تعریف اور کیفیت یہ ہے:

(الف) فعل صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ، حرف علت اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعَثَ۔

(ب) فعل مضاعف وہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ اگر ع اور ل کلمے ایک جنس کے ہوں تو وہ مضاعف ثلاثی کہلاتا ہے، جیسے: مَدَدَ جس میں حرف دال دو دفعہ ہے اور ذَلَّ جس میں حرف لام دو دفعہ ہے۔ اگر ف اور لام اول اور ع اور لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو وہ مضاعف رباعی کہلاتا ہے۔ جیسے: زَلَزَلَ، سَلَسَلَ، بَلْبَلَا۔

(ج) فعل مہموز وہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ اگر ف کلمے کی جگہ

ہمزہ ہو تو وہ مہموز الفاء کہلاتا ہے، جیسے اَمَرَ۔ اگر ع کلمے کی جگہ ہو تو مہموز العین، جیسے: سَأَلَ اور ل کلمے کی جگہ ہو تو مہموز اللام، جیسے: قَرَأَ۔

(د) فعل معتل وہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں کوئی حرفِ علت ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) معتل الفاء: جس کا ف کلمہ اصل میں حرفِ علت ہو جیسے: وَعَدَا، وَرَدَا، اس کو مثال بھی کہتے ہیں۔

(۲) معتل العین: جس کا عین کلمہ اصل میں حرفِ علت ہو، جیسے: قَالَ اور بَارَعَ جن کی اصلی صورت قَوْل اور بَمَّع ہے۔ اس کو اَجْوَف بھی کہتے ہیں۔

(۳) معتل اللام، جس کا ل کلمہ اصل میں حرفِ علت ہو جیسے: رَفَعَى اور دَعَا۔ جن کے لام کلمے میں ی اور واو ہے اس کو ناقص بھی کہتے ہیں۔

(۴) اگر کلمے میں دو حرفِ علت ہوں تو اُس کو لفیف کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(ا) لفیف مفروق، جس میں دو حرفِ علت الگ الگ ہوں جیسے: وَرِيءِ

(ب) لفیف مقرون، جس میں دو حرفِ علت قریب قریب ہوں، جیسے طَوِيءِ۔

فائدہ: اصطلاحات صحیح اور سالم کو اکثر ہم معنی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں مضاعف اور مہموز کو فعل سام سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے ان اصطلاحات سے بچنا چاہئے، کیونکہ ان تمام افعال کے لئے قاعدے مقرر ہیں، گو ان میں بھی کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں، مگر ان تبدیلیوں کے لئے بھی قواعد مقرر ہیں۔

(۲) تصرفات لفظ

۱۲۰۔ اوپر کا بیان پڑھنے سے معلوم ہوا ہو گا کہ مضاعف، مہموز اور معتل افعال میں ایک جنس کے دو حروف یا ہمزہ یا حرفِ علت کے آنے سے الفاظ میں ایک ثقل پیدا ہو جاتا ہے، جس کے سبب سے ایسے الفاظ کا تلفظ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس ثقل اور

اشکال کو دور کرنے کے لئے یہ آٹھ قاعدے مقرر ہیں،

(۱) ابدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے، یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلتا، جیسے: تَلَقَّى، جس کی اصلی صورت تَلَقَّوْا رُوزِن تَفَعَّلُ تَمَّی، پہلے واو کے ضمے کو کسرے سے بدلا، تَلَقَّوْا ہوا۔ پھر واو کو ی سے بدلا تو تَلَقَّی ہوا۔ اس کے بعد ی کو گرا کر تَلَقَّ بنا لیا۔

حروف ابدال تعداد میں گیارہ ہیں: ہمزہ، الف، ت، ج، د، ط، م، ن، و، ی۔

(۲) ادغام: دو ہم جنس حرفوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بالکل ملا کر پڑھنا جیسے: دَلَّ جس کی اصلی صورت دَلَّلَ تَمَّی، لام کو ملا کر پڑھنے سے دَلَّ ہو گیا۔
حروف ادغام چودہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ن، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔

(۳) اسکان: کسی حرف کی حرکت کو دور کر کے اُسے ساکن کر دینا۔ اسکان دو طرح سے ہو سکتا ہے:

(۱) نقل سے، یعنی ایک حرف کی حرکت کو دوسرے حرف پر پہنچا دینے سے، جیسے یَبِيعُ میں دوسری ی کے کسرے کو ب پر پہنچا کر اُس ی کو ساکن کر دیا تو یَبِيعُ بن گیا۔

(ب) اسقاط سے، یعنی کسی حرف کی حرکت کو بالکل گرا کر اُسے ساکن کر دیا جائے جیسے: يَدْعُوْا میں واو کے ضمے کو گرا کر يَدْعُوْا بنا لیا۔

(۴) بَيْنَ بَيْنَ: ہمزہ کا تلفظ اس طرح سے ادا کرنا کہ وہ ہمزہ اور اُس حرف علت کی درمیانی کیفیت سے ادا ہو، جو (۱) اُس ہمزہ پر ہو، یا (ب) اُس ہمزہ سے قبل کے حرف پر ہو، جیسے: مُسْتَهْزِءٌ وُن کو (۱) کے اعتبار سے ہمزہ اور واو کے درمیانی تلفظ سے

مُسْتَهْزِئُونَ اور (ب) کے لحاظ سے ہمزہ اور ی کے درمیانی تلفظ سے مُسْتَهْزِئُونَ بولا جاسکتا ہے۔ پہلی صورت کو بَيْنَ بَيْنِ قریب اور دوسری کو بَيْنَ بَيْنَ بعید کہتے ہیں۔
فائدہ :- بَيْنَ بَيْنَ کو تسہیل بھی کہتے ہیں۔

(۵) تَحْرِیْکُ: دو ساکن حروف میں سے ایک کو حرکت دے دینا، جیسے، بَلُّ الْحَقُّ میں ایک دوسرے کے بعد دو لام ساکن جمع ہو گئے ہیں، اس لئے ہَلُّ کے لام کو سکون کی جگہ کسرے کی حرکت دے کر بَلُّ الْحَقُّ بولا جاتے۔

(۶) حَذْفُ: کسی حرف یا کسی حرکت کو دُور کر دینا، جیسے، یَوْسُفُ کی واو کو باطل دُور کر کے یِرْدُ پڑھتے ہیں۔

حروفِ حذف گیارہ ہیں: ہمزہ، الف، ب، ت، ج، خ، ف، ن، و، ہ، ی۔

(۷) زیادة: ایک الف کا ایسے دو ہمزوں کے درمیان میں زیادہ کرنا، جو ایک ہی جگہ واقع ہوں، جیسے: ءَأَنْتَ اور ءَأَللَّهُ کو آ أَنْتَ (= ءَأَنْتَ) اور آ اللَّهُ (= ءَأَللَّهُ) بولتے ہیں۔

(۸) قَلْبُ: دو ساتھ ساتھ آنے والے حرفوں کی ترتیب کو بدل کر مقدم کو مؤخر،

اور مؤخر کو مقدم بنا دینا، جیسے: یَنْسُ سے آئیں۔

۱۲۱۔ مضاعف، مہموز اور معتل الفاظ کے اعتبار سے ان لفظی تصرفات کو مختلف

ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے، یعنی جو تصرف مضاعف میں ہوتا ہے اُسے ادغام کہتے ہیں، جو مہموز میں ہوتا ہے اُسے تخفیف اور جو معتل میں ہوتا ہے اُسے تعلیل یا اعلال۔

~~~~~

## سبق ۲۱۔ فعل مضاعف

۱۲۲۔ مضاعف میں حروف کی تکرار کی وجہ سے تین قسم کے لفظی تصرفات کی ضرورت پیش آتی ہے:

(۱) ابدال: جیسے: اَمَلْتُ کے دوسرے لام کو ی سے بدلنے سے اَمَلَيْتُ ہو جاتا ہے۔

(ب) ادغام: جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ بن جاتا ہے۔

فَاعِلٌ: جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اُسے مدغم اور جس حرف میں ادغام کرتے ہیں اُسے مدغم فیہ کہتے ہیں: جیسے: دَلَّ میں ایک لام مدغم اور دوسرا مدغم فیہ ہے۔

(ج) حذف، جیسے: ظَلَلْتُمْ کا دوسرا لام حذف ہو کر صرف ظَلْتُمْ رہ جاتا ہے

۱۲۳۔ اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی حرف ہو تو لکھنے میں صرف ایک ہی حرف لکھ کر اُس پر تشدید کی علامت بنا دی جاتی ہے، جیسے: مَدَدَ میں تصرف کر کے مَدَّ کی جگہ مَدَّ لکھا جاتا ہے۔ لیکن اگر مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی حرف نہ ہوں، بلکہ قریب المخرج حروف ہوں، تو دونوں حروف لکھے جاتے ہیں مگر تلفظ صرف مدغم فیہ کا ہوتا ہے: مثلاً: بَعُدْتُ کو تصرف (ادغام) کے بعد بَعُدْتُ لکھتے اور بَعُتُّ پڑھتے ہیں۔

۱۲۴۔ مضاعف میں تصرف کرنے کے لئے یہ قاعدے ہیں:

(۱) اگر کسی لفظ میں دو حروف ایک ہی مخرج کے یا قریب مخرج کے واقع ہوں۔

اور دونوں متحرک ہوں، تو اُن میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرتے

ہیں، جیسے: مَدَد سے مَدَّ (= مَدَّد)

(۲) اگر کسی لفظ میں ایک ہی جنس کے دو حروف واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور اُن کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو پہلے حرف کی حرکت کو ماقبل پر منتقل کر کے دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: اَمَدُّد میں پہلی دال کے ضمے کو م پر منتقل کر کے اُس دال کو دوسری دال میں ادغام کیا اور اَمَدُّ بنا لیا۔

(۳) اگر کسی لفظ میں دو حروف ایک جنس کے واقع ہوں اور اُن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو دوسرے حرف کی سکون پر غور کرنا چاہیے:

(ا) اگر وہ سکون لازمی ہے تو ادغام جائز نہ ہوگا، دونوں حروف اپنی حالت پر برقرار رہیں گے، جیسے: دَلَلَنَّ اور يَجِبَنَّ میں ل اور ب کو ادغام نہیں کیا گیا۔ ل اور ب کے سکون لازمی ہیں، اس لئے اپنی حالت پر رہ گئے۔

(ب) اگر وہ سکون جزمی ہے تو دونوں حروف میں ادغام اور فَلَاحٌ اِدْغَامٌ یعنی ادغام نہ کرنا) دونوں جائز ہیں۔ مثلاً: يَجِبُّ کو نفی جحد بلم کی صورت میں لَحْرٌ يَجِبُّ اور لَحْرٌ يَجِبُّ، دونوں طرح ادا کرنا درست ہے۔

ایسی صورت میں اگر دونوں حروف میں ادغام کیا جائے، تو دوسرے حرف کو فتح یا کسرہ دیتے ہیں، اور اگر حرف ماقبل مضموم ہو تو اُس کی موافقت کی لحاظ سے ضمہ بھی دے سکتے ہیں، مثلاً: لَحْرٌ يَمِيدٌ کو لَحْرٌ يَمِيدٌ ہر طرح ادا کر سکتے ہیں۔

(۴) اگر کسی لفظ میں دو حروف ہم جنس ہوں اور اُن میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے حرف کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: مَلَلٌ اور حَرَفٌ جو اصل میں مَلَلٌ اور حَرَفٌ تھے، لیکن اگر یہ دو حروف ہم جنس نہ ہوں، بلکہ قریب المخرج ہوں، تو دوسرے حرف کو پہلے حرف سے بدل کر ادغام کرتے ہیں، جیسے اِدَّغَى جو اصل میں اِدَّغَى (باب افتعال) تھا۔

۱۲۵۔ باب تَفَعَّل اور تَفَاعَل کاف کلمہ اگر ت، ث، د، ذ، نر، س، ش، ص

ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو، تو تَفَعَّل اور تَفَاعَل کی ت کو ف کلمے کے حرف سے بدل کر اسی میں ادغام کر دینا درست ہے۔ ایسی صورت میں مصدر، ماضی اور ام کے صیغوں کے شروع میں ہمزۃ الوصل آتا ہے۔

۱۲۶۔ باب اِفْتَعَلَ میں اگر ف کلمہ د، ذ یا ز میں سے کوئی ہو تو اِفْتَعَلَ کی

کو وال سے بدل دیتے ہیں، جیسے: اِدَّعَى، اِدَّخَرَ، اِزْدَحَرَ، جو اصل میں اِدَّعَى، اِدَّخَرَ اور اِزْدَحَرَ تھے، لیکن اگر ف کلمے میں ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو، تو اِفْتَعَلَ کی ت کو ط سے بدل دیتے ہیں، جیسے: اِصْطَلَحَ، اِضْطَرَمَّ، اِظْطَلَمَ، جن کی اصلی صورتیں اِصْطَلَحَ، اِضْطَرَمَّ اور اِظْطَلَمَ تھیں۔

ذیل میں مَدَّ مَادَّ سے متفرق گردانیں دی جاتی ہیں، تاکہ اوپر کے قاعدوں کا عمل سمجھ میں آسکے۔ قوسین میں جو ہند سے دیئے گئے ہیں، ان سے ان قاعدوں کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

ثلاثی مجرد کے مصدر مَدَّ سے گردانیں:

| ماضی معروف    | ماضی مجہول    | مضارع معروف    | اسم فاعل      |
|---------------|---------------|----------------|---------------|
| مَدَّ (۱)     | مُدَّ (۱)     | يَمُدُّ (۲)    | مَادُّ (۱)    |
| مَدَّا        | مُدَّا        | يَمُدَّانِ     | مَادَّانِ     |
| مَدُّوا       | مُدُّوا       | يَمُدُّونَ     | مَادُّونَ (۱) |
| مَدَّتْ       | مُدَّتْ       | تَمُدُّ (۲)    | مَادَّتَانِ   |
| مَدَّتَا      | مُدَّتَا      | تَمُدَّانِ     | مَادَّتُونِ   |
| مَدَّدْنَ (۳) | مُدَّدْنَ (۳) | يَمُدُّونَ (۳) |               |

| ماضی معروف  | ماضی مجہول  | مضارع معروف  | اسم فاعل    |
|-------------|-------------|--------------|-------------|
| مَدَدْت     | مُدِدْتُ    | تَمَدَّ      | مَادَّةٌ    |
| مَدَدْتُمَا | مُدِدْتُمَا | تَمَدَّان    | مَادَّتَانِ |
| مَدَدْتُمْ  | مُدِدْتُمْ  | تَمَدَّدُونَ | مَادَّاتٌ   |
| مَدَدْتِ    | مُدِدْتِ    | تَمَدِّين    |             |
| مَدَدْتِهَا | مُدِدْتِهَا | تَمَدَّان    |             |
| مَدَدْتُنَّ | مُدِدْتُنَّ | تَمَدَّدْنَ  |             |
| مَدَدْتُ    | مُدِدْتُ    | أَمَدَّ      |             |
| مَدَدْنَا   | مُدِدْنَا   | تَمَدَّدْنَا |             |

## لُغَات

|                                              |                                    |
|----------------------------------------------|------------------------------------|
| ثُمَّرٌ: پھر                                 | وَادٍ: وادی                        |
| مَدَّ: پھیلانا (باب چہارم) مدد کرنا۔         | حَفَّ: گھیرنا                      |
| (باب ہشتم) بڑھانا۔                           | شَجَرَ: درخت                       |
| سِمَاطٌ: سترخوان                             | تَوَتَّ: شہتوت                     |
| لَفَّ: جیسا (مضارع الیہ کے ساتھ)             | بَتَّينٌ: انجیر                    |
| قَصَّ: قصہ بیان کرنا (فلاں سے علی)           | كَرَّمٌ: انگور کا باغ یا درخت      |
| ضَمَرَ: جمع کرنا (باب ہفتم) جوڑنا (مع)       | حَبَّنٌ: پاگل ہونا۔                |
| عَدَّ: گینا (باب چہارم) تیار کرنا (باب ہفتم) | حَبْنُونٌ: دیوانہ (جمع عجائبن)     |
| اپنے آپ کو تیار کرنا۔                        | طَالَ: (مضارع يَطْوُلُ) لمبا ہونا۔ |
| رَحِيلٌ: سفر، روانہ ہونا۔                    | حَرٌّ: گرمی                        |

خَيْلٌ: رجمع خِيُولٌ، گھوڑا۔

مَرَّ: گزرنا

قَرَّ: ترار پکڑنا۔

دَرَاهِمٌ: رجمع درہم، درم

دَقٌّ: کھٹکھٹانا

قَرَّارٌ: پکا ارادہ

بَجَسٌ: گھنٹہ

وَجَّهَ: (باب: بجم) جانا

فَرَنْسَوِيٌّ (جمع فَرَنْسَوِيَّةٌ) فرانس کا رہنے والا۔ تَحَرَّ: (باب: پ) پورا کرنا

قَلَّ: کم ہونا (باب: پ) چھوٹا کرنا۔

هَمَّ: ارادہ کرنا (صلہ پ)

شَدَّ: مضبوط ہونا (باب: ش) اپنے آپ کو مضبوط کرنا

صَرَّ: نقصان پہنچانا (باب: ششم) مجبور کرنا

حَقَّقَ: (باب: ح) حق دار ہونا۔

ظَنَّ: سوچنا، یقین کرنا۔

رَكِبَ: سوار ہونا

دَهَّرَ: زمانہ، تقدیر

حَبَّبَ: (باب: ح) محبت کرنا۔

صَفَّأَ: خوش ہونا

حَلَّ: چھوڑنا (باب: ح) چھٹ جانا

رَجِبٌ: وسیع

سَرَّ: خوش ہونا۔

يَدَّ: (جمع آيِدٍ) ہاتھ

جَدَّ: نیا ہونا (باب: ججم) نیا ہو جانا

لَبَّحَ: (باب: ل) خوشامد کرنا۔

حَسَّ: (باب: ح) احساس کرنا (صلہ پ)

أَمَلَ: (جمع آمَالٌ) امید

بَرَدٌ: ٹھنڈا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

تَحَرَّ مَدَّ السَّمَاطَ كَعَادَةِ الْعَرَبِ جَلَسَ الرَّجُلُ يَقْصُ حِكَايَتَهُ عَلَيْهِ

رَجَعَ إِلَى مِصْرَ لِيَنْضَمَ مَعَ رِفْقَاتِهِ فِي لَيْلَةٍ اسْتَعَدَدْنَا لِلرَّجِيلِ اَعْدَدْنَا

الْخِيُولَ وَرَاكِبِنَا۔ قَرَّ الْقَرَّارُ عَلَى التَّوْجُّهِ إِلَى حُدُودِ الْهِنْدِ اَخْبَرَنِي عَمِي

اَنْ اَهْلَ مِصْرَ يَسْتَعِدُّونَ لِمُحَارَبَةِ الْفَرَنْسَوِيَّةِ هَمَمْنَا بِالتَّوْجُّهِ اِلَى

لقاهرة اضطررنا الى مخالفته ظننت ان الدهر قد صفانا ولم اعلم بما  
عد لنا الدهر قصصنا عليه القصة عرفته محبا للعدل كانوا  
قد اعدوا لله من زلا رجبا لو تكن الرعية تحبه اخلت ايديهم  
لا اظنك تخالفني هل تظن ذلك ممكنا؟ خرج الامير مسرورا  
حب الولد الامتناع، فالح عليه الشيخ سر كذا لك سرورا عظيما  
عرفتك بان اكون مستعدا لكل لخدمة لو تمد ابي برايكما تجددت االي-  
ابنت! هل احسست بالبرد؟ لو احسس به هذا الوادي محفوف باشجار  
توت والتين والكرم المستد الى البحر قيل لمجنون عد لنا المجانين  
بال: "هذا يطول بي، ولكن اعد العلاء"

### مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

کیا تم نے گرمی محسوس کی ہے؟ ہاں، ہم نے اُسے محسوس کیا ہے۔ کیا تو اُس  
کہ کے پاس سے گزرا ہے؟ میں اُس کے پاس سے نہیں گزرا، لیکن کل کو اُس کے  
س سے گزروں گا، اگر اللہ نے چاہا۔ کیا تمہیں اس کا یقین ہے کہ وہ قاضی کے  
سامنے حاضر ہوگا؟ ہم کو اس کا یقین نہیں۔ بالدار آدمی اپنے روپے کو گنتے ہیں  
م نے اپنے آپ کو سفر کے لئے تیار کر لیا ہے۔ کیا تم اس کو بہادر آدمی سمجھتے ہو؟  
ہیں اُس کو بہادر آدمی سمجھتا تھا، مگر آج اُس کو ایسا (کذا اللہ) نہیں سمجھتا۔ تیرے  
جود ہونے سے ہم خوش ہوئے۔ ہم اس سے (بہ) خوش ہوئے۔ گھنٹہ بجاؤ۔  
کے نے اپنی تقریر ختم نہیں کی تھی کہ (ف) اُس کا باپ آگیا۔ بہت مت بولو۔  
اپنی تقریر مختصر کرو) مجھے اُس سے بہت محبت ہے۔ وہ اُس عورت کو پیار کرتا ہے اور  
عورت اُس کو پیار کرتی ہے۔ ہمارے واسطے سخت گرمی تھی۔ (ہمارے اُدپر

سختی کی، یہ شہر سمندر تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ انعام کا حق دار ہے۔

## سبق ۲۲ - فعل مہموز

۱۲۶- اس سے پہلے سبق ۲۰، پارہ ۱۱۹، بتایا جا چکا ہے کہ فعل مہموز کی تین

قسمیں ہیں:

مہموز الفار، مہموز العین اور مہموز اللام۔

ان کو لکھنے میں ذیل کے قواعد کی پابندی کی جاتی ہے، عام اس سے کہ مہموز

فعل ہو یا اسم۔

(ا) اگر مہموز الفار ہے، تو ہمزہ، الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: أَخَذَ

(ماضی معروف)، أُصِرَ (ماضی مجہول)

(ب) اگر ہمزہ جز لفظ کے آخر میں ہے اور اس پر کوئی حرکت نہیں ہے، تو اُسے

فتحہ کے بعد الف کی، کسرہ کے بعد ی کی، اور ضمہ کے بعد واو کی صورت میں لکھا جاتا

ہے، جیسے: يَأْخُذُ، خُبَيْثٌ، اور تَقْضِي خَذٌ۔

(ج) اگر ہمزہ مکسور، یا مضموم ہے اور فتحہ کے بعد واقع ہے، تو اُسے مکسور

حالت میں ی کے ساتھ اور مضموم حالت میں واو کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے:

يَيْسٌ اور يَوْسٌ۔

استثناء: اگر مضموم ہمزہ لفظ کے آخر میں ہے، تو وہ الف کے ساتھ لکھا جاتا

ہے، خواہ اُس سے پہلے فتحہ ہی ہو، جیسے: يَقْرَأُ

(د) اگر ہمزہ مفتوح ہے اور کسرہ یا ضمہ کے بعد واقع ہے، تو اُسے ی یا واو

کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے: يُؤَلِّفُ۔



(۱۸) اگر ہمزہ مکسور یا مضموم ہے اور کسی غیر متحرک حرف کے بعد واقع ہے تو اُسے بالترتیب ی یا واو کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے: یئیسُ اور یئوسُ اور اسی طرح سائلُ اور یسائلُ

(۱۹) اگر ہمزہ مفتوح ہے اور اُس کے بعد الف ہے تو اُس الف کو مدہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے: آخِذْ، آخِذْ لیکن اگر مفتوح ہمزہ الف کے بعد ہے، تو ہمزہ لو جڈا کر کے لکھا جائے گا، جیسے: سَآئِلٌ

(۲۰) اگر لفظ کے شروع میں ہمزہ ہے، اور اُس سے پہلے ایک اور ہمزہ کے آنے سے دو ہمزے جمع ہو جاتے ہیں، تو دونوں کو ملا کر ایک الف محدودہ کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: آمَنَ، آخِذْ (ءَءَمَنَ، ءَءَخِذْ) لیکن اگر کسی فعل کے مادے میں ف کلمہ ہمزہ ہے اور اُس سے پہلے کوئی ہمزہ مکسور، یا مضموم لگایا جائے تو وہ مادے والا ہمزہ بالترتیب ی یا واو کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جیسے: اِئْتِیَانٌ (مادہ آمن)، اِئْتِثَرٌ (مادہ ائثر)، اُؤْمَلٌ (مادہ امل سے فعل امر)

(ح) مہموز اللام افعال کا مصدر باب تفعیل سے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: تَقْرِئَةٌ (مادہ ق رء)

۱۲۸- مہموز افعال میں ہمزہ کی وجہ سے جو نقل پیدا ہو جاتا ہے، اُس کی تخفیف کے لئے ذیل کے قاعدے مقرر ہیں:

(۱) اگر ہمزہ ساکن ہو اور اُس کا ماقبل حرف متحرک ہو، تو ہمزہ کو حرکت ماقبل کے مطابق حرف علت سے بدل دینا جائز ہے۔ اس طرح فتح کے بعد ہمزہ الف سے بدل جاتا ہے، کسرہ کے بعد ی سے اور ضمہ کے بعد واو سے جیسے: سَآئِسٌ سے رَاسٌ ذِئْبٌ سے ذِئْبٌ اور بُوْسٌ سے بُوْسٌ۔

(۲) اگر ہمزہ کا ماقبل حرف مضموم یا مکسور ہو، تو وہ ہمزہ ضمہ کے بعد واو سے

اور کسر کے بعد سے بدلا جاسکتا ہے، جیسے جَوْنُ سے جَوْنٌ اور بَعْرٌ سے بَعْرٌ۔  
 (۳) اگر متحرک ہمزہ سے پہلے واوی یا ساکن ہو، تو ہمزہ کو اُس واوی یا سے بدلنا جائز ہے، اور اس ابدال کے بعد ادغام بھی درست ہے، جیسے: مَقْرُوٌّ سے مَقْرُوٌّ اور خَطِيئَةٌ سے خَطِيئَةٌ۔

(۴) اگر متحرک ہمزہ کا حرف ماقبل ساکن ہو، تو ہمزہ کی حرکت اُس ماقبل حروف کو دیکر ہمزہ کو حذف کیا جاسکتا ہے، جیسے: يَسْتَلُّ سے يَسَلُّ، ضَوْءٌ سے ضَوٌّ اور شَيْءٌ سے شَيْءٌ استثناء: اگر حرف ماقبل اِنفعال کان یا تصغیر کی ہی ہو، تو ہمزہ کی تخفیف اور اُس کا حذف جائز نہیں ہے۔  
 (۵) اگر کسی فعل یا کلمے میں دو ہمزے ہوں تو تخفیف یوں ہوگی:

(۱) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن، تو دوسرے کو پہلے کی حرکت کے موافق الف، وا، یا ی سے بدل دو، جیسے: اَمَّنَ سے اَمَّنَ (عَمَّنَ)، اِشَانَ سے اِشَانَ اور اَوْمِنَ سے اَوْمِنَ۔  
 (ب) اگر دو متحرک ہمزوں میں سے ایک مکسور ہو، تو دوسرے ہمزہ کو ی سے بدل دو، جیسے: جَاءَ عُرَّ (اسم فاعل) سے جَاءَ (جَاءَ يُّ) لیکن اگر دونوں متحرک ہمزوں میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو، تو دوسرے ہمزہ کو وا سے بدل دیتے ہیں، جیسے: اَعَادِمٌ سے اَوَادِمٌ مگر اَعَاكِرِمٌ (باب افعال) سے اَعَاكِرِمٌ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔

۱۲۹۔ بعض مہموز الفاء افعال میں امر کا صیغہ خلاف قیاس آتا ہے، جیسے: اَكَلْ اَمْرًا اور اَخَذْ سے اَوْكَلْ، اَوْوَمِرْ اور اَوْخَذْ کی جگہ امر کا صیغہ صرف كَلْ، مَزْ اور خَذْ آتا ہے، اور باقی گردان بھی اسی اسلوب پر ہوتی ہے۔

اسی طرح اَخَذَ مادے کو جب باب افعال میں لے جاتے ہیں تو ماضی کی صورت بجائے اِتَّخَذَ سے اِتَّخَذَ ہو جانے کے اِتَّخَذَ ہو جاتی ہے۔ اس میں عمل یوں ہوا ہے کہ دوسرے ہمزہ کو پہلے (مکسور) ہمزہ کے سبب سے ی میں بدلا، پھر اس ی کو ت میں بدل کر ت میں ادغام کر دیا۔ پھر اسی اِتَّخَذَ سے مضارع معروف کا صیغہ يَتَّخِذُ بنتا ہوا۔

۱۳۰۔ ثلاثی مجرد کے ابواب سے مہوز افعال کی صرف صغیر:

| صیغہ        | مہوز الفاء   | مہوز العین            | مہوز اللام       |
|-------------|--------------|-----------------------|------------------|
| ماضی معروف  | أَمَرَ       | سَأَلَ                | قَرَأَ           |
| مضارع معروف | يَأْمُرُ     | يَسْأَلُ              | يَقْرَأُ         |
| مصدر        | أَمْرٌ       | سُؤَالٌ               | قِرَاءَةٌ        |
| ماضی مجہول  | أَمَرَ       | سُئِلَ                | قُرِئَ           |
| مضارع مجہول | يُؤْمَرُ     | يُسْأَلُ              | يُقْرَأُ         |
| اسم فاعل    | أَمِيرٌ      | سَائِلٌ               | قَارِئٌ - قَارِي |
| اسم مفعول   | مَأْمُورٌ    | مَسْئُولٌ             | مَقْرُوءٌ        |
| امر         | مُرٌ         | إِسْئَلٌ دِيَاءٌ سَلٌ | إِقْرَأُ         |
| نہی         | لَا تَأْمُرْ | لَا تَسْأَلْ          | لَا تَقْرَأْ     |

۱۳۱۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے مہوز افعال کی صرف صغیر:

دا، مہوز الفاء، مادۃ ألف :-

| باب | ماضی معروف | مضارع معروف | مصدر        | اسم فاعل    | امر       |
|-----|------------|-------------|-------------|-------------|-----------|
| ۲   | أَلَفَ     | يُؤَلِّفُ   | تَأْلِيفٌ   | مُؤَلِّفٌ   | أَلِّفْ   |
| ۳   | آلَفَ      | يُؤَالِفُ   | مُؤَالِفَةٌ | مُؤَالِفٌ   | آلِفْ     |
| ۴   | آلَفَ      | يُؤَالِفُ   | إِيْلَافٌ   | مُؤَالِفٌ   | آلِفْ     |
| ۵   | تَأَلَّفَ  | يَتَأَلَّفُ | تَأَلُّفٌ   | مَتَأَلِّفٌ | تَأَلَّفْ |

| باب | ماضی معروف  | مضارع معروف    | مصدر          | اسم فاعل       | امر           |
|-----|-------------|----------------|---------------|----------------|---------------|
| ۶   | تَالَفَ     | يَتَالَفُ      | تَالَفٌ       | مُتَالَفٌ      | تَالَفْ       |
| ۸   | إِيتَلَفَ   | يَأْتَلِفُ     | إِيتِلَافٌ    | مُؤْتَلِفٌ     | إِيتَلِفْ     |
| ۱۰  | اسْتَتَلَفَ | يَسْتَأْتَلِفُ | اسْتِيتِلَافٌ | مُسْتَأْتَلِفٌ | اسْتَأْتَلِفْ |

تنبیہ:- باب ۷ (انفعال) اور باب ۹ (رافعال) سے مہموز نہیں آتا۔  
(ب) مہموز العین، مادہ سئل:-

| باب | ماضی معروف  | مضارع معروف  | مصدر         | اسم فاعل     | امر         |
|-----|-------------|--------------|--------------|--------------|-------------|
| ۲   | سَأَلَ      | يَسْأَلُ     | تَسْأَلٌ     | مُسْأَلٌ     | سَأَلْ      |
| ۳   | سَاءَلَ     | يُسَاءَلُ    | مَسَاءَلَةٌ  | مُسَاءَلٌ    | سَاءَلْ     |
| ۴   | أَسْأَلَ    | يُسْأَلُ     | إِسْأَلٌ     | مُسْأَلٌ     | أَسْأَلْ    |
| ۵   | تَسَأَلَ    | يَتَسَأَلُ   | تَسْأَلٌ     | مُتَسَأَلٌ   | تَسَأَلْ    |
| ۶   | تَسَاءَلَ   | يَتَسَاءَلُ  | تَسَاءَلٌ    | مُتَسَاءَلٌ  | تَسَاءَلْ   |
| ۷   | إِنْسَأَلَ  | يَنْسَأَلُ   | إِنْسِئَالٌ  | مُنْسِئَالٌ  | إِنْسِئَلْ  |
| ۸   | إِلْتَأَمَ  | يَلْتَأِمُ   | إِلْتِئَامٌ  | مُلْتَأِمٌ   | إِلْتَأَمْ  |
| ۱۰  | اسْتَلَأَمَ | يَسْتَلْأِمُ | اسْتِئْلَامٌ | مُسْتَلْأِمٌ | اسْتَلْأَمْ |

تنبیہ:- باب ۸ اور ۱۰ سے سئل کا مزید فیہ نہیں آتا، اس لئے لِيَسْأَلْ مادہ سے صرف صغیر دی گئی ہے۔

(ج) مہموز اللام، مادہ قرء۔

| باب | ماضی معروف   | مضارع معروف   | مصدر          | آسم فاعل     | امر          |
|-----|--------------|---------------|---------------|--------------|--------------|
| ۲   | قَرَأَ       | يُقَرِّئُ     | تَقْرِئَةٌ    | مُقَرِّئٌ    | قَرِّئْ      |
| ۳   | قَارَأَ      | يُقَارِئُ     | مُقَارَأَةٌ   | مُقَارِئٌ    | قَارِئْ      |
| ۴   | أَقْرَأَ     | يُقْرِئُ      | إِقْرَاءٌ     | مُقْرِئٌ     | أَقْرِئْ     |
| ۵   | تَقَرَّأَ    | يَتَقَرَّأُ   | تَقَرُّوَةٌ   | مُتَقَرِّئٌ  | تَقَرَّأْ    |
| ۶   | تَقَارَأَ    | يَتَقَارَأُ   | تَقَارُؤٌ     | مُتَقَارِئٌ  | تَقَارَأْ    |
| ۷   | إِنُقْرَأَ   | يُنُقْرِئُ    | إِنُقْرَاءٌ   | مُنُقْرِئٌ   | إِنُقْرِئْ   |
| ۸   | إِقْتَرَأَ   | يَقْتَرِئُ    | إِقْتِرَاءٌ   | مُقْتَرِئٌ   | إِقْتَرِئْ   |
| ۱۰  | إِسْتَقْرَأَ | لِيسْتَقْرِئُ | إِسْتِقْرَاءٌ | مُسْتَقْرِئٌ | إِسْتَقْرِئْ |

## لغات

|                                                           |                                  |
|-----------------------------------------------------------|----------------------------------|
| ظَهَرَ: ظاہر ہونا (باب ۴) دکھانا                          | بَارُوْد: بارود                  |
| أَيْنَسَ: (باب ۳) کسی کا دوست ہونا۔                       | أَهْل: سلام کرنا                 |
| أَلِفَ: (باب ۳) کسی کا دلی دوست ہونا۔                     | أَجَرَ: (باب ۴) کرایہ پر دینا۔   |
| أَمَنَ: سچا ہونا، محفوظ رہنا (باب ۴) ایمان لانا           | إِسْتَأْجَرَ: کرایہ پر لینا      |
| مَلَكَ: صحیح طور پر مَلَكَ جمع ملائكة، فرشتہ أَلِفَ: ہزار |                                  |
| رَسُولٌ: (جمع رُسُلٌ) پیغمبر                              | أَلِفَ: تالیف کرنا، ایڈٹ کرنا۔   |
| أَخَذَ: لینا (باب ۳) الزام لگانا                          | تَأَهَّبَ: اپنے آپ کو تیار کرنا۔ |
| (باب ۸) کسی کو اپنے جیسا جاننا                            | خَبَّرَ: روٹی۔                   |

|                                                          |                                               |
|----------------------------------------------------------|-----------------------------------------------|
| بَدَوِيٌّ: بدو (صفت)۔                                    | أَجْرَةٌ: اجرت۔                               |
| تَأَخَّرَ: (عَنْ) دیر ہونا۔                              | أَذِنَ: اجازت دینا (صلہ سے آتا ہے)۔           |
| طَلَّقَ: (رَبَابِ ۴) ڈھیلا کرنا، چھوڑنا۔                 | (رَبَابِ ۱۰) اجازت مانگنا۔                    |
| جَرَوْهُ: (رَبَابِ ۵) ہمت کرنا۔                          | وَقَدَّ: (مِنْ) منخ۔                          |
| خَطَبَ: (رَبَابِ ۳) کسی کو مخاطب کر کے بات کرنا۔         | شَقَّ: بھٹ جانا۔                              |
| ثَمَنٌ: قیمت۔                                            | فَاكِهَةٌ: (رَبَابِ ۱۰) بھل۔                  |
| كَفَأَ: (رَبَابِ ۳) پورا کرنا، بدلہ دینا۔                | غَفَرَ: معاف کرنا۔                            |
| نَبَأٌ: (رَبَابِ ۲ و ۴) اعلان کرنا (اس کا صلہ)۔          | ذَنْبٌ: گناہ۔                                 |
| سے آتا ہے ( )                                            | سَفِيرٌ: سفیر۔                                |
| لَجَأٌ: (رَبَابِ ۸) بھاگنا۔                              | سَعِيدٌ: (نَامِ ۵) (نام ہے)۔                  |
| هَنِيءٌ: کھانے کا مزیدار ہونا (رَبَابِ ۱) مبارکباد دینا۔ | بَدَأَ: (رَبَابِ ۸) شروع کرنا۔                |
| رُقَادٌ: سونا۔                                           | وَصُولٌ: پہنچنا۔                              |
| رُجُوعٌ: واپسی۔                                          | قَدِمَ: (رَبَابِ ۲) لانا (رَبَابِ ۵) آگے آنا۔ |

جِدَادٌ: دیوا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

اِظْهَرِ الشَّيْخَ الضَّعِيفَ الْمَوَاسِنَةَ وَالْمَوَافِقَةَ اٰمِنًا بِاللّٰهِ وَمَلِكًا  
وَكْتَبِهِ وَرَسَلَهُ - خذ هذا الخبز، يا سائل! لتأكله - يا بنت!  
اماتاً كلين ساخذ من هذا اللحم - تأملنا في حركات ذلك الرجل  
تأخرتم عن وقت الدعوة هل تأذن لي بالدخول عندك؟ لم يتأثر  
الوزير من هذا الكلام - اطلقوا له يارود تاهيلا به - استاذن الامير

فی الکلام فاذن له - هل استاجرت هذا الدار؟ - ان مولف هذا  
الكتاب رجل ذو علم تأهبوا للمسیر لم تاكد الخبر - اسأل الله  
أن یوفقکم - لم اکن اتجرأ علی مخاطبتها - کان مقصودنا ان نکافئه -  
انباأنا السفیر بمرود الملك - قد عرفنا ان الامیر ملتجئ الی قبيلة  
من العرب یشتحق مکافأة کبيرة - سل سعیداً عن رأیه - لم یهنا طعام  
ولا رقاد اهنک بروجوعک سالماً - قال الجدار للوعد لم تشقنی قال سل  
من یدقنی یسئل عن ثمن الفواکه -

## مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

کیا تم نے روپیہ لے لیا؟ نہیں، ہم نے نہیں لیا۔ کھا اور پی جب تک تیرا پیٹ  
نہ بھرے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھ پر گرمی کا اثر ہو گیا ہے۔ وہ یہ اُمید کر  
رہا ہے کہ اس کا باپ ہم کو حاضر ہونے کا حکم دے گا۔ اس نے ہمیں اجازت  
دے دی۔ یہ کتاب شیخ اکبر کی تالیف ہے۔ ہمارے ساتھ کھاؤ۔ ہم نے خوشی  
کے ساتھ ان سے گفتگو کی۔ اُس نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ (باب ہشتم) میں  
نے یہ خط پڑھ لیا۔ یہ عورت مجھے ڈھونڈتی ہے، (قصداً) کہ دل، میں اس کو  
خط پڑھ دوں۔ لوگ آئے کہ میری حالت پوچھیں۔ جو کچھ تمہاری ضرورت ہو مجھ سے مانگو  
میں تم سے چاہتا ہوں کہ تم میرا قصور معاف کر دو۔ آگے آؤ تا کہ میں تم سے بات  
کروں۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ میں اس کا شروع جانتا ہوں۔ میں نے امیر کے  
آنے کی ان کو اطلاع دی۔ ہم نے ایک مدرسہ قائم کیا۔ ہم تیرے لئے مبارک باد لائے ہیں۔  
ہم عربی زبان میں مبتدی ہیں۔

## سبق ۲۳ - فعل معتل

۱۳۲۔ فعل معتل وہ ہے جس میں کوئی حرف علت (واو یا ی) موجود ہو۔

اگر ایک حرف علت ہے تو فعل معتل کہلاتا ہے۔ اور اگر دو ہیں تو لخیص

۱۳۳۔ جیسا کہ سبق ۲۰ میں بتایا جا چکا ہے، فعل معتل تین قسم کا ہو سکتا ہے:

(۱) معتل الفاء یا مثال، (ب) معتل العین یا اجوف، اور (ج) معتل اللام

یا ناقص۔

۱۳۴۔ پھر حرف علت کی جس کے اعتبار سے ان میں سے ہر ایک کی دو

دو قسمیں ہیں۔ اگر حرف علت واو ہے تو معتل واوی کہلائے گا۔ اور اگر ی ہے

تو معتل یائی، جیسے: وَعَدَ مثال واوی ہے، بَاعَ (اصل میں بَاعَ) اجوف یائی

اور دَعَا (اصل میں دَعَا) ناقص واوی۔ (دیکھو پارہ ۱۲۱)

۱۳۵۔ معتل افعال میں جو تعلیل کی جاتی ہے، اُس کے قاعدے حسب ذیل

ہیں:

### (۱) معتل الفاء یا مثال کی تعلیل

(۱) ثلاثی مجرد کے مکسور العین مضارع میں ع کلمے سے پہلے جو واو واقع ہوتا

ہے حذف ہو جاتا ہے، جیسے: (ر وَعَدَ، یُوْعَدُ) اور (رِوَرِمَ، یُوْرِمُ) سے

یَعِدُ اور یَرِمُ۔

امر میں بھی یہ واو محذوف ہی رہتا ہے، جیسے: عِدُ اور رِمُ۔

مضارع مجہول میں یہ واو پھر واپس آ جاتا ہے، جیسے: یُوْعَدُ

تنبیہ: چند مفتوح العین مضارع بھی ایسے ہیں، جن میں سے واو حذف



یا جاتا ہے۔ مثالیں یہ ہیں:

|        |        |      |  |         |         |       |
|--------|--------|------|--|---------|---------|-------|
| وَضَعُ | يَضَعُ | ضَعُ |  | وَهَبَ  | يَهَبُ  | هَبَ  |
| وَسِعَ | يَسِعُ | سِعَ |  | وَدَعَى | يَدَعَى | دَعَى |
| وَقَعَ | يَقَعُ | قَعَ |  | وَزَعَى | يَزَعَى | زَعَى |

ایسے افعال بہت ہی کم ہیں، جن کے ع کے کلمے پر ضمہ یا فتح آتا ہو اور پھر بھی اپنا واو قائم رکھتے ہوں، جیسے: (وَجَلَّ) يَوْجَلُّ لِجَلُّ راصل میں (وَجَلُّ) (۲) جن مضارع (معروف) مکسور العین کا واو حذف ہو جاتا ہے، اگر اُس مصدر فَعْلٌ کے وزن پر ہو، تو واو کو اُس مصدر میں سے حذف کر دیتے ہیں اُس کے عوض میں آخر میں لا بڑھا دیتے ہیں، جیسے: وَعَدُّ سے عِدَّةٌ اور مَقٌّ سے مِقَّةٌ۔

(۳) اگر واو ساکن ہو اور اُس کا حرف ماقبل مکسور ہو، تو اُس واو کو ی سے ل دیتے ہیں، جیسے: مَوْزَانٌ (مادہ وزن) سے مِيزَانٌ، اِوْجَلُّ سے اِجْلَلٌ قَادٌ (باب افعال) سے اِيقَادٌ اور اِسْتَوْقَادٌ (باب استفعال) سے اِسْتِيقَادٌ (۴) اگر ی ساکن ہو اور اُس کا حرف ماقبل مضموم ہو، تو اُس ی کو واو سے ل دیتے ہیں، جیسے: مُوقِفٌ سے مُوقِفٌ، يُيسِرٌ سے يُوسِرٌ۔

اگر صفت فُعْلِي (واحد) یا فُعْلٌ (جمع) میں یائے ساکن سے پہلے حرف صحیح مضموم ہو اُس ضمہ کو کسہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: حَيْكَلِي سے حَيْكَلِي اور عَيْنِي سے عَيْنِي۔

(۵) اگر واو یای باب افعال کے ف کلمے میں واقع ہو، تو اُسے ت سے بدل کر ت کو ت ادا کیا کرتے ہیں، جیسے: اِوْتَصَلَ (مادہ وصل) اِيتَبَسَ (مادہ یتبس) سے اِتَّصَلَ اور اِتَّبَسَ (۶) جو واو، ف یا ع کلمے میں واقع ہو اور مضموم ہو، اُسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اِجْوَدٌ اور اِدْوَرٌ سے اِجْوَدٌ اور اِدْوَرٌ۔ بعض الفاظ میں واو مکسور بھی ہمزہ سے

بدل جاتا ہے، جیسے: وِشَاحٌ اور وِسَادَةٌ سے اِشَاحٌ اور اِسَادَةٌ۔

۷، اگر کسی کلمے کے شروع میں دو واو واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں، تو

پہلا واو ہمزہ سے بدل جاتا ہے، جیسے: وَوَاوِیْلٌ (وَصِلَةٌ کی جمع)، اور وَوِیْلٌ (وَاوِیْلٌ کی تصغیر) سے اَوَاوِیْلٌ، اَوِیْلٌ۔

اگر ایسے دو واو میں سے دوسرا ساکن ہو، تو پہلے واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے،

جیسے: وَوَدِیْ (ماضی مجہول) سے اَوَدِیْ۔

ذیل میں مثالِ واوی اور مثالِ یائی سے صرفِ صغیر دی جاتی ہے:

۱، ثلاثی مجرد کے ابواب سے:

| صیغہ        | واوی            | یائی          |
|-------------|-----------------|---------------|
| ماضی معروف  | وَصَلَ          | یَسَرَ (لازم) |
| مضارع معروف | یَصِلُ          | یَیْسِرُ      |
| مصدر        | وَصْلٌ - صِلَةٌ | یُسْرٌ        |
| ماضی مجہول  | وُصِلَ          | -             |
| مضارع مجہول | یُوصَلُ         | -             |
| اسم فاعل    | وَاصِلٌ         | یَاسِرٌ       |
| اسم مفعول   | مَوْصُولٌ       | -             |
| امر         | صِلْ            | اِیْسِرْ      |
| نہی         | لَا تَصِلْ      | لَا تَیْسِرْ  |

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے وصل (داوی) :

| باب | ماضی معروف   | مضارع معروف  | مصدر                | آتم فاعل     | امر          |
|-----|--------------|--------------|---------------------|--------------|--------------|
| ۲   | وَصَلَ       | يُوصِلُ      | تَوْصِيلٌ           | مُوصِلٌ      | وَصِلْ       |
| ۳   | وَاصَلَ      | يُواصِلُ     | وِصَالٌ مُوَاصَلَةٌ | مُوَاصِلٌ    | وَاصِلْ      |
| ۴   | أَوْصَلَ     | يُؤْصِلُ     | إِیْصَالٌ           | مُؤْصِلٌ     | أَوْصِلْ     |
| ۵   | تَوَصَّلَ    | يَتَوَصَّلُ  | تَوْصَلٌ            | مُتَوَصِّلٌ  | تَوَصَّلْ    |
| ۶   | تَوَاصَلَ    | يَتَوَاصَلُ  | تَوَاصَلٌ           | مُتَوَاصِلٌ  | تَوَاصَلْ    |
| ۸   | إِتَّصَلَ    | يَتَّصِلُ    | إِتِّصَالٌ          | مُتَّصِلٌ    | إِتَّصِلْ    |
| ۱۰  | إِسْتَوْصَلَ | يَسْتَوْصِلُ | إِسْتِیْصَالٌ       | مُسْتَوْصِلٌ | إِسْتَوْصِلْ |

تنبیہ : باب ۷ اور ۹ سے وصل نہیں آتا۔

یَبَسَ (یا بی) کی صرف صغیر :

| باب | ماضی معروف    | مضارع معروف   | مصدر          | آتم فاعل      | امر           |
|-----|---------------|---------------|---------------|---------------|---------------|
| ۲   | يَبَسَ        | يُيَبِّسُ     | تَيْبِيسٌ     | مُيَبِّسٌ     | يَبِسْ        |
| ۳   | يَابَسَ       | يُيَابِسُ     | مِيَابَسَةٌ   | مُيَابِسٌ     | يَابِسْ       |
| ۴   | أَيَّبَسَ     | يُؤَيِّبُ     | إِیْبَاسٌ     | مُؤَيِّبٌ     | أَيَّبِسْ     |
| ۵   | تَيَّبَسَ     | يَتَيَّبَسُ   | تَيْبَسٌ      | مُتَيَّبَسٌ   | تَيَّبَسْ     |
| ۶   | تَيَّابَسَ    | يَتَيَّابِسُ  | تَيَّابَسٌ    | مُتَيَّابِسٌ  | تَيَّابَسْ    |
| ۸   | إِتَّبَسَ     | يَتَّبِسُ     | إِتِّبَاسٌ    | مُتَّبِسٌ     | إِتَّبِسْ     |
| ۱۰  | إِسْتَيَّبَسَ | يَسْتَيَّبِسُ | إِسْتِیْبَاسٌ | مُسْتَيَّبِسٌ | إِسْتَيَّبِسْ |

## مُتَعَلِّقَاتُ الْعَيْنِ يَا أَبْجُوفَ كِي تَعْلِيلِ

(۱) اگر واو یا ی عین کلمے میں واقع ہو، متحرک ہو اور اُس کا ماقبل مفتوح ہو، وہ واو اور ی، الف سے بدل جاتے ہیں، جیسے: قَوْلٌ، يَبِيعٌ اور خَوْفٌ سے قَالَ بَاعٌ اور خَافٌ۔ لیکن ذیل کی صورتوں میں یہ تبدیلی واقع نہ ہوگی:

(ا) اگر واو یا ی، ف کلمے میں ہو، جیسے: تَوَزَّمٌ، تَيَسَّرٌ۔ یا

(ب) مثنیٰ کے الف سے پہلے ہو، جیسے: دَعْوٌ، رَمِيَا۔ یا

(ج) طویل اعراب (یٰ یا ءِ و) کے پہلے ہو، جیسے: طَوِيلٌ، عِيُوْرٌ۔ یا۔

(د) نون تاکید یا یائی مشدد سے پہلے ہو، جیسے: تَبَوُّيٌّ، يَرِيْنٌ۔

(ه) اگر عین کلمے میں ہی ہو جیسے: قَوِيٌّ۔

(و) اگر لفظ فَعْلَانٌ یا فَعْلًا یا فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو، جیسے: دَوْرَانٌ، حَيْدِيٌّ، حَوَكَةٌ

(ح) اگر لفظ ایسے کلمے کا مترادف ہو، جس میں تعلیل جائز نہیں، جیسے: عَوْرَةٌ

(= اِعْوَرَةٌ) اور اِجْتَوَرَتْ (= تَجَاوَرَتْ)

(۲) اگر واو یا ی متحرک ہو اور اُس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو اُس (واو، ی) کی حرکت ماقبل پر منتقل ہو جائے گی، جیسے: يَقُولٌ اور يَبِيعٌ سے يَقُولٌ

اور يَبِيعٌ۔ اسی طرح اسم مفعول مَقْوُولٌ، مَبْيُوعٌ اور مَخْوُوفٌ بھی مَقْوُولٌ

مَبْيُوعٌ اور مَخْوُوفٌ ہو کر (قاعدہ ۴- آئندہ کے مطابق) مَقُولٌ، مَبِيعٌ اور

مَخْوُوفٌ ہو گئے مگر ذیل کی صورتوں میں یہ تعلیل نہ ہوگی:

(ا) اگر کلمہ ناقص ہو، جیسے: يَقْوِيٌّ

(ب) اگر کلمہ باب افعلال یا افعيلال سے ہو، جیسے: اِعْوَرَةٌ

اور اِسْوَادٌ

(ج) اگر کلمہ مَفْعَلٌ یا مَفْعَالٌ کے وزن پر ہو یا کلمہ تعجب ہو جیسے: مَقُولٌ  
مَقُولٌ، أَقُولُ بِهِ، مَا أَقُولُهُ

(۳) اگر واو یا ی مفتوح اور اُس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو وہ الف سے  
بدل جائے گا، جیسے: يُقُولُ اور يُبَيِّعُ سے يُقَالُ اور يُبَاعُ۔ لیکن اگر واو مکسور ہو، تو  
وہ ی سے بدل جائے گا، جیسے: يُقِيمُ سے يُقِيمُ۔

(۴) اگر قاعدہ (۳) کے مطابق واو یا ی کے الف سے بدل جانے سے، یا قاعدہ  
(۲) کے مطابق ان کی حرکت کے انتقال سے، کسی لفظ میں دو ساکن جمع ہو جائیں، تو  
پہلا حرف علت (الف، واو یا ی) ساقط ہو جائے گا اور واو یا ی کی رعایت سے  
حرف ماقبل کو بالترتیب ضمہ یا کسرہ دیا جائے گا، جیسے: قَوْلَانٌ اور بَيْعَانٌ سے قَالَانٌ  
اور بَاعَانٌ ہو کر قُلَانٌ اور بَعْنَانٌ ہو گیا۔ اسی طرح اگر ماضی مکسور العین ہو اور اجوف واوی ہو  
تو ف کلمہ مکسور ہو جائے گا، جیسے: خَوْفَانٌ سے حِفْنَانٌ۔

(۵) ماضی مجہول کی صورت میں واو یا ی مکسور کا کسرہ حرف ماقبل پر منتقل  
ہو جائے گا، اگر واو ہے تو وہ ی سے بدل جائے گی اور ی ہے تو بحال رہے گی،  
جیسے: قَوْلَانٌ اور خَوْفَانٌ سے قِيلَانٌ اور خِيفَانٌ ہوا اور بُيْعَانٌ سے بَيْعَانٌ۔

(۶) ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں واو اور ی ہمزہ سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ  
اُس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے: قَائِلٌ اور خَائِفٌ سے قَائِلٌ  
بَائِعٌ اور خَائِفٌ۔

(۷) مصدر اور جمع کے صیغوں میں واو متحرک، جس کا حرف ماقبل مکسور ہو،  
ی سے بدل جاتا ہے، جیسے: قَوَامٌ (مصدر) سے قِيَامٌ اور نَوَامٌ (نَائِمٌ =  
نَاوِمٌ کی جمع) سے نِيَامٌ۔

(۸) باب افعال اور اِسْتِفْعَالٌ کے مصدروں میں سے واو گر جاتا ہے اور

اُس کے عوض میں آخر میں تہ بڑھادی جاتی ہے، جیسے: اِقْوَامٌ سے اِقَامَةٌ اور اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ۔

(۵) اگر آخری حرف (لام کلمہ) ت یا ن ہو اور اُس کے بعد پھرت یا ن آئے، تو یہ دونوں آپس میں مدغم ہو جاتے ہیں، جیسے: (مَاتَ سے) وَاحِدٌ مُتَكَلِّمٌ مُتَّئِماً سے مُتَّئِماً اور دَكَانَ سے، كُنَّ اور كُنَّا۔

ذیل میں اَجُوفِ واوی اور اَجُوفِ یائی کی گردانیں دی جاتی ہیں۔ قوسین میں اصل صورتیں دی گئی ہیں تاکہ تعلیل کا اندازہ ہو سکے۔

(۱) ثلاثی مجرد سے :

قَامَ (مادہ قوم) اور بَاعَ (مادہ بیع) سے ماضی کی گردانیں :-

| ماضی معرُوف |              | ماضی مجہول |              |
|-------------|--------------|------------|--------------|
| قَامَ       | رَقَوْمَ،    | قِيمَ      | رَقَوْمَ،    |
| قَامَا      | رَقَوْمَ،    | قِيمَا     | رَقَوْمَا،   |
| قَامُوا     | رَقَوْمُوا،  | قِيمُوا    | رَقَوْمُوا،  |
| قَامَتْ     | رَقَوْمَتْ،  | قِيمَتْ    | رَقَوْمَتْ،  |
| قَامَتَا    | رَقَوْمَتَا، | قِيمَتَا   | رَقَوْمَتَا، |
| قَامْنَ     | رَقَوْمْنَ،  | قِيمْنَ    | رَقَوْمْنَ،  |
| قَامَتِ     | رَقَوْمَتِ،  | قِيمَتِ    | رَقَوْمَتِ،  |
| .           | .            | .          | .            |
| .           | .            | .          | .            |
| .           | .            | .          | .            |
| .           | .            | .          | .            |
| .           | .            | .          | .            |
| قَامْنَا    | رَقَوْمْنَا، | قِيمْنَا   | رَقَوْمْنَا، |

## مضارع کی گردانیں :

| مضارع مجہول          |                            | مضارع معروف               |                             |
|----------------------|----------------------------|---------------------------|-----------------------------|
| يُبَاعُ (يُبِيعُ)    | يُقَامُ (يُقَوْمُ)         | يَبِيعُ (يَبِيعُ)         | يَقَوْمُ (يَقَوْمُ)         |
| يُبَاعَانِ           | يُقَامَانِ                 | يَبِيعَانِ                | يَقَوْمَانِ                 |
| يُبَاعُونَ           | يُقَامُونَ                 | يَبِيعُونَ                | يَقَوْمُونَ                 |
| تُبَاعُ              | تُقَامُ (تَقَوْمُ)         | تَبِيعُ                   | تَقَوْمُ                    |
| تُبَاعَانِ           | تُقَامَانِ                 | تَبِيعَانِ                | تَقَوْمَانِ                 |
| يُبْعَنُ (يُبِيعُنَ) | يُقَمِّنُ (يُقَوْمِنَ)     | يَبِيعُنَ (يَبِيعُنَ)     | يَقَوْمِنَ (يَقَوْمِنَ)     |
| تُبَاعُ              | تُقَامُ                    | تَبِيعُ                   | تَقَوْمُ                    |
| .                    | .                          | .                         | .                           |
| تُبَاعِيْنَ          | تُقَامِيْنَ (تَقَوْمِيْنَ) | تَبِيعِيْنَ (تَبِيعِيْنَ) | تَقَوْمِيْنَ (تَقَوْمِيْنَ) |
| تُبْعَنُ             | تُقَمِّنُ (تَقَوْمِنُ)     | تَبِيعُنُ                 | تَقَوْمُنُ (تَقَوْمُنُ)     |
| أُبَاعُ              | أُقَامُ                    | أَبِيعُ                   | أَقَوْمُ (أَقَوْمُ)         |
| نُبَاعُ              | نُقَامُ                    | نَبِيعُ                   | نَقَوْمُ                    |

امر و نہی (حاضر معروف) کی گردانیں :

| امر             | نہی                        |
|-----------------|----------------------------|
| قُمْ (أَقَوْمُ) | لَا تَبِيعُ (تَبِيعُ)      |
| بِيعُ (أَبِيعُ) | لَا تُقَمِّنُ (تَقَوْمِنُ) |

| ہی             |               | امر                |           |
|----------------|---------------|--------------------|-----------|
| رَا تَبِيعَا   | رَا تَقْوَمَا | بِيعَا (رَابِيعَا) | قَوْمَا   |
| رَا تَبِيعُوا  | رَا تَقْوُوا  | بِيعُوا            | قَوْمُوا  |
| رَا تَبِيعِي   | رَا تَقْوِي   | بِيعِي             | قَوْمِي   |
| رَا تَبِيعَا   | رَا تَقْوَمَا | بِيعَا             | قَوْمَا   |
| رَا تَبِيعَنَّ | رَا تَقْوَنَّ | بِيعَنَّ           | قَوْمَنَّ |

اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردائیں:

| اسم مفعول            |                      | اسم فاعل             |                      |
|----------------------|----------------------|----------------------|----------------------|
| مَبِيعٌ (مَبِيعُونَ) | مَقُومٌ (مَقُومُونَ) | بَائِعٌ (بَائِعُونَ) | قَائِمٌ (قَائِمُونَ) |
| مَبِيعَانِ           | مَقُومَانِ           | بَائِعَانِ           | قَائِمَانِ           |
| مَبِيعُونَ           | مَقُومُونَ           | بَائِعُونَ           | قَائِمُونَ           |
| مَبِيعَةً            | مَقُومَةً            | بَائِعَةً            | قَائِمَةً            |
| مَبِيعَتَانِ         | مَقُومَتَانِ         | بَائِعَتَانِ         | قَائِمَتَانِ         |
| مَبِيعَاتٌ           | مَقُومَاتٌ           | بَائِعَاتٌ           | قَائِمَاتٌ           |

(ب) ثلاثی مزید فیہ سے صرف صغیر: اجوف واوی (مادہ قوم سے):

| باب | ماضی   | مضارع    | مصدر       | امر    | اسم فاعل | اسم مفعول |
|-----|--------|----------|------------|--------|----------|-----------|
| ۲   | قَوْمَ | يُقَوْمُ | تَقْوِيْمٌ | قَوْمٌ | مَقُومٌ  | مَقُومٌ   |



| باب | ماضی        | مضارع         | مصدر          | امر        | اسم فاعل    | اسم مفعول   |
|-----|-------------|---------------|---------------|------------|-------------|-------------|
| ۴   | قَاوَمَ     | يُقَاوِمُ     | مُقَاوَمَةٌ   | قَاوِمٌ    | مُقَاوِمٌ   | مُقَاوَمٌ   |
| ۵   | أَقَامَ     | يُقِيمُ       | إِقَامَةٌ     | أَقِمْ     | مُقِيمٌ     | مُقَامٌ     |
| ۵   | تَقَوَّمَ   | يَتَقَوَّمُ   | تَقَوُّمٌ     | تَقَوَّمْ  | مُتَقَوِّمٌ | مُتَقَوِّمٌ |
| ۶   | تَقَاوَمَ   | يَتَقَاوَمُ   | تَقَاوُمٌ     | تَقَاوَمْ  | مُتَقَاوِمٌ | مُتَقَاوِمٌ |
| ۷   | إِنْقَامَ   | يُنْقَامُ     | إِنْقِيَامٌ   | إِنْقَدْ   | مُنْقَامٌ   | مُنْقَامٌ   |
| ۸   | إِقْتَامَ   | يَقْتَامُ     | إِقْتِيَامٌ   | إِقْتَدْ   | مُقْتَامٌ   | مُقْتَامٌ   |
| ۹   | إِسْوَدَّ   | لَيْسُوذٌ     | إِسْوِدَادٌ   | إِسْوِدِدْ | مُسْوَدٌّ   | (نہیں آتا)  |
| ۱۰  | إِسْتَقَامَ | لَيْسْتَقِيمُ | إِسْتِقَامَةٌ | إِسْتَقِدْ | مُسْتَقِيمٌ | مُسْتَقَامٌ |

اَجْوَفَ يَأْتِي (ماده صیر) سے:

| باب | ماضی        | مضارع         | مصدر          | امر        | اسم فاعل    | اسم مفعول   |
|-----|-------------|---------------|---------------|------------|-------------|-------------|
| ۲   | صَيَّرَ     | يُصَيِّرُ     | تَصْيِيرٌ     | صَيِّرْ    | مُصَيِّرٌ   | مُصَيِّرٌ   |
| ۳   | صَايَرَ     | يُصَايِرُ     | مُصَايِرَةٌ   | صَايِرْ    | مُصَايِرٌ   | مُصَايِرٌ   |
| ۴   | أَصَارَ     | يُصِيرُ       | إِصَارَةٌ     | أَصِرْ     | مُصِيرٌ     | مُصَارٌ     |
| ۵   | تَصَيَّرَ   | يَتَصَيِّرُ   | تَصْيِيرٌ     | تَصَيِّرْ  | مُتَصَيِّرٌ | مُتَصَيِّرٌ |
| ۶   | تَصَايَرَ   | يَتَصَايِرُ   | تَصَايِرٌ     | تَصَايِرْ  | مُتَصَايِرٌ | مُتَصَايِرٌ |
| ۷   | إِنصَارَ    | يُنصَارُ      | إِنصِيَارٌ    | إِنصِرْ    | مُنصَارٌ    | مُنصَارٌ    |
| ۸   | إِصْطَارَ   | يِصْطَارُ     | إِصْطِيَارٌ   | إِصْطِرْ   | مُصْطَارٌ   | مُصْطَارٌ   |
| ۹   | إِبْيَضَ    | يَبْيِضُ      | إِبْيِضَاضٌ   | إِبْيِضِضْ | مُبْيِضٌ    | (نہیں آتا)  |
| ۱۰  | إِسْتَصَارَ | لَيْسْتَصِيرُ | إِسْتِصَارَةٌ | إِسْتَصِرْ | مُسْتَصِيرٌ | مُسْتَصَارٌ |



(۹) اسم فاعل میں جب قاعدہ (۲) کے مطابق واو بدل کر ی ہو جاتا ہے تو ی پر ضمّہ  
 میں، ثقیل ہوتا ہے، اس لئے ی کو ساکن کر کے تنوین کے فتح کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں،  
 ہے: رَاضِيٌّ اور رَاحِيٌّ سے رَاضٍ اور رَاحٍ

ذیل میں ناقصِ واوی اور ناقصِ یاتی سے گردانیں دی جاتی ہیں۔ قوسین میں اصل  
 رتیں دی گئی ہیں تاکہ تعلیل کا اندازہ ہو سکے:

(۱) ثلاثی مجرد سے دَعَا (مادہ دَعَوَ) اور رَهِيَ (مادہ رَهِيَ) کی ماضی کی گردانیں:

| ماضی مجہول          |                       | ماضی معروف           |                      |
|---------------------|-----------------------|----------------------|----------------------|
| دُعِيَ (رکلاصل)     | رُهِئَ (رکلاصل)       | رَاحِيَ (رکلاصل)     | دَعَا (رکلاصل)       |
| دُعِيََا (رکلاصل)   | رُهِئِيَا (رکلاصل)    | رَاحِيَا (رکلاصل)    | دَعَاوَا (رکلاصل)    |
| دُعُوَا (رکلاصل)    | رُهِئُوَا (رکلاصل)    | رَاحِيُوَا (رکلاصل)  | دَعَاوُوا (رکلاصل)   |
| دُعِيَّتْ (رکلاصل)  | رُهِئِيَّتْ (رکلاصل)  | رَاحِيَّتْ (رکلاصل)  | دَعَاوَتْ (رکلاصل)   |
| دُعِيَّتَا (رکلاصل) | رُهِئِيَّتَا (رکلاصل) | رَاحِيَّتَا (رکلاصل) | دَعَاوَتَا (رکلاصل)  |
| دُعِيْنَ (رکلاصل)   | رُهِئِيْنَ (رکلاصل)   | رَاحِيْنَ (رکلاصل)   | دَعَاوُوْنَ (رکلاصل) |
| دُعِيَّتْ (رکلاصل)  | رُهِئِيَّتْ (رکلاصل)  | رَاحِيَّتْ (رکلاصل)  | دَعَاوَتْ (رکلاصل)   |
| .                   | .                     | .                    | .                    |
| .                   | .                     | .                    | .                    |
| .                   | .                     | .                    | .                    |
| .                   | .                     | .                    | .                    |
| رُهِئِيْنَا         | دُعِيْنَا             | رَاحِيْنَا           | دَعَاوْنَا           |

## مضارع کی گردانیں:

| مضارع مجہول                   |                           | مضارع معروف                   |                           |
|-------------------------------|---------------------------|-------------------------------|---------------------------|
| یُدْعُوْ (رِیْدَعُوْ)         | یُدْعُوْ (رِیْدَعُوْ)     | یُرْمِيْ (دِیْرْمِيْ)         | یُدْعُوْ (رِیْدَعُوْ)     |
| یُرْمِيَانِ                   | یُدْعِيَانِ               | یُرْمِيَانِ (كَلَامِل)        | یُدْعُوَانِ (كَلَامِل)    |
| یُرْمِيُوْنَ (رِیْرْمِيُوْنَ) | یُدْعُوْنَ (رِیْدَعُوْنَ) | یُرْمِيُوْنَ (رِیْرْمِيُوْنَ) | یُدْعُوْنَ (رِیْدَعُوْنَ) |
| تُرْمِيْ                      | تُدْعِيْ                  | تُرْمِيْ                      | تُدْعُوْ                  |
| تُرْمِيَانِ                   | تُدْعِيَانِ               | تُرْمِيَانِ                   | تُدْعُوَانِ               |
| یُرْمِيْنَ                    | یُدْعِيْنَ (رِیْدَعُوْنَ) | یُرْمِيْنَ (كَلَامِل)         | یُدْعُوْنَ (كَلَامِل)     |
| .                             | .                         | .                             | .                         |
| .                             | .                         | .                             | .                         |
| تُرْمِيْنَ                    | تُدْعِيْنَ                | تُرْمِيْنَ (رِیْرْمِيْنَ)     | تُدْعُوْنَ (رِیْدَعُوْنَ) |
| أُرْمِيْ                      | أُدْعِيْ                  | أُرْمِيْ                      | أُدْعُوْ                  |
| نُرْمِيْ                      | نُدْعِيْ                  | نُرْمِيْ                      | نُدْعُوْ                  |

## امرونی (حاضر معروف کی گردانیں):

| نہی                               |                               | امر                           |             |
|-----------------------------------|-------------------------------|-------------------------------|-------------|
| لَا تُرْمِيْ                      | لَا تُدْعِ                    | أُرْمِيْ                      | أُدْعِ      |
| لَا تُرْمِيَانِ                   | لَا تُدْعُوَانِ               | أُرْمِيَانِ                   | أُدْعُوَانِ |
| لَا تُرْمِيُوْنَ (رِیْرْمِيُوْنَ) | لَا تُدْعُوْنَ (رِیْدَعُوْنَ) | أُرْمِيُوْنَ (رِیْرْمِيُوْنَ) | أُدْعُوَانِ |
| لَا تُرْمِيْ                      | لَا تُدْعِيْ (رِیْدَعُوْ)     | أُرْمِيْ                      | أُدْعِيْ    |
| لَا تُرْمِيَانِ                   | لَا تُدْعُوَانِ               | أُرْمِيَانِ                   | أُدْعُوَانِ |
| لَا تُرْمِيْنَ                    | لَا تُدْعُوْنَ                | أُرْمِيْنَ                    | أُدْعُوْنَ  |

اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردانیں:

| اسم مفعول             |                       | اسم فاعل            |                     |
|-----------------------|-----------------------|---------------------|---------------------|
| مَدْعُوٌّ (مَدْعُوٌّ) | مَدْعُوٌّ (مَدْعُوٌّ) | رَامٍ (رَامٍ)       | رَامٍ (رَامٍ)       |
| مَدْعُوَانِ           | مَدْعُوَانِ           | رَامِيَانِ          | رَامِيَانِ          |
| مَدْعُوُونَ           | مَدْعُوُونَ           | رَامُونَ (رَامُونَ) | رَامُونَ (رَامُونَ) |
| مَدْعُوَّةٌ           | مَدْعُوَّةٌ           | رَامِيَةٌ           | رَامِيَةٌ           |
| مَدْعُوَاتِنِ         | مَدْعُوَاتِنِ         | رَامِيَاتِنِ        | رَامِيَاتِنِ        |
| مَدْعُوَاتٌ           | مَدْعُوَاتٌ           | رَامِيَاتٌ          | رَامِيَاتٌ          |

(ب) ثلاثی مزید فیہ سے لقی (یائی) کی صرفِ صغیر:

| باب | ماضی       | مضارع       | مصدر         | اسم فاعل   | اسم مفعول    | امر       |
|-----|------------|-------------|--------------|------------|--------------|-----------|
| ۲   | لَقِيَ     | يَلْقِي     | تَلْقِيَةٌ   | مُلِقٍ     | مُلَقًّى     | لَقِ      |
| ۳   | لَاقَ      | يَلَاقِي    | مُلَاقَاتٌ   | مُلَاقٍ    | مُلَاقًّى    | لَاقِ     |
| ۴   | أَلْقَى    | يُلْقِي     | إِلْقَاءٌ    | مُلِقٍ     | مُلَقًّى     | أَلِقِ    |
| ۵   | تَلَقَّى   | يَتَلَقَّى  | تَلَقٍ       | مُتَلَقٍ   | مُتَلَقًّى   | تَلَقَّ   |
| ۶   | تَلَاقَى   | يَتَلَاقَى  | تَلَاقٍ      | مُتَلَاقٍ  | مُتَلَاقًّى  | تَلَاقِ   |
| ۸   | إِلْتَقَى  | يَلْتَقِي   | إِلْتِقَاءٌ  | مُلْتَقٍ   | مُلْتَقًّى   | إِلْتَقِ  |
| ۱۱  | اسْتَلْقَى | يَسْتَلْقِي | اسْتِلْقَاءٌ | مُسْتَلِقٍ | مُسْتَلْقًّى | اسْتَلْقِ |

۱۳۶۔ معتل افعال کی تعلیل کے چند اور ضروری قاعدے یہ ہیں:

(۱) جب اسم کا وزن فَعْلًا ہو اور اُس میں ل کلمے کی جگہ ی ہو تو وہ واو سے بدل جاتی ہے، جیسے: فَتِيًّا اور تَقِيًّا سے فَتَوِيٌّ اور تَقَوِيٌّ۔ مگر جب فَعْلًا صفت ہو، تو اُس کی یہ قائم رہتی ہے، جیسے: صَدْيَان کی مَوْنَت صدیا میں۔

(۲) جب فَعْلًا اسم ہو اور اُس میں ل کلمے کی جگہ واو ہو تو وہ ی سے بدل جاتا ہے، جیسے: دُنُوِيٌّ اور عُلُوِيٌّ سے دُنِيًّا اور عُلِيًّا۔ مگر فَعْلًا صفت ہو تو اُس کا واو قائم رہتا ہے، جیسے: اَخْرَجِيٌّ کی مَوْنَت خُرُوِيٌّ میں۔

(۳) اگر اسم کے آخر میں الف کے بعد واو یا ی واقع ہو تو اُسے ہمزہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: دُعَاؤُ اور بِنَاؤُ سے دُعَاءُ اور بِنَاءُ۔ اسی طرح باب افعال میں اِعْلَاؤُ اور اِغْنَاءُ تعلیل کے بعد اِعْلَاءُ اور اِغْنَاءُ ہو گئے۔

لیکن اگر الف کے بعد تائمی تانیت ہو تو واو اور ی قائم رہتے ہیں، جیسے: عَدَاوَةٌ اور هِدَايَةٌ میں۔

۱۳۷۔ لفیف افعال کی تعلیل کے لئے کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ عموماً

مثال اور ناقص کی تعلیل کے قاعدے کام آتے ہیں۔

## لُغَات

|                                        |                                            |
|----------------------------------------|--------------------------------------------|
| وَقَفَ۔ ٹھہرنا، رُک جانا، کھڑا ہونا؛   | خَافَ (رواوی) ڈرنا، (باب ۲) ڈرانا          |
| (باب ۴) کسی کام سے بچنا، رُک جانا      | طَالَ (رواوی) لمبا ہونا، دراز ہونا،        |
| (رَعْنُ کے ساتھ) (مجرد میں) معلوم کرنا | (باب ۲ و ۴) لمبا کرنا، بڑا کرنا            |
| دریافت کرنا (عَلَى کے ساتھ)            | صَارَ (ریائی) ہونا، ہو جانا، بن جانا       |
| وَدَعَ رُکھ دینا، کوئی کام کرنے دینا   | خَالَ (ریائی) خیال کرنا، سمجھنا، گمان کرنا |
| وَصَلَ پہنچنا (باب ۴) پہنچانا، لانا    | فَجَّنُونٌ دیوانہ۔ پاگل۔                   |

|                                        |                                      |
|----------------------------------------|--------------------------------------|
| مَالٌ (ریائی) جھکنا، مائل ہونا، راغب   | عَنْ قَرِيبٍ قریب زمانے میں، جلدی    |
| ہونا (باب ۴) جھکانا (باب ۱۰) مائل کرنا | يَقِظُ جاگنا (باب ۱۰) جگانا          |
| موہ لینا                               | جَدَّ فِي الْمَسِيرِ جلدی جلدی چلنا  |
| طَاعَ (واوی) (باب ۴) حکم ماننا،        | وَكَلَّ (باب ۵ و ۸) کسی کو سوئپ دینا |
| فرماں برداری کرنا (باب ۱۰) قابلیت      | کسی پر اعتبار کرنا                   |
| رکھنا، کر سکرنا۔                       | قَدِمَ (باب ۵) کسی جگہ یا شخص کی طرف |
| غُرُوبٌ سورج کا ڈوبنا                  | آنا، جانا                            |
| هَابَ ڈرنا، خوف کرنا                   | بَكَى رونا                           |
| رَجَا اُمید کرنا۔                      | عَدَّ بِهَانِه                       |
| مُجِئٌ آنا                             | تَلَا پڑھنا، تلاوت کرنا              |
| جَرِيٌّ جاری ہوا، (واقعہ) گزرا ہوا۔    | نَسِيَ بھولنا، بھول جانا             |
| لَقِيَ ملنا (باب ۳) ملنا، ملاقات کرنا۔ | حَيَّا سلام کرنا، تسلیم کرنا         |
| (باب ۴) پھینک دینا (باب ۶ و ۸)         | حَرَمَ (باب ۸) عزت، ادب              |
| ایک دوسرے سے ملنا، ملاقات کرنا۔        | تعظیم کرنا۔                          |
| بَقِيَ رہنا، رہ جانا                   | دَنَا قریب ہوا، پاس آیا              |

### مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

المأمول ان تقضوا عندنا دعنى افعلك ذلك هل تصلون  
الى الاسكندرية عن قریب؟ استيقظنا وجدنا في المسير توكلت  
على الله لا تخف انك انت الاعلى طال علينا الزمان هذا  
يصير ابداً خلته مجنوناً له يكن يستطيع التقدم الى المجلس

كانت الشمس قد مالت الى الغروب - لا تذهب الجارية هناك، لانها  
تهيب الوزير - لماذا تبكي يا ولدي؟ وجونا منكم العذر هل تلوتم  
القرآن؟ نسيت اسم الابنة، ولكن لمانس اسم ابها كان يجب ان  
نلتقي به - القوا كتابي وراء ظهورهم - امر رجاله ان يبقوا بعيدين  
وتقدم احتراماً للوزير، فلما دنا منه حياءً -

## مشق ۲

ترجمہ کرو

تم نے کتابیں زمین پر رکھ دیں۔ ہمیں اپنے پاس ٹھہرنے دو۔ ہم وہاں پہنچ گئے  
تھے۔ سب لوگ جاگ اٹھے۔ اُس لڑکی نے ہم پر بھروسہ کیا۔ وہ موت سے ڈرتا ہے۔  
وہ تم کو عقل مند سمجھتا ہے۔ تم مجھے عذاب سے ڈراتے ہو۔ اُس نے میرا دل موہ لیا۔ دیوار  
گرنے والی ہے (گرنے کی طرف مائل ہے)، میں وہاں نہیں جاسکتا۔ میرا حکم مانو۔ میں شیر  
سے ڈرتا ہوں۔ عورتیں اس کی موت پر روتی ہیں۔ ہم اس کے آنے کی اُمید کرتے تھے۔ کیا  
تم نے پڑھا کہ ہمارے ساتھ کیا واقعہ ہوا؟ جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے اُسے ہرگز نہ  
بھولنا۔ میں اپنی قوم کے سردار سے ملنے کو گیا۔ انہوں نے اسے کنوئیں میں پھینک دیا۔ وہ  
میرا ادب کرتا ہے۔ لڑکوں نے اُسناد کو سلام کیا۔



## سبق ۲۴ - افعال مخلوط

۱۳۸۔ فعل مخلوط وہ ہے، جس میں مضاعف، مہموز اور معتل میں سے کسی دو کی حالت مشترک ہو۔ ان تین اقسام کے خلط سے تین وضع کے افعال پیدا ہوتے ہیں؛  
 (ا) وہ افعال جو بیک وقت مہموز اور معتل ہیں، عام اس سے کہ ثلاثی مادے میں ایک ہمزہ اور ایک حرفِ علت ہو، جیسے: اُتٰی یا ایک ہمزہ اور دو حرفِ علت ہوں، جیسے: اُوی۔

(ب) وہ افعال جو بیک وقت مہموز اور مضاعف ہیں، جیسے: اُقَم۔  
 (ج) وہ افعال جو بیک وقت مضاعف اور معتل ہیں، جیسے: وَدَّ۔

### (ا) مہموز و معتل

(۱) مہموز الفار اور اجوف کا مخلوط، جیسے: آب (مادہ اُوب) اور اسی طرح آف، آل اور اذ جو شاذ طور پر مستعمل ہیں۔  
 (۲) مہموز الفار اور ناقص کا مخلوط، جیسے: اُتٰی (مادہ اُتی)، اُبی (مادہ اُبی) اور اُوا (مادہ اُوی)۔

(۳) مثال اور مہموز العین کا مخلوط، جیسے: یثیث

(۴) مہموز العین اور ناقص کا مخلوط، جیسے: دأی

(۵) مثال اور مہموز اللام کا مخلوط، جیسے: وَطَع

(۶) اجوف اور مہموز اللام کا مخلوط، جیسے: مَسَاءَ (مادہ سوء)، ضَاءَ (مادہ ضوء)

جَاءَ (مادہ جِئی)۔

ان سب افعال کی صرفِ صغیریوں ہوگی۔

| صیغہ فعل  | ۱      | ۲      | ۳      | ۴     | ۵      | ۶       |
|-----------|--------|--------|--------|-------|--------|---------|
| ماضی      | آب     | آتی    | یئس    | رأی   | وطفی   | سأ      |
| مضارع     | یؤوب   | یأتی   | یئس    | یری   | یطفأ   | یسوء    |
| مصدر      | أوب    | إتیان  | یأس    | رأی   | وطفوء  | سوء     |
| اسم فاعل  | آئب    | آت     | یائس   | راء   | واطی   | سأ      |
| اسم مفعول | مؤؤوب  | .      | مأیوس  | مزعی  | موظی   | مسی     |
| امر       | أب     | إیت    | إیأس   | سأ    | طأ     | سوء     |
| نہی       | لا تئب | لا تآب | لا تئس | لا تر | لا تطأ | لا تسوء |
| ظرف       | مآب    | مآتی   | .      | مزعی  | موظوء  | مسأ     |

۱۳۹۔ مہموز و معتل کے مخلوط کی قسم میں ایسے افعال بھی ہیں جو مہموز الفاء اور اجوف اور ناقص سے مخلوط ہیں، جیسے: آوی جس کی صرفِ صغیریوں ہے۔

ماضی آوی (اُس نے پناہ لی)، مضارع یأوی، مصدر أویۃ اور ایۃ  
اسم فاعل آوی، اسم ظرف مأوی۔ مزید فیہ کے بابوں میں اس سے افعال میں آوی  
تفعیل میں آوی، تفعیل میں تاوی، تفاعل میں تاوی اور افتعال میں إئتو  
اور إتوی آتا ہے۔

(ب) مہموز و مضاعف اور ج، مضاعف و معتل

۱۴۰۔ مہموز و مضاعف کی مثال میں آب، آز، أمّ وغیرہ افعال ہیں اور مضاعف و معتل میں وّ وّ  
۱۴۱۔ ان تمام مخلوط قسم کے افعال کی تخفیف، تعلیل اور ان کے ادغام کے قاعدہ

وہی ہیں جو مہوز، معتل اور مضاعف افعال میں استعمال ہوتے ہیں۔

## لغات

|                                                |                                   |
|------------------------------------------------|-----------------------------------|
| مَدْرَسَةٌ اسکول، مدرسہ                        | أَخَّرَ (باب ۵) دیر کرنا          |
| حَلَفَ قسم کھانا (باب ۱۰) قسم کھلانا           | سَلَّمَتْنِي عورت کا نام          |
| قسم لینا۔                                      | وَجُودٌ وجود، ہستی، زندگی         |
| دِرْهَمٌ درہم                                  | أَنْوَارٌ (جمع نُورٌ کی) روشنیاں  |
| بَطَلٌ بہادر آدمی                              | وَلِيٌّ (باب ۲) بھاگنا، فرار کرنا |
| إِنَّمَا سوائے اس کے نہیں کہ، محض یہ کہ        | إِدْبَارٌ بھاگ جانا، پسپا ہونا    |
| حَاجَةٌ (جمع حَاجَاتٌ اور حَوَائِجٌ)           | جَيْشٌ (جمع جَيُوشٌ) فوج، سپاہ    |
| ضرورت، حاجت، کام، معاملہ                       | الْأَسْتَانَةُ قسطنطنیہ           |
| مَأْكَلٌ کھانا، خوراک، غذا۔                    | فِعْلٌ (جمع أفعالٌ) کام           |
| مَشْرَبٌ پینا (پینے کی چیز)                    | حَبِيْبٌ آنا، آمد                 |
| أَهْلٌ (جمع أَهَالٍ، أَهَالٍ، لُؤْگ، بَاشْدِک) | شَاءَ چاہنا                       |
| طَوَّلَ لمبائی                                 | أَسْبُوعٌ ہفتہ                    |
| وَدَادٌ دوستی                                  | حَبِيْبَةٌ سلام، تسلیم            |
| سَاءَ بُر اسلوک کرنا، بدی کرنا، بُر معلوم ہونا | جَاءَ (بِ) (بِ) آئی بِ لانا       |

## مشق را

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

افى ات من الشام ومتوجه الى القاهرة هل اتيت من البيت ؟ جئنا  
بالاخبار الى الشيخ اننا من يتقى الله البطل جاءت اهالى المدينة  
بجوازهم من الهاكل والمشارب لمرامثل هذه الابنة طول عمرى جاءت

الناس ليروا ذلك - ساء في كثير ان جئت متاخرا - قد يثت سلسي  
من وجود زوجها - ضاعت انوار النهار وولت جيوش الليل الادبار -  
ما رأيت في مجيئي خيرا - ماشاء الله كان وما لم يشأ لم يكن - ارفنا أيها  
الفارس افعلك -

## مشق (۳)

ترجمہ کرو

کیا تم نے ہمیں آتے ہوئے دیکھا ہے؟ آئندہ ہفتے میں میں تمہیں اپنا مال دکھا دوں گا۔ جو کچھ چاہو کرو۔ سلام کے بعد تم تم کو خبر دیتے ہیں کہ آستانے پہنچ گئے ہیں۔ طبیب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے ہر روز دیکھنے کے لئے آئے گا۔ مجھے اپنی کتابیں دکھاؤ۔ انسان کی سب سے بڑی حاجت کھانے اور پینے کی چیزیں ہیں۔ اس شہر کے لوگ سب بھاگ گئے۔ بہادر آدمی درہم نہیں چاہتا۔ فوج نے آنے میں دیر کر دی۔

## سبق ۲۵۔ فعل رباعی

۱۴۲۔ فعل رباعی مجرد کی ماضی کا وزن فَعَلَّ ہے، جیسے: تَرَجَّجَر د اُس نے ترجمہ کیا، دَخْرَج د اُس نے لڑھکایا، اس کا مصدر فَعَلَّلَةٌ آتا ہے اور عموماً متعدی ہوتا ہے۔

۱۴۳۔ رباعی مزید فیہ کے دو اوزان ہیں۔

(۱) تَفَعَّلَ، جیسے: دَخْرَجَ (مجرد) سے تَدَخَّرَجَ (دو لڑھکا)، سَلَطَنَ (مجرد) سے تَسَلَطَنَ (دو سلطان بنا)، اس کے مصدر کا وزن تَفَعَّلُ ہے۔

(۲) فَعَّلَكَ جیسے: اِقْشَعَرَ (بدن کا رنگ کھرا ہونا)، اِطْمَأَنَّ (اُسے تسلی ہوئی)، اس کے مصدر کا وزن اِفْعَلَّوْا ہے۔

یہ دونوں باب لازم ہیں، اس لئے ان سے مجہول کے صیغے اور اسم مفعول نہیں آتے، ان ابواب کی صرف صغیر یوں ہوگی۔

| باب         | صیغہ | مزید فیہ       |                   |
|-------------|------|----------------|-------------------|
|             |      | مجرد           | مجزوء             |
|             |      | فَعَلَّةٌ      | تَفَعَّلَ         |
| ماضی معروف  |      | تَرَجِمَ       | تَسَلَّطَنَ       |
| مضارع معروف |      | يُتَرَجِمُ     | يَتَسَلَّطَنُ     |
| ماضی مجہول  |      | تَرَجِمَ       | .                 |
| مضارع مجہول |      | يَتَرَجِمُ     | .                 |
| مصدر        |      | تَرْجِمَةٌ     | تَسَلَّطَنٌ       |
| اسم فاعل    |      | مُتَرَجِمٌ     | مُتَسَلِّطِنٌ     |
| اسم مفعول   |      | مُتَرَجِمٌ     | .                 |
| امر         |      | تَرَجِمْ       | تَسَلَّطِنْ       |
| نہی         |      | لَا تُتَرَجِمْ | لَا تُتَسَلَّطِنْ |
|             |      | اَفْعِلَالٌ    | اَفْعِلَالٌ       |
|             |      | اَقْشَعَرَّ    | اَقْشَعَرَّ       |
|             |      | يَقْشَعِرُ     | يَقْشَعِرُ        |
|             |      | .              | .                 |
|             |      | اَقْشَعَرَادٌ  | اَقْشَعَرَادٌ     |
|             |      | مُقْشَعِرٌ     | مُقْشَعِرٌ        |
|             |      | .              | .                 |
|             |      | اَقْشَعَرَ     | اَقْشَعَرَ        |
|             |      | لَا تُقْشَعِرْ | لَا تُقْشَعِرْ    |

### ۱۔ فعل لَيْسَ

۱۴۴۔ فعل لَيْسَ (نہ ہونا) صرف ماضی کی صورت میں مستعمل ہے۔ اس

کی گردان یوں ہے:

فائب: لَيْسَ لَيْسَا لَيْسُوا لَيْسَتْ لَيْسَتَا لَيْسْتُنَّ  
 حاضر: لَسْتُ لَسْتُمَا لَسْتُمْ لَسْتِ لَسْتُمَا لَسْتُنَّ  
 متکلم: لَسْتُ لَسْتُمَا لَسْنَا

## ب. افعال مدح و ذم

نِعْمًا، بَيْئَسَ وَغَيْرَ

۱۴۵۔ افعال نِعْمًا، نِعْمًا، حَبَّذَا، سَاءَ، بَيْئَسَ کسی شخص یا چیز کی خوبی

یا بُرائی بیان کرنے کے لئے آتے ہیں اور "أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ" کہلاتے ہیں۔

ان میں سے پہلے تین مدح (خوبی، اچھائی) کے بیان کے لئے اور آخری دو ذم (بدی، بُرائی) کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۴۶۔ ان افعال کا فاعل یا تورا، خود معرف باللام ہوتا ہے، جیسے:

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید اچھا آدمی ہے) یا رب، ایسے اسم کی طرف مضاف ہوتا ہے جو معرف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ ابْنُ الرَّجُلِ زَيْدٌ (زید اس آدمی کا اچھا بیٹا ہے) یا رج، ایک پوشیدہ ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، جو معبود ذہنی کی طرف

راجع ہوتی ہے، جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ (آدمی ہونے کے لحاظ سے زید اچھا ہی)

۱۴۷۔ ان افعال کے فاعل کے ساتھ ایک اسم ہوتا ہے، جسے "مَخْصُوصٌ بِالْمَدْحِ"

یا "مَخْصُوصٌ بِالذَّمِّ" کہتے ہیں، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ اور بَيْئَسَ الرَّجُلِ زَيْدٌ میں زَيْدٌ ہے۔

۱۴۸۔ نِعْمًا اور بَيْئَسَ واحد نکر غائب کے صیغے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ دونوں

صیغے صرف واحد مؤنث غائب کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اور اس حالت میں ان کی صورت نِعْمَتٌ اور بَيْئَسَتٌ ہوتی ہے۔

۱۴۹۔ حَبَّذَا مرکب ہے، فعل حَبَّ اور اپنے فاعل ذَا سے۔ اس کے بعد

جو اسم آتا ہے وہ اس کا مخصوص بالمدح ہوتا ہے، جیسے: حَبَّذَا ابْكُرُ رُوہ (یعنی بکر، اچھا آدمی ہے)

نِعْمًا بھی نَعْمَ اور مَا سے مرکب ہے۔ چونکہ دو میں ایک دوسرے کے بعد واقع ہوتی ہیں، اس لئے دونوں میں ادغام ہو گیا ہے۔ اس میں مَا فاعل کا کام دیتا ہے، اور اس کا مخصوص اس کے بعد واقع ہوتا ہے، جیسے: نِعْمًا هِيَ (وہ عورت اچھی ہے)

۱۵۰۔ سَاءَ بھی بِيْسَس کی طرح اور اسی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے

موتث کا صیغہ بھی آتا ہے، جیسے: سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا (اُس کا ٹھکانا بُرا ہے)

### ج۔ افعال مُتْقَارِبَہ

عَسَى، كَادَ، وَغَيْرَہ

۱۵۱۔ عَسَى، كَادَ، كَرَبَ، أَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ اور أَخَذَ افعال مُتْقَارِبَہ

کہلاتے ہیں اور خبر کا فاعل سے نزدیک ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا اسم مرفوع ہوتا ہے اور ان کی خبر منصوب۔ فعل مضارع ان کی خبر ہوتی ہے۔

۱۵۲۔ عَسَى اُمید یا امکان یا نزدیکی ظاہر کرتا ہے۔ اس کا اسم ہی اس کا فاعل ہوتا ہے۔

اور اس کی خبر (مضارع) کے ساتھ اَنْ آتا ہے، جیسے: عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ (اُمید ہے کہ قریب ہی اللہ فتح دے) عَسَى سے ماضی کے سوا اور کوئی صیغہ نہیں آتا۔

كَادَ، عَسَى کی طرح ہوتا ہے۔ یہ اور اس کا مضارع (يَكَادُ) اپنے تمام صیغوں میں

استعمال ہوتے ہیں اور خبر کے حصول کا قُرْب ظاہر کرتے ہیں۔ اس کی خبر کے ساتھ اَنْ عموماً نہیں

ہوتا مگر کبھی کبھی آجاتا ہے، جیسے: كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا (قریب ہے کہ وہ اُس سے

چمٹ جائیں) اور كَادَ زَيْدٌ اَنْ يَكْتُلَهُ (قریب ہے کہ زید اُسے مار ڈالے)

كَرَبَ اور اَوْشَكَ کام کا شروع کرنا یا فاعل کا کام میں لگ جانا ظاہر کرتے ہیں۔

كَرَبَ کی خبر کے ساتھ اَنْ نہیں آتا، مگر اَوْشَكَ کی خبر کے ساتھ آتا ہے جیسے: كَرَبَ الْقَلْبُ

يَدُؤَبٌ (قریب ہے کہ دل لگیل جائے) اور اَوْشَكَ بَكَرٌ اَنْ يَذْهَبَ (قریب ہے کہ

بکر جائے۔

طَفِقَ، جَعَلَ اور أَخَذَ ماضی، اپنے تمام صیغوں میں مستعمل ہیں اور اُن کی خبر (مضارع) پر اُن نہیں آتا، جیسے: طَفِقًا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ رُوِيَ  
دونوں اپنے آپ کو باغ کے پتوں سے پھپھانے لگے، جَعَلَ يَمْسُحُ سَاقَهُ رُوِيَ اِنِّي پندلی سہلانے  
لگا، أَخَذَتْ تَضْحَكُ رُوِيَ ہنسنے لگی۔

تنبیہ۔ کبھی کبھی صَادَرٌ دیکھو افعال ناقصہ، بھی طَفِقَ اور أَخَذَ کی طرح استعمال ہوتا ہے، جیسے: صَادَرَيْتُكَ (وہ رونے لگا)۔

## د۔ افعال تعجب

۱۵۳۔ تعجب یا حیرت ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں:

(۱) باب افعال کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے سے پہلے مَا لگا کر، مثلاً فَعَلَ سے مَا أَفْعَلَ۔ اس کے ساتھ جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا!  
زید کیسا خوبصورت ہے!

(ب) باب افعال کے امر کے صیغہ واحد مذکر حاضر کے بعد ب لگا کر مثلاً فَعَلَ سے أَفْعُلْ ب .....، جیسے: أَحْسِنْ زَيْدًا! (زید کیسا خوبصورت ہے!)

۱۵۴۔ اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی فعل سے تعجب کے معنی ادا کرنا مقصود ہو تو مصدر سے پہلے لفظ أَشَدُّ لگا دیتے ہیں۔ اس حالت میں بھی اوپر کے دونوں طریقے استعمال ہوتے ہیں یعنی شروع میں مَا یا بعد میں ب لگانا، جیسے: مَا أَشَدُّ إِسْتِحْضَانَهُ! اور أَشَدُّ دُبَابًا مِثْلًا!  
آزمائش کیسی سخت یا بڑی چیز ہے۔

## ۴۔ افعال دعائیہ

۱۵۵۔ دعا کے اظہار کے لئے جملے کے شروع میں ماضی یا مضارع لگا دیتے ہیں، جیسے:

بِحِمَّةِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَسْرَعُ فِي رَحْمَتِهِ، اور يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَاللَّهُ تَجِدُ رَحْمَتَهُ



ماضی کا استعمال زیادہ عام ہے۔ کبھی کبھی اس ماضی سے پہلے لا بھی لاتے ہیں، جیسے: لَا  
 شَلَّتْ يَدَاكَ دَخَاكَرَے ہاتھ تیرے شل نہ ہوں،۔ اسی طرح (ا)، کبھی لفظ اللہ شروع  
 میں بھی آتا ہے، جیسے: اللَّهُ يَرْحَمُكَ (اللہ تجھ پر رحم کرے)، اور (ب) کبھی جملے کو اللہم  
 سے شروع کرتے ہیں، اور ایسی صورت میں اکثر فعل امر استعمال ہوتا ہے، جیسے: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي  
 دے اللہ اس پر رحم کر، یا ارْحَمْنَا دہم پر رحم کر)

### و فعل زَالٍ

۱۵۶۔ فعل (ماضی) ذَال اور اس کا مضارع يَزَالُ، نفی کے حروف مَا، لَا اور لَمْ کے  
 ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد یا تو (ا)، ایک اور فعل (ب) اسم منصوب آتا ہے۔ اس  
 سے معنی کسی کام کے ہوتے ہیں۔ مثالیں یہ ہیں:

ما زال زيدٌ يذهب ريباً ذاهباً،  
 لم يزل زيدٌ ذاهباً ريباً يذهب،  
 ما زالوا يقاتلون ريباً مقاتلين،  
 لم يزلوا مقاتلين ريباً يقاتلون،  
 زيد چلتا ہی رہا۔  
 وہ برابر لڑتے ہی رہے۔

لم يزل حياً، یا لا يزال حياً (وہ برابر زندہ رہا، یا اب تک زندہ ہے)  
 ما زالت ريباً لم تنزل، إلا مؤد على هذا الحال (معلے اسی حالت میں رہے)

### ز فعل عَادَ

۱۵۷۔ فعل (ماضی) عَادَ اور اس کا مضارع يَعُودُ، اور اُس کا نفی حروف مَا، لَا  
 اور لَمْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد ایک اور فعل ہوتا ہے۔ اس کے معنی ”پھر نہیں“  
 کے ہوتے ہیں۔ مثالیں یہ ہیں:

ما عاد ريباً يعيد، يرجع۔ وہ پھر واپس نہیں آیا۔

لا تعد تفعل كذا لك۔ پھر ایسا نہ کرنا۔

لَا أَعُوذُ أَفَعَلَهُ - میں پھر ایسا نہ کروں گا۔

اس کے بعد اسم منصوب بھی آتا ہے، مگر اس صورت میں دوسرا فعل نہیں آتا جیسے:

لَمْ يَعِدْ الْمَسِيرَ فَهَلِكْنَا پھر سفر کرنا ممکن نہیں ہوا۔

### ح۔ افعال قَلَّ اور طَالَ

۱۵۸۔ فعل قَلَّ کسی امر کے کم (بہت کم یا شاذ) واقع ہونے کے اظہار کے لئے

استعمال ہوتا ہے اور عموماً اس کے بعد مَا آتا ہے (قَلَّ مَا يَأْتِيهَا)، جیسے: قَلَّ مَا رَقَلْتُمَا جَعَلْتُمَا۔ تو ہمارے پاس بہت کم آیا۔

فعل طَالَ مدت یا زمانے کے طول کو ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس کے

بعد بھی عموماً مَا آتا ہے (طَالَ مَا يَأْتِيهَا) جیسے: طَالَ مَا رَطَلْتُمَا شَرَفْتُمَا۔ عرصہ ہوا کہ تو نے ہمیں مشرف کیا، یعنی بہت عرصے سے تو نے ہمیں مشرف نہیں کیا۔

### ط۔ افعال ناقصہ

فعل كَانَ اور اس کے اخوات

۱۵۹۔ افعال ناقصہ وہ افعال ہیں، جن کے ساتھ فاعل کے علاوہ فاعل کی صفت

کے بیان کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ان افعال کے فاعل کو اسم اور فاعل کی صفت کو خبر کہتے ہیں۔ یہ افعال مع اپنے مشتقات کے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا اسم مرفوع ہوتا ہے اور خبر منصوب۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:-

كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسَى، أَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ،

مَا فَتَى، مَا انْفَكَّ، مَا دَامَ اور لَيْسَ۔

كَانَ کے علاوہ جتنے افعال ہیں وہ سب كَانِ کے اخوات (بہنیں) کہلاتے ہیں۔

۱۶۰۔ كَانِ اپنے اسم (فاعل) کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے، جیسے: كَانِ

زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا)۔ اگر ضمیر منصوب اور متصل نہ ہو، تو كَانِ کے مضارع مجزوم

کافون حذف ہو جاتا ہے، جیسے: لَوَّالَهُ (لَوَّالَهُ كُنْ)۔

صَارَ تبدیل حالت کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: صَارَ زَيْدٌ عَالِمًا  
 (زید عالم ہو گیا)۔

أَصْبَحَ، أَمْسَى اور أَضْحَى اپنے جملے کے مضمون کو اپنے اپنے وقت، یعنی صَبَاح  
 (صبح) مَسَاءً (شام) اور ضُحًى (وقت چاشت) سے متصل اور منسوب کرنے کے لئے آتے ہیں،  
 جیسے أَصْبَحَ (اُصْبِحْ) (اضْحَى) زَيْدٌ قَائِمًا زَيْدٌ صَبِيحًا (شام یا چاشت) کے وقت کھڑا ہوا۔  
 ظَلَّ اور بَاتَ بھی اپنے جملے کے مضمون کو اپنے اوقات، یعنی دن (ظَلَّ) اور رات  
 (بَاتَ) سے متصل کرنے کے لئے مستعمل ہوتے ہیں، جیسے ظَلَّ بَكْرٌ صَائِمًا بَكْرٌ دُونَ بَهْرٍ  
 روزہ دار رہا۔ بَاتَ الْحَسَنُ نَائِمًا حَسَنٌ رَاتٍ بَهْرٌ سَوْتَارٌ رہا۔

تنبیہ۔ کبھی کبھی أَصْبَحَ، أَمْسَى، أَضْحَى، ظَلَّ اور بَاتَ صرف صَارَ کے معنی  
 میں آتے ہیں، جیسے: أَصْبَحَ الْمَرِيضُ صَحِيحًا: بیمار تندرست ہو گیا۔ اسی طرح إِزْتَدَّ اور  
 نَحْوَلَّ بھی صَارَ کے معنوں میں آتے ہیں اور صَارَ کے ملحقات کہلاتے ہیں، جیسے: إِزْتَدَّ  
 بَصِيرًا: وہ سوانکھا ہو گیا۔

ما زال (دیکھو پارہ ۱۵۶)، مَا بَرِحَ، مَا فَعِيَ اور مَا انْفَلَقَ خبر کی ہمیشگی کے اظہار  
 کے لئے آتے ہیں۔ ان سب میں مَا نَفَى کا ہے۔ ما زال زیدٌ حليمًا زیدٌ ہمیشہ بڑبار  
 (ب) سے اور سب کی مثالوں کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

مادام سے کسی کام کی تعیین ہوتی ہے، اور اُس وقت کی مدت اُس کی خبر کے  
 ماننے کے برابر ہوتی ہے۔ اس سے پہلے ایک اور جملہ ہوتا ہے، جس میں امر کی تعیین ہوتی  
 ہے، جیسے: أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا۔ اُس نے مجھے حکم دیا کہ جب تک میں  
 زندہ رہوں صلاۃ کا پابند رہوں۔

لَيْسَ سے جملے کے مضمون کی نفی ہوتی ہے، جیسے: لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا زَيْدٌ کھڑا

نہیں ہے۔ کبھی کبھی اس کی خبر پر رب لگا دیتے ہیں، جیسے: آلیس اللہ بکافی؟  
اللہ کافی نہیں ہے؟) دیکھو اوپر پارہ ۱۴۴۔

## لغات

|                                   |                                      |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| رَغِيْفٌ رُوِي                    | فَضْلٌ مَهْرَبَانِي، لَطْفٌ وَكْرَمٌ |
| رَدُوٌّ (باب ۴) خراب کرنا، بگاڑنا | دَفَعَ (باب ۳) حفاظت کرنا، بچانا     |
| اِذُّ جِب، چوں کہ، اگر            | طَرَقَ (باب ۴) سر جھکانا، چپ ہو جانا |
| وِلايَةٌ مَلِك، صوبہ              | بَرِيءٌ بے گناہ، بے قصور             |
| حَدِيثٌ (جمع احادیث) بیان، کہانی  | هَزِيئَةٌ رات کا ایک حصہ             |
| دَوْلَةٌ بادشاہت                  | الدَّوْلَةُ الْعَلِيَّةُ ترکی سلطنت  |
| سَعَى کام میں لگ جانا             | تَعَيَّرَ قَادِرٍ ناقابل             |
| طَاقَةٌ طاقت، قوت، زور            | قَطَعَ (باب ۲) ٹکڑے ٹکڑے کر دینا     |
| غَلَبَةٌ فتح، غلبہ                | فَرَجٌ آرام، کشائش، خوشی             |
| سَوَى سوا                         | قُماشٌ (جمع أَقْمِشَةٌ) سامان، چیزیں |

## مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

مَتَاكَ اللهُ بِخَيْرٍ نَعْمَ هَاؤُلَاءِ اَوْلَادِ مَا اَوْضَلَهُمْ! بئسَ هَـ  
الرَّغِيْفُ مَا اُسْرَدَاہ! لَمَ يَعِدِ السَّيْرَ مِمَّنَّا اِذَا الْجَمَالَ لَيْسَتْ مِنْ نَوْعِ الْجَمَالِ  
السَّرِيْعَةُ السَّيْدُ كَانَ لَا يَزَالُ مَطْرَقًا عَادَتِ الْوَلَايَةُ اِلَيْهِ اِنْ كَادَ  
تَخْرُجُ مِنْ يَدِهِ. اَلَسْتُ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ اِنِّي لَا اُبَالِي بِالْتَهْدِيْدِ مَا دُمْتُ  
بَرِيئًا مَا زَالَوا فِي هَذِهِ الْاَحَادِيْثِ، حَتَّى اَنْقَضَى هَزِيْعَانِ مِنْ اَللَّيْلِ  
اِنَّ الدَّوْلَةَ الْعَلِيَّةَ لَا تَزَالُ تَسْعَى فِي اَصْلَاحَاتِ الْاَحْوَالِ اَخَافُ اَدَّ

عسی غیر قادر علی الحصول علی مطلوبی من عسی ان یکون ذلک الرجل  
 اخذت الوم نفسی اخذنا فی تقطیع ما بقی لنا من اللحم وقلنا ما الذ  
 هذا الطعام صار النور فی اعیینهم ظلاما کدنا نفوسنا بالغلبة  
 علی الاعداء عسی الله ان یفتح لی باب الفرج لیس لی جیب  
 سوی القبر

### مشق (۲)

ترجمہ کرو

امیر مرگیا (وفی سے باب ۵) اللہ اُس پر رحم کرے۔ اللہ تمہاری عمر زیادہ کرے؛  
 عورتیں کھانا پکانے لگیں۔ قریب تھا کہ وہ ڈر سے مر جاتے۔ وہ لڑکی کیسی خوبصورت  
 ہے! یہ چیزیں کیسی خراب ہیں! اے میرے سردار! اللہ آپ کی صبح اچھی کرے!  
 ہمیں آپ کی مہربانی اب تک یاد ہے۔ تم لوگ بہادر نہیں ہو (لیس کی جمع)۔ ہم  
 جب تک رہیں گے آپ کی مہربانیوں کو یاد رکھیں گے۔ ہم پھر ایسا نہیں کریں گے۔  
 میں نے تم کو بہت عرصے سے نہیں دیکھا۔ وہ برابر چلتے رہے، یہاں تک کہ  
 دشمن کی چھاؤنی تک پہنچ گئے۔ ہم اپنی حفاظت کرنے کے قابل نہیں رہے (امسلی)۔

## سبق ۲۶۔ اسم موصول

۱۶۱۔ اسم موصول واحد مذکر غائب کے لئے الَّذِي اور واحد مؤنث غائب کے لئے الَّتِي تمام حالتوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ گردان یوں ہے:

| جمع<br>ہر حالت میں | مشبہ       |             | واحد    |      |
|--------------------|------------|-------------|---------|------|
|                    | دوسری حالت | رفع کی حالت |         |      |
| الَّذِينَ          | الَّذِينَ  | الَّذَانِ   | الَّذِي | مذکر |
| الَّذِي يَأْتِي    | الَّتَيْنِ | الَّتَانِ   | الَّتِي | مؤنث |

تنبیہ۔ الَّذِي مرکب ہے ال (تعریفی) اور ل اور ذی سے۔ واحد کی حالتوں میں اس کو صرف ایک لام سے لکھا جاتا ہے، باقی سب حالتوں میں دو لام لکھے جاتے ہیں۔

۱۶۲۔ اس کے علاوہ دوسرے اسماء موصولہ مَنْ (جو، شخص وغیرہ)، مَا (چیز) اُنَّ اور اُس کی مؤنث اُيْتَةُ (جونسا، جونسی)، اَيْمَنُ اور اَيْمَا (= اُنَّ) اور اُنَّ ما، کون سا، ہیں۔

مَنْ اور مَا ہمیشہ اسم کا کام دیتے ہیں، مگر الَّذِي عموماً صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کبھی کبھی اسم کے طور پر اور ایسی حالت میں اُس کے معنی میں مَنْ اور مَا کے ہوتے ہیں۔

۱۶۳۔ اسم موصول کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے، جسے صَلَۃً کہتے ہیں، جیسے: الرَّجُلُ

ی جاء (وہ مرد، جو آیا = لفظی معنی: وہ مرد، جو، وہ آیا) الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ  
 مرد جس کو میں نے دیکھا = لفظی معنی وہ مرد، جو، میں نے اُس کو دیکھا) الرَّجُلُ الَّذِي  
 ت له كتابا (وہ مرد جس کو میں نے خط لکھا) لفظی = وہ مرد، جو، میں نے اُس کو خط لکھا)  
 ۱۶۴۔ اسم موصول کے بعد ایک ضمیر کا آنا ضروری ہے، جو اُس اسم کی طرف راجع  
 اشد ہوتی ہے، خواہ وہ فعل ہی میں پوشیدہ (مستتر) ہو، یا ظاہر ہو۔

کبھی اس ضمیر کو، جو صلے میں اسم موصول کی طرف راجع ہوتی ہے، مفعولی حالت  
 حذف بھی کر دیتے ہیں، جیسے: جاء الذي ذكرت (وہ جس کا ذکر میں نے کیا آیا)  
 اسی طرح اگر صلے سے پہلے کے جملے میں اسم نکرہ واقع ہو، تو اسم موصول کو حذف  
 دیتے ہیں، جیسے: لَقِيتُ رَجُلًا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (میں ایک آدمی سے ملا، جو اپنے  
 سے نکلا تھا) الشَّامِ مَدِينَةٍ فِيهَا عَجَائِبٌ كَثِيرَةٌ (شام ایک شہر ہے، جس میں  
 ت سے عجائب ہیں)

۱۶۵۔ بعض وقت ال (تعریفی) بھی اسم موصول کا کام دیتا ہے۔ اس صورت  
 ال گویا الذي کا مخفف ہوتا ہے جیسے: الشَّهْرُ الْمَذْكُورَةُ أَسْمَاءُ وَهِيَ أَدْنَاهُ (وہ  
 جن کے نام نیچے دیئے جاتے ہیں...) یہاں المذكورة کا ال اسم موصول کے معنی  
 ہے رہا ہے۔ اسی طرح الْمُؤْمَأِ إِلَيْهِ اور الْمَشَارُ إِلَيْهِ کا ال بھی اسم موصول ہے،  
 ال: الرَّجُلُ الْمُؤْمَأُ الْمَشَارُ إِلَيْهِ (وہ مرد جس کی طرف ایما (اشارہ) کیا گیا ہے)

## لغات

|                                              |                                                    |
|----------------------------------------------|----------------------------------------------------|
| قَرَضَ (باب ۴) قرض دینا                      | لَبَّ (باب ۸) لینا، بنانا، اختیار کرنا             |
| حَسَنَةٌ (باب ۱۰) اچھا (اچھی) نیک            | قَلَّ (باب ۱۱) بنانا                               |
| فَاحِشَةٌ (باب ۱۲) برا کام، بدکاری           | هَرَّ (باب ۱۳) جمع آنعام، چوپائے، جانور            |
| شَرِهَدَ (باب ۱۴) گواہی طلب کرنا، گواہ بلانا | بَتَّ (باب ۱۵) سوار ہونا (باب ۱۶) بنانا ترکیب دینا |

غَرَّ دھوکا دینا

سَلِمَ نچ جانا، محفوظ ہونا، پارہنا

سَوِي (باب ۲) ٹھیک ٹھیک بنانا، درست کرنا

اِثْرَ (جمع آثام) گناہ

كِذَابَ (باب ۲) جھٹلانا، جھوٹ بتانا

فَتْنَى (باب ۲) ظاہر کرنا، کھول دینا

جَلَسُوْا چٹان، بڑا پتھر

مشہور کرنا

وَيْلٌ تباہی، ہلاکت، بربادی

قَتَلَ کم ہونا

طَالَ لمبا، طویل ہونا

بَسَّ (باب ۵) ہنسنا، مسکرانا

عَمِلَ (باب ۱۰) کام میں لانا، کام لینا

هَلَكَ تباہ، برباد ہونا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

الحمد لله الذي لم يتخذ ولداً هو الله الذي جعل لكم الانعام

لتركبوها يا ايها الانسان! ما غرك بربك الكريم الذي خلقك فسواك

فعدلك في اى صورة ما شاء ركبك؟ اراءيت الذي يكذب بالدين؟

اولئك الذين ليس لهم فى الآخرة الا النار من ذالذى يقرض الله

قرضاً حسنة اعملوا ما شئتم واللاتى ياتين الفاحشة من نساءكم

فاستشهدوا عليهن اربعة منكم المسلم من سلم المسلم من لسانه

ويده شئ المال ما اخذ من الحرام وصرف فى الاثم من سمع

بفاحشة فافتاها، فهو كالذى اتاها

مشق (۲)

ترجمہ کرو

یہ وہ لڑکا ہے جس نے لوگوں کے عیب ظاہر کئے۔ یہی وہ چٹان ہے جس

پر سے میں گرا تھا۔ جس کی زبان دراز ہوتی ہے، اُس کی عقل کم ہوتی ہے۔ وہ



لی، جس کے ہاتھ میں کتاب ہے، ہنستی تھی۔ وہ کون سے جانور ہیں جن سے ہم کام  
 لیتے ہیں۔ یہ جوان، جس کے باپ کو ہم جانتے ہیں، بڑا ہوشیار آدمی ہے۔ جو لوگ  
 کاری کرتے ہیں آخر کار تباہ ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کا اوپر ذکر ہوا ہے وہ اُس کے  
 ملک ہیں۔ جس بادشاہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے وہ بڑا عادل تھا۔ تم کس چیز کا ذکر  
 رہے ہیں؟ ان دونوں آدمیوں میں کون سا مجرم ہے؟

سبق ۲۷ - اسم اعداد

(۱) اعداد ذاتی

۱۶۶ - اعداد ذاتی:

(۱) ایک سے دس تک یہ ہیں۔

| رد | مذکر کے لئے      | مؤنث کے لئے         |
|----|------------------|---------------------|
| ۱  | وَاحِدٌ - أَحَدٌ | وَاحِدَةٌ - إِحْدَى |
| ۲  | إِثْنَانِ        | إِثْنَانِ           |
| ۳  | ثَلَاثَةٌ        | ثَلَاثٌ             |
| ۴  | أَرْبَعَةٌ       | أَرْبَعٌ            |
| ۵  | خَمْسَةٌ         | خَمْسٌ              |
| ۶  | سِتَّةٌ          | سِتٌّ               |
| ۷  | سَبْعَةٌ         | سَبْعٌ              |
| ۸  | ثَمَانِيَةٌ      | ثَمَانٍ             |
| ۹  | تِسْعَةٌ         | تِسْعٌ              |
| ۱۰ | عَشْرَةٌ         | عَشْرٌ              |

(ب) گیارہ سے انیس تک۔

| مؤنث کے لئے | مذکر کے لئے | عدد |
|-------------|-------------|-----|
| إحدى عشرة   | أحد عشر     | ۱۱  |
| إثنتا عشرة  | إثنا عشر    | ۱۲  |
| ثلاث عشرة   | ثلاثة عشر   | ۱۳  |
| أربع عشرة   | أربعة عشر   | ۱۴  |
| خمس عشرة    | خمسة عشر    | ۱۵  |
| ست عشرة     | سنة عشر     | ۱۶  |
| سبع عشرة    | سبعة عشر    | ۱۷  |
| ثمان عشرة   | ثمانية عشر  | ۱۸  |
| تسع عشرة    | تسعة عشر    | ۱۹  |

(ج) بیس سے سو تک:

۲۰ مذکر و مؤنث ہر دو کے لئے عِشْرُونَ

۲۱۔ مذکر میں اِحْدَ وَعِشْرُونَ، مؤنث میں اِحْدَى وَعِشْرُونَ

۲۲ = اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ = اِثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ

وغیرہ وغیرہ۔

| مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں | عدد |
|----------------------------|-----|
| ثَلَاثُونَ                 | ۳۰  |
| أَرْبَعُونَ                | ۴۰  |
| خَمْسُونَ                  | ۵۰  |
| سِتُّونَ                   | ۶۰  |

|                     |                            |     |
|---------------------|----------------------------|-----|
| سَبْعُونَ           | مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں | ۷۰  |
| ثَمَانُونَ          | "                          | ۸۰  |
| تِسْعُونَ           | "                          | ۹۰  |
| مِئَةٌ (یا مِائَةٌ) | "                          | ۱۰۰ |

(۵) دوسو سے اوپر:

|                                     |      |                 |     |
|-------------------------------------|------|-----------------|-----|
| ثَمَانِي مِئَةٍ                     | ۸۰۰  | مِئَتَانِ       | ۲۰۰ |
| تِسْعَ مِئَةٍ                       | ۹۰۰  | ثَلَاثُ مِئَةٍ  | ۳۰۰ |
| أَلْفٌ                              | ۱۰۰۰ | أَرْبَعُ مِئَةٍ | ۴۰۰ |
| أَلْفَانِ                           | ۲۰۰۰ | خَمْسُ مِئَةٍ   | ۵۰۰ |
| ثَلَاثَةُ أَلْفٍ                    | ۳۰۰۰ | سِتُّ مِئَةٍ    | ۶۰۰ |
| اسی طرح دس ہزار تک، پھر گیارہ ہزار: |      | سَبْعُ مِئَةٍ   | ۷۰۰ |

حد عشر ألفاً وغیرہ۔

ایک لاکھ مِئَةُ أَلْفٍ وغیرہ، اور دس لاکھ: أَلْفُ أَلْفٍ یا مِليُونٌ (جمع نلایین)۔ صفر کو عربی میں صِفْرٌ ہی کہتے ہیں۔

### ۱۔ اعداد ذاتی کی تصریف

۱۶۷۔ ایک سے دس تک کے عدد منصرف (قابلِ تصریف) ہیں:

(ا) اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ حالتِ جر میں اِثْنَيْنِ اور اِثْنَتَيْنِ ہو جاتے ہیں۔

(ب) باقی اعداد یوں آتے ہیں:

|          |          |              |
|----------|----------|--------------|
| حالت جرّ | حالت نصب | حالت رفع     |
| واحدٍ    | واحدًا   | واحدٌ        |
| ثلاثَةٌ  | ثلاثَةً  | ثلاثٌ (مؤنث) |
| ثلاثٍ    | ثلاثًا   | ثلاثٌ (مؤنث) |

شہانِ کاعراب قاضی کی طرح ہے۔ اجد عشر مبنی ہے۔ اثناعشر جرّی حالت میں مذکر کے لئے اور مؤنث کے لئے اثنی عشر ہو جاتے ہیں۔ عشرون سے تسعون تک بالکل جمع سالم کی طرح آتے ہیں: رفع کی حالت میں عشرون وغیرہ اور جرّ کی حالت میں عشرا بن وغیرہ۔ مئة اور ألف کی صورت یوں ہے:

|           |            |            |
|-----------|------------|------------|
| مرفوع     | منصوب      | مجرور      |
| مِئَةٌ    | مِئَةٌ     | مِئَةٌ     |
| مِئَتَانِ | مِئَتَيْنِ | مِئَتَيْنِ |
| أَلْفٌ    | أَلْفًا    | أَلْفٍ     |

أَلْفٌ کی جمع کی دو صورتیں ہیں: آلا فٌ اور أَلُوفٌ۔ الوفٌ محض غیر معین اور کثیر تعداد کی اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

تین سے دس تک کے عدد مذکر اسماء کے ساتھ مؤنث صورت میں اور مؤنث اسماء کے ساتھ مذکر صورت میں آتے ہیں، اور وہ اسماء جمع کے صیغے میں مجرور حالت میں بہ طور مضاف الیہ کے آتے ہیں، جیسے: ثلاثَةٌ راجالٍ (تین مرد) اور أربعٌ بناتٍ (چار لڑکیاں)

### ب۔ مرکب اعداد

۱۶۸۔ مرکب اعداد میں گیارہ اور بارہ کے دونوں اجزاء مذکر کے لئے مذکر کی صورت میں اور مؤنث کے لئے مؤنث کی صورت میں آتے ہیں۔ تیرہ سے

انیس تک مذکر کے لئے پہلا جزر موتث کی صورت میں اور دوسرا مذکر کی صورت میں آتا ہے، جیسے: ثَلَاثَةٌ عَشْرًا وَغَيْرُهُ اور موتث کے لئے پہلا جزر مذکر کی صورت میں اور دوسرا موتث کی صورت میں، جیسے: ثَلَاثٌ عَشْرَةٌ۔

۱۶۹۔ اکیس سے سو تک درمیانی اعداد میں اکائی اور دھائی کے درمیان واو داخل کرتے ہیں، جیسے: أَحَدٌ وَعِشْرُونَ، إِثْنَانٌ وَعِشْرُونَ وغیرہ ان اعداد میں بھی اکائیاں (تین سے نو تک) مذکر کے لئے موتث کی صورت میں اور موتث کے لئے مذکر کی صورت میں آتے ہیں۔ گیارہ سے ننانوے تک اعداد کا اسم مفرد اور منصوب حالت میں ہوتا ہے، جیسے: أَحَدٌ عَشْرٌ رَجُلًا، أَحَدِي عَشْرَةَ أَمْرًا عَشْرًا وَثَلَاثُونَ أَمْرًا۔ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ اور پندرہ کے اعداد کا اسم مفرد اور مجرور حالت میں ہوتا ہے، جیسے: مِئَةٌ رَجُلًا، أَلْفٌ كِتَابًا، أَلْفٌ دَرَاهِمًا۔

۱۶۰۔ ثَوًى سے اوپر کے اعداد کی ترتیب میں پہلے سب سے پہلا بڑا عدد لاتے ہیں، پھر کم کرتے ہوئے آخر میں سب سے چھوٹا عدد (اکائی) استعمال کرتے ہیں، جیسے: أَلْفٌ وَخَمْسٌ مِئَةٌ وَخَمْسٌ (ایک ہزار پانچ سو پانچ)۔ اس ترتیب میں جو عدد سب سے آخر میں واقع ہوتا ہے اسی کے اعتبار سے وہ اسم بھی مجرور یا منصوب ہوتا ہے، جو اس کے بعد آتا ہے، جیسے: مِئَةٌ وَعِشْرُونَ نَفْسًا (ایک سو بیس اشخاص) أَلْفٌ وَخَمْسَةٌ رَجَالًا (ایک ہزار پانچ آدمی) جب اعداد کے ساتھ اسم ممیز نہیں ہوتا، تو یہ ترتیب اس کے برعکس ہوتی ہے: سب سے چھوٹا عدد سب سے پہلے آتا ہے اور بتدریج سب سے بڑا عدد سب سے آخر میں، جیسے: سَنَةٌ ثَمَانُونَ وَعِشْرِينَ وَارْبَعَةَ مِئَةَ (سنہ چار سو اٹھائیس) ۱۶۱۔ تین سے نو تک کے غیر معین عدد کے اظہار کے لئے لفظ بَضْعٌ يَابِضَةٌ

مستعمل ہے، جیسے: بِضْعٍ رِيَابِضَةً (آیامِ رِجْدِ رَوْزِ)۔ اسی طرح دس سے اوپر کے غیر معین عدد کے لئے نَيْفٌ استعمال ہوتا ہے، جیسے: مِئَةٌ الْفِ وَنَيْفٌ نَفْسٍ (ایک لاکھ اور چند، یعنی دس سے زائد جانیں)۔

### ج۔ اوقات اور آیام کے اظہار کا طریقہ

۱۷۲۔ دن اور رات کے اوقات ظاہر کرنے کے لئے عموماً اعداد وصفی (روکیو یہی سبق حصہ ۲) استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: السَّاعَةُ الثَّلَاثَةُ (تین بجے)، فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ (تین بجے کے وقت پر)۔ لیکن اعداد وصفی بطور خبر کے مستعمل ہوتے ہیں، جیسے: السَّاعَةُ ثَلَاثَةٌ (تین بجے ہیں)۔

وقت دریافت کرنے کے لئے كِهَ السَّاعَةُ يَا السَّاعَةُ كَهْرًا کہتے ہیں۔

۱۷۳۔ صبح، شام وغیرہ کے اوقات ظاہر کرنے کے لئے فی استعمال کرتے ہیں، جیسے: صَبَا يَافِي الصَّبَاحِ (صبح کے وقت)، مَسَاءً يَافِي الْمَسَاءِ (شام کے وقت)، ظَهْرًا يَافِي الظُّهْرِ (دوپہر کا وقت)۔ ۱۷۴۔ عربی میں ہفتہ (یعنی سات دن) کو اسْبُوعٌ کہتے ہیں، ہفتے کے دنوں کے نام ظاہر کرنے کے لئے شروع میں یوم یا نهار کا لفظ لاتے ہیں۔ دنوں کے نام یہ ہیں:

شَبَّهَ يَوْمَ رَهَارِ السَّبْتِ چہار شنبہ یوم رَهَارِ (الْأَرْبَعَاءُ)  
 یک شنبہ " " ( ) الْاِحْدِ پنج شنبہ " " ( ) الْخَمِيسِ  
 دو شنبہ " " ( ) الْاِثْنَيْنِ جمعہ " " ( ) الْجُمُعَةِ  
 شنبہ " " ( ) الثَّلَاثَاءُ

لفظ یوم یا نهار کو اکثر محذوف بھی کر دیتے، اور صرف الثَّلَاثَاءُ (شنبه) وغیرہ کہتے ہیں۔

۱۷۵۔ تیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں۔

مُسَبِّزٌ اِزْجِدْ بِرَسْمِ جِهْتِ دَانِ : زِسْمٌ تَاوَدُ. بُوْدِهْمَ مَجْمُوعٌ وَاكْسُورٌ

زَدَةٌ تَاوَدُ هِمَّةً مَنصُوبَةً وَمَفْرُودَةٌ : زَسْمٌ بَرْتَرِهْمَ فَرْدِ مَسْتَوْجِدٌ

## مہینوں کے نام

راشمسی (عیسائی) مہینوں کے نام یہ ہیں:-

|              |        |             |       |
|--------------|--------|-------------|-------|
| یُولِیُو     | جولائی | یِنَائِرُ   | جنوری |
| اَغْطُسُ     | اگست   | فِبْرَائِرُ | فروری |
| سِیْتَمْبِرُ | ستمبر  | مَارِسُ     | مارچ  |
| اَكْتُوْبِرُ | اکتوبر | اَبْرِیْلُ  | اپریل |
| نُوفَمْبِرُ  | نومبر  | مَایُو      | مئی   |
| دِیْسَمْبِرُ | دسمبر  | یُونِیُو    | جون   |

رب، ملکِ شام میں یہ مہینے استعمال کئے جاتے ہیں:

|        |                       |       |              |
|--------|-----------------------|-------|--------------|
| جولائی | تَمُوْزُ              | جنوری | کانون الثانی |
| اگست   | آب                    | فروری | شباط         |
| ستمبر  | اَبْرِیْلُ            | مارچ  | آذار         |
| اکتوبر | تَشْرِیْنِ الْاَوَّلُ | اپریل | نيسان        |
| نومبر  | تَشْرِیْنِ الثَّانِي  | مئی   | آيار         |
| دسمبر  | کانون الاول           | جون   | حزيران       |

قَبْلَ الْهِیْلَادِ (مخفف ق م) سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل کے سنین مراد

ہوتے ہیں اور بَعْدَ الْهِیْلَادِ (مخفف ب م، یا محض م) سے عیسوی سنین۔ عیسوی

سال کو السَّنَةُ الْهِیْلَادِيَّةُ یا السَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (شمسی سال) کہتے ہیں۔

(ج) اسلامی سال کے، جسے السَّنَةُ الْهَجْرِيَّةُ یا السَّنَةُ الْقَهْرِيَّةُ کہتے ہیں

مہینے یہ ہیں: السُّحْرَمُ، صَفْرُ، رَبِيعُ الْاَوَّلِ، رَبِيعُ الثَّانِي، جُمَادَى الْاُولَى،

جُمَادَى الْاٰخِرَةَ، رَجَبُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ، شَوَّالُ، ذُو الْقَعْدَةِ

۱۷۵۔ تاریخ کے اظہار کے لئے عموماً اعدادِ وصفی استعمال کئے جاتے ہیں۔ عدد کے بعد ہینے کا نام (لفظ شہر کے ساتھ یا بغیر اس کے) اور اُس کے بعد سال کا عدد (لفظ سنہ کے ساتھ یا بغیر اس کے) لاتے ہیں، جیسے، ثالث (شہر) المحرم یا اليوم الثالث من (شہر) المحرم (محرم کی تیسری تاریخ) اول (شہر) یناثر (سنہ) ۱۸۹۶، اليوم الاول من (شہر) یناثر (سنہ) ۱۸۹۶ (سنہ ۱۸۹۶ کے ماہ جنوری کی پہلی تاریخ) ۛ

۱۷۶۔ " فلاں تاریخ کو " کا اظہار کرنا ہو تو حالت منصوب میں فی کے ساتھ مجرور لاتے ہیں۔ " تمہاری عمر کیا ہے؟ " کو یوں ادا کیا جاتا ہے:

عُمْرُكَ كَمْ سَنَةً؟ يَا ابْنَ كَمْ سَنَةً أَنْتَ؟

اس کا جواب یوں ہونا چاہئے کہ: عُمْرِي عِشْرُونَ سَنَةً۔ یا انا ابن عِشْرِينَ سَنَةً

(۲) عدد و وصفی

۱۷۷۔ اعداد و وصفی عموماً اعداد ذاتی سے فاعل کے وزن پر بنائے جاتے ہیں، لیکن اس میں چند استثنائی صورتیں بھی ہیں۔ وصفی اعداد کی تفصیل یہ ہے:-

|              |            |         |         |
|--------------|------------|---------|---------|
| مؤنث         | مذکر       |         |         |
| الْأُولَى    | الْأَوَّلُ | پہلی    | پہلا    |
| الثَّانِيَةُ | الثَّانِي  | دوسری   | دوسرا   |
| الثَّالِثَةُ | الثَّالِثُ | تیسری   | تیسرا   |
| الرَّابِعَةُ | الرَّابِعُ | چوتھی   | چوتھا   |
| الخَامِسَةُ  | الخَامِسُ  | پانچویں | پانچواں |
| السَّادِسَةُ | السَّادِسُ | چھٹی    | چھٹا    |



| مؤنث         | مذکر     | مذکر       | مذکر     |
|--------------|----------|------------|----------|
| السابعة      | ساتویں   | السابع     | ساتواں   |
| الثامنة      | آٹھویں   | الثامن     | آٹھواں   |
| التاسعة      | نویں     | التاسع     | نواں     |
| العاشر       | دسویں    | العاشر     | دسواں    |
| الحادية عشرة | گیارہویں | الحادی عشر | گیارہواں |
| الثانية عشرة | بارہویں  | الثانی عشر | بارہواں  |
| الثالثة عشرة | تیرہویں  | الثالث عشر | تیرہواں  |
| وغیره        | وغیره    | وغیره      | وغیره    |
| العشرون      | بیسویں   | العشرون    | بیسواں   |

بیس کے بعد اعداد ذاتی کی دہائی کے ساتھ وصفی اعداد ایک سے نو تک لائے

جاتے ہیں اور ہر عدد معرف باللام ہوتا ہے:

| مؤنث             | مذکر     | مذکر            | مذکر     |
|------------------|----------|-----------------|----------|
| الحادية والعشرون | اکیسویں  | الحادی والعشرون | اکیسواں  |
| الثانية والعشرون | بائیسویں | الثانی والعشرون | بائیسواں |
| الثالثة والعشرون | تینیسویں | الثالث والعشرون | تینیسواں |
| وغیره            | وغیره    | وغیره           | وغیره    |
| المائة           | سوویں    | المائة          | سواں     |
| الاخيرة          | پچھلی    | الاخرة          | پچھلا    |
| الاخيرة          | اخیر کی  | الاخيرة         | اخیر کا  |

قاعدہ: اعداد وصفی کی جمع بھی جمع مذکر سالم کی طرح آتی ہے، جیسے: الاول سے

الأول، الآخر اور الأوسط (درمیانی) کی جمع مکسر بھی آتی ہے، اور اس کا وزن بالترتیب الاوائل، الاواخر اور الاواسط ہے۔ یہ الفاظ بعض اوقات مہینے کے شروع، درمیان یا آخری حصے کا اظہار کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۱۷۸۔ اعداد وصفی نکرہ منصوب کی صورت میں آتے ہیں، جیسے: اَوَّلًا، ثَانِيًا، ثَالِثًا، سَابِعًا، پَهْلًا، دَوَسْرًا، تِسْعًا، چوتھے) وغیرہ۔

۱۷۹۔ "ایک بار، دو بار (مرتبہ)" وغیرہ ظاہر کرنے کے لئے لفظ مَرَّةً منصوب حالت میں لایا جاتا ہے، جیسے: مَرَّةً (ایک مرتبہ)، مَرَّتَيْنِ (دو مرتبہ)، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (تین مرتبہ) وغیرہ، يَوْمًا یا ذَاتَ يَوْمٍ سے مراد ہے کہ "ایک دن، یا کسی دن کا واقعہ ہے کہ، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ"

بعض اوقات کسی فعل کے ایک یا دو دفعہ صادر ہونے کے اظہار کے لئے فَعْلَةٌ کے وزن پر اسٹھ مَرَّةً لاتے ہیں، جیسے: يَدُورُ دَوْرًا أَوْ دَوْرًا تَيْنِ (وہ ایک دفعہ یا دو دفعہ گھومتا ہے)

۱۸۰۔ "نصف" کے سوا باقی تمام کسر میں فَعْلٌ یا فَعْلٌ (جمع أفعال) کے وزن پر آتی ہیں:

| مقدار       | واحد   | جمع       |
|-------------|--------|-----------|
| آدھا        | نِصْفٌ |           |
| تہائی       | ثُلُثٌ | أَثْلَاثٌ |
| چوتھائی     | رُبْعٌ | أَرْبَاعٌ |
| پانچواں حصہ | خُمْسٌ | أَخْمَاسٌ |
| چھٹا حصہ    | سُدُسٌ | أَسْدَاسٌ |

| مقدار      | واحد   | جمع    |
|------------|--------|--------|
| ساتواں حصہ | سَبْعٌ | سَبْعٌ |
| آٹواں حصہ  | ثَمَنٌ | ثَمَنٌ |
| نواں حصہ   | تُسْعٌ | تُسْعٌ |
| دسواں حصہ  | عَشْرٌ | عَشْرٌ |

دو تہائی (  $\frac{2}{3}$  ) کو ثُلُثَانِ اور تین چوتھائی (  $\frac{3}{4}$  ) کو ثَلَاثَةُ اَمْرَبَاعٍ کہتے ہیں۔  
ب صحیح اور کسر دونوں کے اعداد مذکور ہوں تو اُن کو ایک واو کے ذریعے ملایا جاتا  
ہے، مثلاً:  $\frac{5}{4}$  کو اربعة وخمسة اسداس کہتے ہیں۔

۱۸۱۔ صفات ضربی یعنی دُکْنَا، تَلْنَا، چوگنا وغیرہ کو مَفْعَلٌ کے وزن پر  
تے ہیں جیسے: مَشْنَى (دُکْنَا، دُہرا) مَثَلْتُ (تَلْنَا، تہرا) مَرَبَعٌ (چوگنا، چوہرا)  
نیرہ۔ "اکیلا، اکہرا، سادہ" کے لئے مَفْرَدٌ کہتے ہیں۔

۱۸۲۔ صفات تقسیبی یعنی دو دو، تین تین وغیرہ کو یا تو (ا)۔ اعداد ذاتی (ایک  
، تین وغیرہ کو دُہرا کر) یا رب، فَعَالٌ یا مَفْعَلٌ کے وزن پر بنا کر ظاہر کرتے ہیں،  
یسے: جَاءُوا اِثْنَيْنِ اِثْنَيْنِ، اِجَاءُوا مَثْنَيْنِ (وہ لوگ دو دو کر کے آئے) مَرَدَتُ  
مَوْمٍ مَثْنَيْنِ وَثَلَاثَتٍ (میں لوگوں کے پاس سے گزرا، اور وہ دو دو تین تین  
کے چل رہے تھے)

۱۸۳۔ حصوں کی تعداد یا مقدار ظاہر کرنے کے لئے صفات عدوی فَعَالِيٌّ  
کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: ثِنَائِيٌّ، ثَلَاثِيٌّ، رُبَاعِيٌّ، خُمَاسِيٌّ وغیرہ (دو  
، تین تین، چار چار، پانچ پانچ والا) فِعْلٌ ثَلَاثِيٌّ، فِعْلٌ رُبَاعِيٌّ (تین چار  
کے والے فعل)

|                                       |                           |
|---------------------------------------|---------------------------|
| سَاعَةٌ كَهْنَةٌ، وقت                 | سَنَوِيٌّ سالانه          |
| دَقِيقَةٌ منٹ                         | دَارَ كُھومنا، چکر کھانا. |
| شَابٌ جوان (مرد)                      | الْبَارِحَةُ كل رات       |
| بَلَغَ پینچنا                         | مَمِيقَةٌ خط، چھٹی        |
| مَسَاحَةٌ پیمائش                      | نَامَ سونا                |
| الْمِيلُ الْمُرَبَّعُ مربع میل (رقبہ) | يُبْسُ خشکی، خشک، زمین    |
| جَنِيَّةٌ گئی                         | (انگریزی سکہ)             |

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

السَّاعَةُ كم؟ الساعة عندى احد عشر وعشرون دقيقة  
سافرت يوم الثلاثاء الاول من شهر تموز في سنة الف وثمان مئة  
خمسة وخمسين. كان عندى شاب لم يبلغ من العمر اكثر من سبع عشر  
سنة. المدينة تبعد عنا اربع ساعات. مساحة سطح الارض تبلغ مئة  
مليون ميل من الاميال المربعة، وهو ينقسم الى يبس وماء ونسبة اليبس  
الى الماء كنسبة ثلاثة الى سبعة. ان حكومة مصر تدفع للبواب العاد  
خارجا مقداره نحو سبع مائة الف جنية سنويا. بيان اسماء العدا  
يوجد في الدرس السابع والعشرين من هذا الكتاب. قد انقسم اهل  
الاسلام الى قسمين: فالاول اهل السنة، والثانى اهل الشيعة. ان  
نساء فوق اثنتين فلهن ثلث ما ترك وان كانت واحدة فلها النصف  
ولا بويه لكل واحد منهما السدس مما ترك. كان النبي يعتكف في العشر

لاواخر من رمضان كنت في منزلك الساعة التاسعة وربع وبقيت في  
انتظارك نصف ساعة والساعة التاسعة وثلاثة ارباع خرجت من الدار

### مشق (۲)

ترجمہ کرو

زمین سورج کے گرد ۳۶۵ دن اور ۶ گھنٹوں میں ایک دفعہ گھومتی ہے۔ کیا آپ  
اتوار کے دن ہم کو اپنی ملاقات سے مشرف کریں گے؟ تم صبح کو آؤ گے یا شام کو؟ اس  
شہر کے باشندوں کی تعداد ۳۱۳۹۶ ہے۔ میری عمر ۲۵ سال کی ہے، اور میرا بھائی  
ابھی نو برس کا نہیں ہوا۔ ہم نے پہاڑوں میں تقریباً ۳ مہینے گزارے۔ اس کتاب کی کیا  
رکم قیمت ہے؟ مجھے تیس روپے دو، اور بس (والسلام) اس چٹھی کی تاریخ یکم جولائی  
۱۹۸۹ء ہے، جو ۱۲ ذوالقعدہ ۱۴۱۰ء کے مطابق ہے۔ منی کے شروع میں تم کو ہمارا  
خط ملے گا۔ کل رات میں پاؤ گھنٹہ سویا۔ تم اس چیز کا پونا حصہ لو، باقی اُحصہ میں لیلوں  
کا میں نے اس کتاب کا پہلا، دوسرا اور تیسرا حصہ پڑھا۔ اللہ کی مہربانی سے اس کتاب کا  
پہلا حصہ ختم ہوا۔



حصہ سوم





## سبق ۲۸

## اسم اور اس کا اشتقاق

۱۸۴۔ اسم، جس کی جمع اسماء ہے، اپنے اشتقاق کے لحاظ سے کئی قسموں میں  
قسم ہے، جو حسب ذیل ہیں:

(الف) اصلی، جیسے: رَأْسٌ۔ اس قسم کے اسماء لغت کی کتابوں میں افعال کے  
میل میں ملتے ہیں۔ فرق اتنا ضرور ہوگا کہ جب رَأْسٌ کو فعل کے ذیل میں دیکھا جائے  
اس کے معنی (بجالت فعل) "رئیس ہوا، سر پر پارا" ملیں گے، مگر اس کو نہیں سمجھو لانا  
چاہئے کہ رَأْسٌ فی الحقیقت اسم ہے، اور جو فعل رَأْسٌ اس سے بنایا گیا ہے وہ اسم  
کا مشتق ہے۔

(ب) مشتق۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ اسماء جو افعال سے مشتق ہیں۔ اکثر اسماء ایسے ہی ہیں، جیسے: قَتَلَ سے  
قَتْلٌ اور جَلَسَ سے مَجْلِسٌ اور کَبُرَ سے کِبِيرٌ مشتق ہے۔

(۲) وہ اسماء جو اسموں ہی سے مشتق ہیں، جیسے مَأْسَدَةٌ (شیروں کے رہنے  
کی جگہ) آسَدٌ (شیر) سے اور إِسْلَامٌ سے مُسْلِمٌ۔

۱۸۵۔ ایسے اسماء بہت زیادہ ہیں جو افعال سے مشتق ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱) مصدر۔ یہ اسم کی صورت میں فعل کے معنی کو ظاہر کرتا ہے، لیکن بعض  
وقت اس کے معنی ایسے ہو جاتے ہیں جو قیاس سے بعید ہوتے ہیں، ایسی صورت میں  
یہ اِسْمٌ مَصْدَرٌ کہلاتے ہیں۔

(ب) اِسْمٌ اِنْفَاعِيٌّ

(ج) اِسْمُ الْمَفْعُولِ -

ان تینوں قسموں کا حال بہت کچھ اس کتاب کے پہلے حصے میں بیان ہو چکا ہے لیکن ثلاثی مجرد کے مصادر کے وزن کے متعلق ذیل کی باتیں یاد رکھنی چاہئیں:

(الف) فَعَلٌ کا وزن خاص کر ان متعدی افعال کے مصادر میں مستعمل جن کی ماضی کا وزن فَعَلَ اور فَعِلَ ہے، مثلاً: قَتَلَ مشتق ہے قَتَلَ سے، اِسْمُ الْمَفْعُولِ مشتق ہے فِہَا (سمجھنا) سے۔

(ب) فَعَلٌ اُن لازمی افعال کے مصادر کا وزن ہے جن کی ماضی کا وزن فَعِلَ ہو، مثلاً فَرِحَ مشتق ہے فَرِحَ (خوش ہونا) سے۔

(ج) فَعُولٌ اُن لازمی افعال کے مصادر کا وزن ہے جن کی ماضی کا وزن فَعَلَ مثلاً، جَلَسَ مشتق ہے جَلَسَ (بیٹھنا) سے۔

(د) فَعُولَةٌ اور فَعَالَةٌ اُن افعال کے مصادر میں مستعمل ہے جن کی ماضی کا وزن فَعَلَ ہو، مثلاً: سَهَوَلَةٌ، سَهَالَةٌ (آسانی) مشتق ہے سَهَلَ سے۔

(ه) فِعَالَةٌ خاص کر ان افعال کے مصادر کے وزن میں مستعمل ہے جو یا پیشے کو ظاہر کرتے ہیں، مثلاً حِذَا فَةٌ مصدر ہے خَلَفَ (پچھے چلنا) اور خِيَا طَةٌ مصدر ہے خَا طَ (سینا) کا۔

(و) بہت سے افعال ایسے ہیں جن کے مصدر سے پہلے میم (م) لگا جاتی ہے، مثلاً: مَقْصِدٌ جو مصدر ہے قَصَدَ کا۔ اس قسم کا مصدر مصدر کہلاتا ہے۔

(ز) ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان یہ ہیں:

(دیکھو صفحہ آئندہ)

| وزن مصدر    | مثال        | مصدر کے معنی      | وزن ماضی | ماضی کے معنی           |
|-------------|-------------|-------------------|----------|------------------------|
| فَعَلٌ      | شَغَلٌ      | شغل               | شَغَلَ   | کسی کام میں مشغول ہونا |
| فِعْلٌ      | قَسَمٌ      | قسم               | قَسَمَ   | تقسیم کرنا             |
| فِعْلٌ      | صَغَرٌ      | جوانی، چھوٹاپن    | صَغُرَ   | چھوٹا ہونا             |
| فِعَالٌ     | لِقَاءٌ     | میل ملاپ، ملنا    | لَقِيَ   | ملنا                   |
| فُعَالٌ     | سُؤَالٌ     | سوال              | سَأَلَ   | پوچھنا، مانگنا         |
| فَعَالٌ     | خَلَاصٌ     | چھٹکارا           | خَلَصَ   | چھوٹنا                 |
| فَعَلِيٌّ   | دَعْوَى     | پیکار             | دَعَا    | پیکارنا                |
| فُعْدَانٌ   | عُفْرَانٌ   | معافی             | عَفَرَ   | معاف کرنا              |
| فِعْدَانٌ   | حِرْمَانٌ   | محرومی            | حَرَمَ   | محروم کرنا             |
| فَعْدَانٌ   | جَرِيَانٌ   | جاری رہنا، چال    | جَرَى    | جاری رہنا              |
| فُعُولٌ     | قَبُولٌ     | مان لینا، لے لینا | قَبِلَ   | قبول کرنا              |
| فَعِيْلٌ    | رَحِيْلٌ    | سفر، کوچ          | رَحَلَ   | سفر کرنا               |
| فَعَالِيَةٌ | كِرَاهِيَةٌ | گراہیت            | كِرِهًا  | گراہیت کرنا            |
| مَفْعَلَةٌ  | مَقَالَةٌ   | رسالہ             | قَالَ    | کہنا                   |

فائدہ :- یہ یاد رکھنا چاہیے کہ لغات کی کتابوں میں ہر فعل کے ساتھ اس کے مصادر ورج کئے جاتے ہیں بعض وقت ایک ہی فعل کے کئی مصادر لکھے ہوتے ہیں جن کے معنی بعض دفعہ ایک ہی ہوتے ہیں، اور بعض مرتبہ مختلف، جیسے فعل قَصَدَ سے قَصْدٌ اور مَقْصِدٌ، بمعنی ارادہ، اور فعل وَصَفَ سے وَصْفٌ اور صِفَةٌ بمعنی کسی چیز کو بیان کرنا، تعریف کرنا۔

۱۸۶۔ جن افعال کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک ہی ہو، یعنی مضاعف، مہموز،

اجوف، وغیرہ، اُن کے مصادر کے اوزان ایک ہی ہوتے ہیں، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، لیکن اتنا فرق ہوتا ہے کہ اُن کے لئے وہ قواعد مقرر ہیں جو اس کتاب کے حصّہ اول میں دیئے گئے ہیں، مثلاً:

| ماضی  | معنی      | مصدر                         | معنی         |
|-------|-----------|------------------------------|--------------|
| ظَنَّ | خیال کرنا | ظَنَّ (بجائے ظَنَّ)          | رائے۔ گمان   |
| قَامَ | کھڑا ہونا | قِيَامٌ (بجائے قِيَامٌ)      | کھڑا ہونا    |
| قَالَ | کہنا      | مَقَالَةٌ (بجائے مَقَوْلَةٌ) | رسالہ، مقالہ |

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جن افعال کاف کلمہ واو ہوا اور وہ واو مضارع میں گرجاتا ہو، اُن کے مصادر بھی ایسے آتے ہیں جن کاف کلمہ گرا ہوا ہوتا ہے، جیسے: نَاضِيَ وَصَلًا (ملانا) کا مصدر صِدَلَةٌ (اگرچہ وَصَلٌ بھی آتا ہے) اور وَصَفَتْ سے صِفَةٌ (دیکھو پارہ ۱۳۵، ۱۰۱، ۲)

۱۸۷۔ مزید فیہ کے مصادر سبق ۱۸ میں دیئے گئے ہیں۔ ان اوزان کے اسم مفعول اکثر مصدر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے: بَجَائِ الْأَقْتِصَاءِ کے اَلْمَقْتَضَى۔

۱۸۸۔ مصدر کے معنی معروف بھی ہوتے ہیں اور مجہول بھی، اور بعض وقت دونوں ہوتے ہیں، مثلاً: قَتَلَ کے معنی "مارنا" بھی ہیں اور "مارا جانا"، بھی۔ بعض وقت یہ معنی محض مجہول ہی ہوتے ہیں، مثلاً: وَجُودٌ (پایا جانا) یعنی موجودگی۔ اگر یہ معروف ہوگا تو صرف وَجِدَانٌ میں (یعنی پانا)۔

مصادر کے معنی کو زمانے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، جیسے: قَتَلَ کے معنی میں مارنا یا مارا جانا، اب خواہ یہ فعل زمانہ ماضی میں ہو، یا حال میں یا مستقبل میں۔

۱۸۹۔ مصدر کے معنوں میں اسم اور فعل دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں۔

اگر اسم کے معنوں میں استعمال ہو، تو اس مصدر کو مضاف اور فاعل کو مضاف الیہ لاتے ہیں، اور اس کے بعد مفعول کو بہ حالت نصب، جیسے: قَتَلَ زَيْدٌ كَرِيْمًا (کسی کو مارنا بھی ہو سکتے ہیں، اور زید کا مارنا بھی۔ مثلاً جب یہ کہا جائے کہ أَمَرَ الْمَلِكُ بِقَتْلِ زَيْدٍ، تو اس کے معنی ہوں گے، بادشاہ نے حکم دیا کہ (کوئی) زید کو مار ڈالے۔

اگر مصدر کا کوئی فاعل اور مفعول بھی ہو تو فاعل بہ صورت مضاف الیہ ہوگا، اور مفعول بہ صورت مضاف الیہ ہوگا۔ یا اس سے پہلے حرف جر لائے گا، جیسے لَزَيْدٍ زَيْدٌ كَرِيْمًا، یا قُمْتُ إِكْرَامًا لِلْمُحَمَّدِ (میں محمد کی بزرگی کرنے کو کھڑا ہوا) اسی طرح حُبُّ الْوَطَنِ (وطن کی محبت) لِلْوَطَنِ (وطن کے واسطے)، یا حُبُّ الشَّيْبِ الْوَطَنِ (وہ محبت جو جوان کو اپنے وطن سے ہے)۔

مصدر پر ضمیر متصل بھی لاتے ہیں۔ اس صورت میں وہ ضمیر ضمیر فاعل ہوگی، مثلاً قَتَلَهُ بَكْرًا (قتل کرنا اس کا بکر کو)، حُبِّي لِلْوَطَنِ (میری محبت وطن سے)۔

لِ (حرف جار) بھی اُس صورت میں لگایا جاتا ہے جب کہ مصدر نکرہ منصوب کی حالت میں بہ طور مفعول کے واقع ہو۔ لِ مفعول سے پہلے لگایا جاتا ہے، جیسے قُمْتُ إِكْرَامًا لِلْمُحَمَّدِ (میں محمد کی بزرگی کے لئے کھڑا ہوا)۔

۱۹۰۔ کسی فعل پر زور دینے، یا اُس کو مخصوص کرنے کے لئے مصدر بڑھایا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ اَلْمَفْعُولُ الْمَطْلُوقُ کہلاتا ہے۔ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اُس کا مادہ وہی ہو جو فعل کا ہو، جیسے: فَرِحَ فَرَحًا عَظِيمًا (وہ بہت خوش ہوا) اس جملے میں مصدر فَرِحَ مفعول مطلق ہے، جو تَمَيُّز کے لئے واقع ہوا ہے۔ بعض وقت مفعول مطلق دوسرے فعل سے بھی لیا جاسکتا ہے، مثلاً: فَرِحَ سُورًا عَظِيمًا (وہ بہت خوش ہوا) حَضْرَتُهُ تَأْدِيًّا (میں نے اُسے ادب کے لئے مارا) اس جملے میں تَأْدِيًّا مفعول مطلق ہے اور مارنے کی علت

کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

مصدر، مجہول کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ ضَرْبًا شَدِيدًا  
 (اُسے سخت مار ماری گئی)۔

بعض وقت جب مصدر، مجہول کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، تو صفت کو مخذوف  
 بھی کر دیتے ہیں، جیسے: ضَرَبَ ضَرْبًا رَوَاهُ مَارًا كَمَا مَارَنَا۔ اس صورت میں مجہول  
 تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مصدر کبھی مضاف الیہ کے ساتھ، کبھی ضمیر متصل، کبھی بہ طور اسم اشارہ اور کبھی  
 بہ طور جملہ موصولہ کے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً: خِفْتُ خَوْفَ الْجَبَانِ (تُو بزدلوں  
 کی طرح ڈرا، یعنی ایسا ڈرا جیسے نامرد۔

ضَرَبْتَهُ هَذَا الضَّرْبَ (میں نے اس کو یہ مار ماری) یعنی اس طرح کی مار ماری۔  
 ضَرَبَ ضَرْبًا بَأْوَجَعَهُ (وہ مارا گیا ایسی مار کہ اُس کو درد پہنچا)۔

۱۹۱۔ اسم الفاعل بھی اسم کی طرح مستعمل ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کے

بعد مضاف الیہ یا فعل آنا چاہیے اور پھر مفعول بہ یا لام جر (ر) ، بہ شرطیکہ  
 وہ بہ طور مضارع استعمال ہوا ہو، جیسے:

قَاتِلِ النَّاسِ } وہ شخص جو آدمیوں کو مارتا ہے  
 قَاتِلِ النَّاسِ }

الْقَاتِلِ النَّاسِ  
 ایضاً

الطَّالِبِ لِلْعِلْمِ، وہ شخص جو علم کے طلب کرنے میں کوشش کرتا ہے۔

جملہ الْقَاتِلِ النَّاسِ میں فاعل مذکور نہ ہونے سے ضمیر واحد غائب، یعنی

هُوَ، پوشیدہ ہے، جو فاعل کی طرف پھرتی ہے، یعنی وہ ضمیر الْقَاتِلِ كَافِعِلِ  
 واقع ہوتی ہے۔

اگر اسم فاعل ماضی کے معنی میں مستعمل ہوا ہو، تو اُس کا مفعول بطور مضاف کے آتا ہے، جیسے: قَاتِلُ النَّاسِ، وہ شخص جس نے آدمی کو مار دیا، یعنی زمانہ ماضی میں۔  
فائدہ:- خلاف اس کے عام طور پر تینوں زمانوں میں بھی اس کا استعمال بہ صورت مرکب اضافی ہوتا ہے، جیسے: عَافِرُ الذَّنْبِ، قَابِلُ التَّوْبِ، گناہ کا بخشنے والا، توبہ کا قبول کرنے والا۔

اسم فاعل جملہ اسمیہ میں بہ طور خبر کے، جملہ فعلیہ میں بہ طور موصوف یا موصول یا ذوالحال کے واقع ہو سکتا ہے۔ اگر جملہ استفہامیہ، یا نافیہ میں اسم فاعل واقع ہو، تو فعل کی طرح عمل کرتا ہے، یعنی اپنے فاعل کو مرفوع اور مفعول کو منصوب کرتا ہے، جیسے: سَعْدٌ عَالِمٌ أَخُوهُ۔ سعد، جس کا بھائی عالم ہے۔ عَمْرٌ وَرَاحِبٌ أَبُوهُ فَكَسَّاهُ عَمْرٌ جس کا باپ گھوڑے پر سوار ہے۔ رَأَيْتُ رَجُلًا قَاتِلًا ابْنَةَ عَمْرٍَا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا، جو اُس کے بیٹے عمرو کا قاتل ہے۔ لَقِينِي الْقَاضِي أَخُوهُ۔ مجھ کو وہ شخص ملا، جس کا بھائی قاضی ہے۔ لَقِيتُ الْكَاتِبَ ابْنَ الضَّعِيفَةِ: میں اُس شخص سے ملا جس کا بیٹا صحیفہ لکھنے والا ہے۔ جَاءَ فِي مُحَمَّدٍ آخِذًا غَلَامَةً عَيْنَانَ الْفَرَسِ بِمِرَّةٍ پَسِ مُحَمَّدٍ اِیْسِ حَالَتِ مِیْنِ اَیَا كِه اُس كَا غَلَامِ گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھا۔ اَمْقِرَضُ سَعْدٌ نَرِيْدًا؛ كِیَا سَعْدِ زِيْدٍ كُو قَرْضِ دِیْنِ وَا لَهِ؟ مَا فَا ضِلُّ اِبْنَةُ، اُس كَا بِيْطَا فَاضِلٌ نِهِيْنِ هِی۔

۱۹۲۔ اسم مفعول کا عمل بھی بہ طور اسم فاعل کے ہوتا ہے، لیکن مرکب اضافی ہونے کی صورت میں اگر وہ فعل متعدی سے مشتق ہے تو اُس کا مفعول ثانی، یا ثالث ذکر نہیں کیا جاتا ہے، کیوں کہ جو اسم اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے وہ گویا مفعول اول ہے۔ ایسے اسم مفعول کا بہ صورت مرکب اضافی بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۳۔ صفت مشبہ بہ اسم فاعل، جو فعل و غیرہ کے وزن پر آتی ہے اور فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے، وہ بھی اسم فاعل کی طرح عمل کرتی ہے، جیسے سَعِيدًا حَسَنٌ وَجْهًا۔ سعید، جس کا چہرہ خوب صورت ہے۔

فائدہ:- اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ بہ اسم فاعل بہ طور مرکب اضافی، جب کسی اسم معروف باللام، یا اسم معرفہ کی صفت واقع ہوں، تو تینوں پر باوجود کسی اسم کی طرف مضاف الیہ ہونے کے ال تعریفی داخل کر سکتے ہیں۔

### مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

کل نفس ذائقة الموت۔ سرنا سیرا سیرجا۔ کان قتل الخليفة جعفرًا  
في هذه السنة۔ فعل زيد هذا الفعل جبالا خيه۔ اني تأسف اسفا  
عظيما بعدم رويتكم۔ بالمنزل عند احضاري الكتب التي طلبتها  
في المكتوب الذي ارسلتموه الى البارحة۔ قد تصرخ لرافع هذه الرخصة  
بالتفرج على جنتي الجزيرة والجزيرة۔ اشكر شكرا قلبيا من ارسالك  
لي عنوان صاحبك: بعد اهدائك التحية والسلام اخبرك اني قد  
وصلت بالسلامة بمدينة مصر منذ ثلاثة ايام۔ كان مسعود ينظر  
الى ذلك الغلام ونباهته ولطفه نظرة العجب۔

### مشق (۲)

ترجمہ کرو

جو کتابیں تم نے ہمیں بھیجیں، جب وہ پہنچیں تو ہم بہت خوش ہوئے، وطن کی  
محبت ایمان کا جزو ہے۔ میں نے اس لڑکی کی بہت تعریف کی کہ اس کو وطن کی محبت  
ہے۔ ہم شہزادے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم نے یہ کام ان کے دشمنوں کی نفرت



کی وجہ سے کیا۔ بہت سے سلام پہنچا کر ہم یہ اطلاع دیتے ہیں کہ اس خط کے لکھنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ ہم تمہاری صحت و سلامتی اور دیگر حالات معلوم کریں۔ میں اس سال کے نومبر میں یہ شہر چھوڑ دوں گا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا کہ حضور بالکل خیریت سے ہیں ۛ

## سبق ۲۹

### (۱) اسم مکان اور اسم زمان

۱۹۴۔ جو اسم کسی کام کے کرنے کی جگہ، یا اس کا وقت بتائیں، وہ اسم مکان اور اسم الزمان کہلاتے ہیں۔

جب یہ افعال ثلاثی مجرد سے مشتق ہوتے ہیں، تو ان کے وزن ان تین وزنوں میں سے ایک ہوتے ہیں، مَفْعَلٌ، مَفْعَلٌ اور مَفْعَلَةٌ، مثلاً: جَلَسَ (بیٹھنا) سے جَلَسٌ، بیٹھنے کی جگہ۔ كَتَبَ (لکھنا) سے، مَكْتَبٌ، مکتب، اسکول، قَبْرٌ (دفن کرنا) سے، مَقْبَرَةٌ، قبرستان۔

ان تینوں اوزان کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: هَجَالِسٌ، مَكَاتِبٌ، مَقَابِرُ۔

فائدہ: (۱) یہ اسماء جب ایسے افعال سے مشتق ہوں، جن کے مضارع کا ع کلمہ مکسور یا مفتوح ہو، تو ان کا وزن عام طور پر مَفْعَلٌ ہوتا ہے، اور اگر مضارع کا ع کلمہ مضموم ہو تو اسم مکان و زمان کا وزن مَفْعَلٌ ہوتا ہے۔ لیکن بعض اسماء ظرف اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ بھی ہیں، مثلاً: مَشْرِقٌ، سورج نکلنے کی جگہ۔ مَغْرِبٌ، سورج ڈوبنے کی جگہ، مَسْجِدٌ، مسجد، سجدہ کرنے کی جگہ، مسجد۔ مَسْكِنٌ، رہنے کی جگہ۔ یہ سب اسم مکان اُن افعال سے

مشتق ہیں جن کے مضارع کے ع کلمے میں ضمہ آتا ہے۔

قاعدہ ۵:- (۲) بعض افعال سے ایک سے زیادہ اوزان استعمال ہوتے ہیں، جیسے کَتَبَ (لکھنا) سے مَكْتَبٌ، دفتر اور مَكْتَبَةٌ کتب خانہ، کتابوں کی دوکان، وَضَعَ (رکھنا) سے مَوْضِعٌ اور مَوْضِعٌ، مقام، جگہ۔

قاعدہ ۶:- (۳) ایک اور شاذ وزن مَفْعَالٌ بھی ہے۔ یہ بالخصوص اُن افعال سے آتا ہے جن کا ف کلمہ و یا ی (مقتل الفاء) ہے۔ جیسے: وَلَدًا (بچے جننا) سے مِیْلَادٌ (بجائے مَوْلَادٌ کے)، پیدائش کا وقت۔ اسی طرح اسم وقت سے مِیْقَاتٌ (بجائے مِوَقَاتٌ کے) مقررہ وقت۔

۱۹۵۔ یہ اسماء جو افعال غیر صحیحہ سے مشتق ہیں، اُن ہی قواعد کے پابند ہیں، جو افعال کی ساخت کے لئے موضوع ہیں (دیکھو سبق ۲۱-۲۳)، جیسے: قَسَرَ (مقرر کرنا) سے مَقَرٌّ (بجائے مَقَرُّرٌ کے) جائے قرار، حَلَّ (اُترنا) سے فَحْلٌ (بجائے فَحَلٌّ کے) مقام، اور فَحْلَةٌ (بجائے فَحْلَةٌ کے) محلہ، شہر کا ایک حصہ، قَامَ (کھڑا ہونا) سے مَقَامٌ (بجائے مَقَوْمٌ کے) مقام، رَعَى (چرنا) سے مَرْعَى، چرنے کی جگہ، چراگاہ۔

۱۹۶۔ افعال مزید فیہ میں اسم مفعول بجائے اسم مکان و اسم زمان کے استعمال ہوتا ہے، جیسے: اِلْتَقَى (ملنا) سے مُلْتَقَى، ملنے کی جگہ، اِسْتَنْفَعَ (پانی کا جمع ہونا) سے مُسْتَنْفَعٌ، دلدل۔ صَلَّی (نماز پڑھنا) سے مَهْصَلٌ، نماز پڑھنے کی جگہ؛

## (ب) اسم آلہ

۱۹۷۔ کام کے کرنے کے آلے اور اوزار کا نام اِسْمُ الْاَلَةِ کہلاتا ہے۔ اسم آلہ کے اوزان مَفْعَالٌ، مَفْعَلٌ اور مَفْعَلَةٌ ہیں، جیسے: فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ، کنجی۔ کَنَسَ (جھاڑو دینا) سے مَكْنَسَةٌ، جھاڑو، وَزَنَ (تولنا) سے وَزَانٌ (بجائے مَوْزَانٌ کے) تولی

مَفْعَلٌ اور مَفْعَلَةٌ کے اوزان کی جمع مَفَاعِلُ آتی ہے، اور مِفْعَالٌ کی مَفَاعِلُ جیسے: مَكَانِسٌ، مَفَاتِيحٌ

### (ج) اِسْمُ التَّصْغِيرِ

۱۹۸۔ جو اسم چھوٹائی کے معنی ظاہر کرے وہ اِسْمُ التَّصْغِيرِ کہلاتا ہے۔ یہ اسم ثلاثی مجرد کے اسموں سے فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: كَلْبٌ (گتا) سے اِسْمُ التَّصْغِيرِ كَلْبِيٌّ، چھوٹا گتا۔

جو الفاظ مضاعف یا مُعْتَلٌ سے ہوں، وہ بھی بادی تغیر اسی وزن سے آتے ہیں جیسے: ظِلٌّ (سایہ) سے ظَلِيلٌ، بَابٌ (بَابُ) سے بَوَائِبٌ اور فِتًى (جوان) سے فِتًى۔

جو اسم رباعی، یعنی چار حرفی ہیں اُن کی تصغیر فَعِيلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: عَقْرَبٌ (بچھو) کی تصغیر عَقْرَبِيٌّ۔ اگر چار سے زیادہ حرف ہوں تو ان کی تصغیر فَعِيلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: عَصْفُورٌ (چڑیا) کی تصغیر عَصْفُورِيٌّ ہے۔ اگر اسم کے آخر میں علامت تانیث ہو تو اسم تصغیر میں یہ علامت قائم رہتی ہے جیسے: قَلْعَةٌ سے قَلْعِيَّةٌ اور سَلْمَى سے سَلْمِيَّةٌ۔

ذیل کی تصغیریں یاد رکھنے کے قابل ہیں:

أَبٌ (اَبُو) باپ، سے اَبِيٌّ (اَبِيٌّ) چھوٹا سا باپ۔

أَخٌ (اَخُو) بھائی، سے اَخِيٌّ (اَخِيٌّ) چھوٹا سا بھائی۔

أَخْتٌ (بہن) سے اَخِيَّةٌ، چھوٹی سی بہن۔

إِبْنٌ (بَنُو) بیٹا، سے بَنِيٌّ (بَنِيٌّ) چھوٹا سا بیٹا۔

إِبْنَةٌ، یا بِنْتٌ (بِئِي) سے بِنِيَّةٌ، چھوٹی سی بیٹی۔

شَيْءٌ (چیز) سے شَيْءِيٌّ (شَيْءِيٌّ) چھوٹی چیز (عام طور پر شَيْءِيَّةٌ)۔

فائدا : اسم تصغیر صرف کسی چیز کی تصغیری کے لئے نہیں آتا، بلکہ یہ پیار اور  
حقارت کے معنی بھی ظاہر کرتا ہے۔ اس صورت میں اس کا وزن فَعُولٌ آتا ہے اور  
اصلی نام کے ساتھ زمانہ حال میں پیار ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، جیسے : قَاطِبَةً کی  
تصغیر پیار کے لئے کی جائے تو فَطْوَمٌ ہوتی ہے عِبْدُ الْقَادِرِ کی قُدُورٌ اور  
عَبْدُ اللَّهِ کی عَبُودٌ

### مشفق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

إني قصدت السفر، فوصلت إلى بلد لا أعرف به أحد أو جلت بهما  
على أجد بهما ما أرى أبيت فيه تلك الليلة. القاهرة عاصمة القطر  
المصري وهي مقر الجناح العالی الخديوي ومركز حكومته وفي أيام  
المصريين القدماء من فذلك الموضوع بمنف. اطلقت الرصاص على  
الظبي فلم يصب المرمى. قد سرحوا الخيل للمرعى في تلك المزارع. ان الأفرنج  
يسمون مقياس الحرارة بأسم الترموميتر. المسجد معبد المسلمين بعيد  
ميلاد النبي أكبر اعياد النصارى. محلة الاسماعيلية في مدينة قاهرة  
كانت سابقا كلها حدائق وبساتين ومستنقعات فلما يشاهد فيها  
من المساكن والبيوت. يا عيوش افتح الباب بهذا المفتاح. يا  
عبيد الله! أعطني شوية من هذا اللحم. قال هل تقبلون دعوتي ان  
تتناولوا الطعام عندي في منزلي؟ فدخلنا وجلسنا على المتكآت فقدمت  
لنا القهوة ثم تناولنا الطعام.

چھوٹا سا کتا خوب محافظ ہے۔ یہ چھوٹا سا آدمی کمرے کو جھاڑو سے صاف کرتا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں جا کر کچی سے دروازہ کھولا۔ بیروت میں والی رہتا ہے۔ لڑکے! گھون کو ترازو میں تول۔ عیسائیوں کو مسجدوں میں نماز کے وقت اور مشہروں میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے گھوڑے کو چراگاہ میں دیکھا۔ پیاری فاطمہ! مجھے یہ روٹی دے۔ مشرق کی رسمیں مغرب کی رسموں سے الگ ہیں۔ جب بارشاہ آگیا تو انہوں نے توپیں چلائیں۔ اے چھوٹے سے بیٹے! میں خدا سے کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ میں نے یہ کتاب کتابوں کی دکان سے خریدی۔

## سبق ۳۰

### (۱) اسم النسبة

۱۹۹۔ جب کسی اسم کو کسی چیز یا شخص، یا قبیلہ، یا زمین، یا مقام، یا پیشے وغیرہ کی طرف نسبت دی جائے تو آخر میں یا ئے مشدود (ی) بڑھا دیتے ہیں، جیسے: عَسَابٌ سے عَرَبِيٌّ (عرب کا رہنے والا)، عَلِمٌ سے عَلِيٌّ (علم والا)، يَوْمٌ سے يَوْمِيٌّ (دن والا)، رِزَانٌ سے رِزَانِيٌّ (عرب کا رہنے والا)۔ ایسے اسم کو اسم النسبة یا صفت نسبتی کہتے ہیں۔

اگر اسم کے آخر میں تائے تانیث (ة) ہو تو وہ نسبت کی ی لگانے سے گر جاتی ہے، جیسے: طَبِيعَةٌ سے طَبِيعِيٌّ، مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ اور صِنَاعَةٌ سے صِنَاعِيٌّ۔

جو حروف کسی اسم کو بناتے ہوئے بڑھائے جاتے ہیں، بعض اوقات وہ بھی گر جاتے ہیں، جیسے: مَدِينَةٌ (شہر کی ی) اور آخِرٌ (تائے تانیث گر کر مَدِينِيٌّ)۔

شہری) ہو گیا۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے، چنانچہ حَدَّیْدُ (لوہا) سے حَدَّیْدِیُّ (لوہے کا) بنتا ہے نہ کہ حَدَّیْدِیُّ

الفاظ اب اور آخ میں (جو ابُو اور آخُو تھے) واو پھر واپس آجاتا ہے، اور اس طرح ان سے اسم نسبت ابویُّ اور آخویُّ ہو جاتا ہے۔

اگر کسی اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہو، یا آخری حرف کوئی حرف علت ہو اور وہ تعلیل میں گر گیا ہو، یعنی ے، ا، ی، ے، ا، ے، ی، تو یائے نسبت لگانے سے پہلے واو کسور زیادہ کرتے ہیں، جیسے: مَعْنٰی سے مَعْنَوِیُّ اور دُنْیَا سے دُنْیَوِیُّ۔

اگر کسی لفظ کے آخر میں ہمزہ ہو (اء) تو اُس کو واو سے بدل دیتے ہیں، جیسے: سَمَاءٌ سے سَمَاوِیُّ۔ لیکن لفظ شِتَاءٌ (جاڑا) سے الف گر کر شَتَوِیُّ ہوتا ہے۔ فَرَنْسَا (فرانس) سے فَرَنْسِیُّ، فَرَنْسَوِیُّ اور فَرَنْسَاوِیُّ بنایا جاتا ہے اسم نسبت کی جمع اگر اشخاص مراد ہوں تو جمع مذکر سالم کی طرح آتی ہے، جیسے مِصْرَیُّونَ۔

۲۰۰۔ صفات نسبتی کو بصورت مؤنث لانے سے اکثر اسم صفت کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: اِنْسَانٌ سے اِنْسَانِیَّةٌ (آدمیت) اور اِنْسَانِیُّ (آدمی کا)، اِلٰہٌ سے اِلٰہِیُّ، اِلٰہِیَّةٌ (خدائی) اور شَہْرٌ سے شَہْرَیُّ (ماہوار) اور شَہْرَیَّةٌ (ماہوار فردوری)

### (ب) اسم صفت

۲۰۱۔ اسم صفت کے مفصلہ ذیل اوزان سبق ۱۰ میں بیان ہو چکے ہیں: (الف) فَاعِلٌ اسم فاعل کے لئے، (ب) فَعِیْلٌ۔ کبھی یہ وزن اسم مفعول کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے: قَتِیْلٌ بمعنی مَقْتُولٌ (قتل کیا ہوا)، (ج) فَعُولٌ (د) مَفْعُولٌ اسم مفعول کے لئے (ه) فَعْلَانٌ (و) اَفْعَلٌ رنگ اور عیوب کیلئے

ان کے علاوہ ذیل کے اوزان بھی عام طور پر مستعمل ہیں:

ر (ر) فَعْلٌ۔ اُن لازمی افعال کے لئے مخصوص ہے، جن کا وزن فَعْلٌ ہو،  
جیسے: صَعَبٌ سے صَعَبٌ (سخت دشوار)

ر (ح) فَعْلٌ۔ جیسے: حَسَنٌ سے حَسَنٌ (خوب صورت)

ر (ط) فَعِلٌ۔ اُن لازمی افعال سے مشتق ہوتا ہے، جن کا وزن فَعِلٌ ہو،  
جیسے: فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرِحٌ

ر (ی) فُعْلَانٌ۔ جیسے: عُرْيَانٌ (ننگا)

ر (ك) فَعَالٌ صفت مبالغہ، جیسے: كَذَابٌ سے كَذَابٌ بہت ہی جھوٹ

بولنے والا)

فَاعِلٌ: بعض افعال، جن کا ع کلمہ واو یا سی (اجوف واوی یا یائی) ہو وہ  
خلاف قیاس فَعِيلٌ کی جگہ فَعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں، اور یہ وزن (فَعِلٌ) بھی تَعْلِيل  
کے بعد فَعِيلٌ کی صورت میں آ جاتا ہے، جیسے: جَادَ (اجوف واوی) سے جَيِّدٌ  
اصل جَوِيْدٌ اور جَيُّوْدٌ۔ اچھا، طَابَ (اجوف یائی) سے طَيِّبٌ (صل طَيِّبٌ  
ور طَيِّبٌ، عمدہ، نفیس)۔

۲۰۲۔ فَعَالٌ کا وزن اکثر ہنر، یا پیشہ وروں کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے:  
حَمَلٌ (اٹھانا) سے حَمَّالٌ مزدور۔ خُبْزٌ (روٹی) سے خَبَّازٌ نان بانی، خِيَّاطٌ  
درزی، سَقَاءٌ۔ بہشتی۔

ان اسماء کی جمع، جمع سالم کی سی ہے۔ مثلاً: حَمَّالُونَ، خَبَّازُونَ وغیرہ۔

۲۰۳۔ اسْمُ التَّفْضِيلِ (دیکھو سبق ۱۰) ہمیشہ ثلاثی مجرد سے بنتا ہے، جیسے:  
طَوِيْلٌ لمبا (مادہ طول) سے اَطْوَلُ زیادہ لمبا، جَيِّدٌ اچھا (مادہ جَوْد) سے اَجْوَدُ  
زیادہ اچھا۔

افعال مزید فیہ کا اسم تفضیل اس طرح بنتا ہے کہ مزید فیہ کے مصدر منصوب سے پہلے کوئی مناسب اسم تفضیل ثلاثی جو کالاتے ہیں، جیسے: مُجْتَهِدٌ کوشش کرنے والا، سے اکثر اَجْزَعًا بہت کوشش کرنے والا، اَسْوَدٌ کالا سے اَشَدُّ سَوَادًا بہت ہی کالا۔

بعض اسماء صفات، جیسے مزید فیہ کے اسم مفعول اور وہ الفاظ جو اَفْعَلٌ کے وزن پر آئیں، ان دونوں سے اسم التفضیل نہیں بن سکتا۔ ان کے لئے اوپر کا قاعدہ برتا جاتا ہے۔

فوائد :- یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسم التفضیل (ثلاثی مجرد) کے بعد جو اسم مصدر بہ وجہ تمیز واقع ہونے کے منصوب ہوتا ہے، وہ ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: اَقْلُ عَدَدًا گنتی میں بہت کم، اَكْثَرُ دِرْهَمًا، درہموں، یعنی روپیہ، دولت کے لحاظ سے بہت زیادہ۔

۲۰۴۔ جب تجلے میں دو چیزوں کا مقابلہ کیا جائے اور اس کا دوسرا حصہ اسم نہ ہو، بلکہ کوئی جہا ہو، یا حال ہو، تو اسم تفضیل کے بعد مِمَّا (= مِنْ مَّاءِ) فعل کے ساتھ، یا ایک ضمیر کے ساتھ مِّنْ لایا جاتا ہے، جیسے: اَلْهَوَاءُ اَلطُّفُ اَلْيَوْمَ مِمَّا كَانَ اَمْسٍ، آج ہوا نسبت کل کی ہوا کے اچھی ہے۔

اسم تفضیل نکرہ کے ساتھ جب مِّنْ استعمال کیا جائے، تو اَفْعَلٌ کا وزن واحد اور جمع اور مذکر اور مؤنث میں یکساں مشتمل ہوتا ہے، جیسے: لَقِيْتُ رَجُلًا اَفْضَلُ مِنْكَ جَاءَ رِجَالٌ اَفْضَلُ مِنْكَ، مَرَدٌ بِاَمْرٍ اَفْضَلُ مِنْكَ۔

۲۰۵۔ جب اسم تفضیل معترف باللام ہو، یا بصورت مضاف ہو، تو اس کا مثنیٰ، جمع اور مؤنث بنا جدا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: جَاءَ الرَّجُلُ اَلْاَفْضَلُ، رَأَيْتُ الرَّجَالَ اَلْاَفْضَلِينَ، مَرَدٌ بِاَلْهَوَاءِ اَلْفُضْلَى، لَقِيْتُ اَلنِّسَاءَ اَلْفُضَلَّ۔

اسم تفضیل نکرہ کا استعمال بغیر مِّنْ کے درست نہیں ہے، لیکن لفظ اٰخِرٌ کا استعمال اس کے خلاف ہے کہ بغیر مِّنْ اور اَلْ اور اَضَانَتْ کے بہ صورت مؤنث اور بہ صورت جمع جدا جدا مشتمل ہوتا ہے، جیسے: مَرَدٌ بِرَجُلٍ اٰخِرًا رَأَيْتُ رِجَالًا اٰخِرًا هٰذِهِ



## مشق (۱)

اعراب لگاز اور ترجمہ کرو

فرسی کان من اجود الخیل۔ إنَّه أدَّء العوائد تعرّض لا نسان لما لا یغنیه  
 بلد فیہا تعیش ہی اعظیم موطن۔ هذا الشارع الآن أعرض منه سابقا  
 التزیج كانت اشد امس منها الیوم۔ حضر احد الشامیین الی مصر  
 ودخل احد الجوامع لیصلی و فیما هو هناك رأى رجلا عیاناً سربط  
 راسه و یدایه و رجلیه و عینیہ و یطلب من الله قائلاً: یارب اشفنی یا  
 ربی اعف عتی و خلصنی من امراضی و اوجاعی؛ و اکثر من هذا الكلام فسمعه  
 الشامی و تضایق و نظر الیه و قال: ان خلق الله و احد احد ید غیرک کان  
 اسهل له من ان یقع یدیرقع فیک۔ فلما سمعه البصری شتمه و انصرف۔  
 هذا الحمال اکثر اجتهاداً من ذلك السکة الحد یدیه توصل من الاسکندریة  
 الی مصر۔ ان البطالة و الکتل احلی مذاقاً من العسل۔

## مشق (۲)

ترجمہ کرو

یہ بھشتی بہ نسبت کل کے آج زیادہ محنتی ہے۔ میری روشنائی تمہاری روشنائی سے زیادہ  
 بہلی ہے۔ ہم قاہرہ میں ریل سے آئے۔ بہ نسبت شامی کے مصری زیادہ ہوشیار ہے۔ اگر خدا  
 چاہے تو جو ہم بہ نسبت آج کے کل زیادہ اچھا ہوگا۔ یہ انگریز بہ نسبت اس فرانسیسی کے  
 زیادہ مغرور ہے۔ مزدور بہ نسبت درزیوں کے زیادہ محنتی ہیں۔ میلوں میں جو ہم اس سے  
 زیادہ ہے جو ہم نے خیال کیا تھا۔ ہم سے زیادہ چلے جتنا ہم نے ارادہ کیا تھا۔ یہ تو وہ اچھا ہے  
 یہ اس توہ سے بھی اچھا ہے جو ہم نے گنایا تھا۔

## سبق ۳۱۔ اسم جنس اور اسم علم

۲۰۶۔ الفاظ اپنے معنوں کے اعتبار سے دو قسموں کے ہیں: اسم جنس اور علم۔

۲۰۷۔ اسد الجنس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسْمٌ عَلِيٌّ، خواہ وہ اسم ہو، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ، یا صفت، جیسے: رَأْبِجَالِيٌّ

(۲) اسْمٌ مَعْنَى، خواہ وہ اسم ہوں، جیسے: عِلْمٌ، جَهْلٌ، یا صفت، جیسے:

مَفْهُومٌ۔

اسم معنی کو جب عام معنی میں استعمال کیا جائے، تو اس پر ال لاتے ہیں، جیسے:

الشُّجَاعَةُ فَضِيلَةٌ بہادری ایک خوبی ہے۔ مادی چیزوں کے اسم پر بھی یہی قاعدہ  
 حاوی ہے، جیسے: الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ مَعْدِنَانِ، سونا اور چاندی دونوں کان کی چیزیں ہیں۔

### اسم علم

۲۰۸۔ اسم معرفہ ہمیشہ اسم معین ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جملہ اسمیہ میں مبتدا واقع

ہو سکتا ہے، جیسے: زَيْدٌ رَجُلٌ، زید ایک مرد ہے۔

اسما معرفہ مفرد ہوتے ہیں، یا مرکب، مفرد اسماء کے تین یا زیادہ حروف ہوتے

ہیں، جیسے: زَيْدٌ، جَعْفَرٌ۔

مرکب اسماء کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں:

(الف) دو اسم باہم ملے ہوئے ہوں، جیسے: بَعْلَبَكُّ، جو دو اسموں (بَعْلٌ اَوْ

بَكُّ) سے ملا کر بنایا گیا ہے۔

(ب) ایک ہی اسم مضاف اور مضاف الیہ سے مرکب ہو، جیسے: عَبْدُ اللَّهِ،

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، اِمْرٌ وَّ الْقَيْسِ۔



## سبق ۳۲ - مؤنث

۳۰۹ - مؤنث بنانے کا قاعدہ سبق ۲ میں بیان ہو چکا ہے۔

بہت سے اسماء، بغیر اس کے کہ ان کے آخر میں کوئی علامت تائید کی ہو، مؤنث بولے اور سبجے جاتے ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس فہرست میں بہت سے اسماء ویسے لگے ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے اسماء مؤنث ہیں۔

|                     |            |                                  |           |
|---------------------|------------|----------------------------------|-----------|
| کھاڑا               | سَوَّطَانٌ | زمین                             | أَرْضٌ    |
| کان                 | أُذُنٌ     | سامنے                            | أَفْعَى   |
| گھر                 | بَيْتٌ     | کنواں                            | بَيْتٌ    |
| دورخ                | جَهَنَّمُ  | بہت تیز آگ، دورخ                 | جَحِيمٌ   |
| ڑائی                | حَرْبٌ     | آفتاب                            | شَمْسٌ    |
| گھر                 | دَارٌ      | بایاں، بایاں ہاتھ                | شِمَالٌ   |
| کفتار، لگڑ بگڑ، بجو | ضَبْعٌ     | گال - (جمع حدود)                 | خَدٌّ     |
| زرہ                 | دِرْعٌ     | ڈول                              | دَلْوٌ    |
| سونا                | ذَهَبٌ     | حد سے گذرنا                      | طُغْيَانٌ |
| آنکھ، پانی کا چشمہ  | عَيْنٌ     | بانہہ، ہاتھ کا پیمانہ انگلیوں تک | ذِرَاعٌ   |
| علم شعر             | عَرْوَضٌ   | چٹی                              | رَحِيٌّ   |
| بازو                | عَضْدٌ     | ہوا                              | رِيحٌ     |
| بچھو                | عَقْرَبٌ   | بچہ وان                          | رَحِيْبٌ  |

|                    |             |                        |               |
|--------------------|-------------|------------------------|---------------|
| اڑی                | عَقِبٌ      | پیر                    | جَلٌّ         |
| دورخ               | سَقَرٌ      | بھڑکتی آگ، دورخ        | سَعِيرٌ       |
| پنڈی               | سَاقٌ       | دانت                   | سِنٌّ         |
| ہاتھ               | يَدٌ        | لاٹھی                  | فَصٌّ         |
| پانی کا بڑا پیٹھ   | يَنْبُوتٌ   | ایک شکاری پرندہ کا نام | عُقَابٌ       |
| مصیبت              | غُولٌ       | واہنا، واہنا ہاتھ      | بَمِينٌ       |
| گھاڑی              | فَأْسٌ      | سل کا چھوٹا بٹا        | فَهْرٌ        |
| پاؤں               | قَدَمٌ      | بہشت، باغ              | نَيْرٌ دَوْسٌ |
| پیالہ              | كَاسٌ       | بلاؤ                   | قِطٌّ         |
| شانہ، کندھا        | كَتِفٌ      | اوجھڑی                 | كَرِشٌ        |
| تھپڑ پھینکنے کی کل | مَنْجَنِيقٌ | ہتھیلی                 | كَفٌّ         |
| جان                | نَفْسٌ      | اُسترہ                 | مُوسَى        |
| جوڑنا              | نَعْلٌ      | آگ                     | نَارٌ         |

۲۱۰۔ وہ اسماء جمع، جن کا واحد اسی لفظ سے استعمال نہ ہوتا ہو، تو:

(الف) اگر ذوی العقول (یعنی انسانوں) کے لئے وہ لفظ اسم جمع کا مستعمل ہو، تو ایسے اسماء مذکورہ نمونہ، دونوں طرح استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: قَوْفٌ، دَهْلٌ، نَفْرٌ۔

(ب) اگر غیر ذوی العقول (حیوانوں) کے لئے مستعمل ہو تو وہ لازمی طور پر نمونہ استعمال کئے جاتے ہیں، اور اُن کی تصغیر کے آخر میں تازیادہ کی جاتی ہے، جیسے: اِبِلٌ، غَنَمٌ سے مصغراسماء اِبَيْلَةٌ اور غَنِيْمَةٌ ہیں۔

۲۱۱۔ جن اسماء جمع کے واحد میں تازیادہ ہوتی ہے، اُن کا استعمال جنس

مشترک، یعنی مذکر و مؤنث دونوں میں کیا جاتا ہے، جیسے: نَحَلُّ (شہد کی مکھیاں)، اس کا واحد نَحْلَةٌ ہے۔

حروف ابجد، یا ہجا، بھی جنس مشترک سے ہوتے ہیں، لیکن عام طور پر یہ بہ طور مؤنث کے استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: اَلَا لَيْفُ الْمَقْصُورَةِ وَغَيْرِهِ۔

۲۱۲۔ جن اسموں کے آخر میں ے ی (یعنی الف بہ صورت یاء، یا الف مقصورہ) ہو وہ حسب ذیل صورتوں میں مؤنث استعمال کئے جاتے ہیں:

(الف) بعض الفاظ اپنی اصل میں مؤنث ہیں، جیسے: ذِکْرِي، (یا دگار) دُنْيَا، (دنیا) رَجْوِ حَقِيقَتِي دَفِي نَشِيْبِي، کا اسم تفضیل مؤنث ہے۔

(ب) جو اسماء صفات بروزن فَعْلَانُ (بلا تنوین) آتے ہیں، وہ بہ صورت مؤنث فَعْلَى کا وزن اختیار کرتے ہیں، جیسے: غَضْبَانُ (ناراض، غصے میں) کامؤنث غَضْبَى آتا ہے۔ لیکن جو اسماء صفات فَعْلَانُ (مع تنوین) کے وزن پر آتے ہیں، اُن کے مؤنث کا وزن فَعْلَى نہیں ہوتا، جیسے: نَدْمَانُ (شرمندہ) کامؤنث نَدْمَانَةٌ آتا ہے۔

(ج) اسم تفضیل کامؤنث فَعْلَى کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اَكْبَرُ سَبِّ سَبِّ بَرٍّ (مذکر) سے کُبْرَى، سب سے بڑی (مؤنث)، اَعْلَى، بلند ترین (مذکر) سے عَلِيًّا بلند ترین (مؤنث)

(د) مفضلة ذیل اسماء قابل ذکر ہیں:

مذکر اَوَّلُ پہلا، مؤنث اَوَّلَى پہلی،

آخر دوسرا، آخری دوسری

انثی عورت

ان کا مذکر نہیں ہوتا { حَبْلِي حانہ

۲۱۳۔ جن اسماء کے آخر میں = اء (الف ممدودہ باظہار ہمزہ) ہو تو حسب ذیل حالتوں میں وہ بھی مؤنث سمجھے جاتے ہیں:

(الف) وہ اسماء جن کے آخر میں علامت مذکورہ (= اء) پائی جائے، جیسے: صَحْرَاءُ (ریگستان) کِبْرِيَاءُ (بڑائی)

(ب) وہ رنگ اور عیب ظاہر کرنے والے الفاظ جو اسم تفضیل (رَافِعَةٌ) کے وزن پر آتے ہیں، اُن کا مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اَسْوَدُ (کالا) سے مؤنث سَوْدَاءُ (کالی)

۲۱۴۔ بعض اسم صفت کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت نہیں ہوتی، جیسے: فَعِيلٌ کا وزن جس کے معنی مفعول کے ہوتے ہیں، مثلاً: اِبْنَةُ قَتِيلٍ، قتل شدہ لڑکی، وہ اسم صفت جو فَعُولٌ کے وزن پر آتے ہیں اور اسم فاعل کے معنی دیتے ہیں، جیسے: اِبْنَةُ صَبُورٍ صبر کرنے والی لڑکی، نیز بعض ایسے اسم صفت جو عورتوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، جیسے: حَامِلَةٌ، حاملہ، مُرَضِعَةٌ دودھ پلانے والی، عَاقِرٌ، بانجھ۔

فائدہ:- غیر زبان کے الفاظ جو عربی میں آگئے ہیں، گو اپنی اصلی زبان میں مذکر ہوں، مگر عربی میں آکر مؤنث ہو جاتے ہیں، جیسے: قُنْصَلَاتُو، کانسولیٹ اور پَرُوْتَسُو پروٹسٹ (صدائے احتجاج)۔

### مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

حضر رجل بين يدي بعض الملوك، فأغظ له السلطان فقال له الرجل: "أفما أنت كالسماء؛ إذا اعدت وابتقت فقد قرب خيراً فسكن غضبه وأحسن إليه. أعطوه ابلاً كثيرة ودرعاً ثقيلة. ان أمير المؤمنين هارون الرشيد خرج يوماً من الأيام، هو والويعقوب النديم

وجعفر البرمکی و ابو نواس، و سار وافی الصحراء۔ خرج اعرابی، قد رآه  
الحجاج بعض النواحي فاقام بها مدة طويلة، فلما كان في بعض الايام  
ورد عليه امر ابي من حبيه، فقدم اليه الطعام، وكان اذ ذالك جائعا فسال  
عن اهله وقال: ما حال ابني عمير؟ قال: علي ما تحت قدمي الارض والحی رجالاً  
ونساءً، قال: فما فعلت ام عمير؟ قال: صالحة ايضاً، قال: فما حال الدار؟  
قال: عامرة باهلها، قال: وكل بنا ايقاع؟ قال: قد ملأ الحی نبجاً، قال: فما  
حال جملي زريق؟ قال: علي ما يسترني، فالتفت الى خادمه وقال: ارفع  
الطعام، فرفعه ولم يشبع الا عرابي. ثم اقبل عليه يسأله وقال: يا مبارك  
الناصية! اعد علي ما ذكرت، قال: سل عما بدالك، قال: فما حال كلي ايقاع؟  
قال: مات، قال: فما الذي اماته؟ قال: اختنق من عظمة من عظام جمالك زريق  
فمات، قال: او مات جملي زريق؟ قال: نعم، قال: وما الذي اماته؟ قال: اكثر نقل  
الباء الى قبر ام عمير، قال: او مات ام عمير؟ قال: نعم، قال: فما الذي اماتها؟  
قال: كثرة بكائها علي عمير، قال: او مات عمير؟ قال: نعم، قال: فما الذي اماته؟  
قال: سقطت عليه اندار، قال: او سقطت اندار؟ قال: نعم، فقاهم له بالوصف  
ضارباً فوٹی من بين يديه هاربا۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

جب میں مشہر سے واپس گیا تو مجھے دو عورتیں ملیں، ان میں سے ایک کالی تھی، ایک  
گوری سفید، حسرت لڑکی نے جو کچھ میں نے کہا، کر لیا۔ یہ دنیا فانی ہے اور دوسری دنیا ہمیشگی  
کی ہے۔ شیخ نے مجھے بہت سے گھوڑے دیئے۔ اس دوست کی یادگار باتوں رہے گی۔  
صحرا میں کوئی درخت نہیں ملتا۔ میرے دوست کی حالت اچھی نہیں (کیسے) ہے۔



میری رُوح تجھ سے ملنے کی آرزو رکھتی ہے۔ ہنسا صبر کرنے والی لڑکی ہے۔ لوگوں کو غرور کی سزا ملے گی۔ وزیر کو سب سے بڑے درجے کا عہدہ ملا۔

## سبق ۳۳۔ عدد

۲۱۵۔ مُفْرَد، مُشْتَقِّی اور جمع کا بیان حصہ اول کے ابتدائی سبظوں

میں ہو چکا ہے۔

۲۱۶۔ جَمْعُ مَسَائِلٍ مذکر کا قاعدہ حسب ذیل صورتوں میں مستعمل ہے :-

(۱) اِسْمٌ عَلَمٌ مذکر کی جمع، جب کہ اُس کے آخر میں ذہ نہ ہو، جیسے زَبَدٌ وَاوَنَ

بہت سے زید۔ یہ جمع صرف اُس صورت میں استعمال ہوتی ہے کہ جب ایک جماعت

کا ایک ہی نام ہو۔

(۲) اِسْمٌ عَلَمٌ کی تصنیف اور اسم جنس کی جمع، جو ذوی العقول کہ ظاہر کرتے ہوں،

جیسے: عِبَادٌ رَعْمَانٌ کی تصنیف کی جمع عِبَادٌ رَعْمَانٌ۔ رَجُلٌ رَعْمَانٌ کی جمع

رَجُلُونَ۔

(۳) اسم فاعل کی جمع، جب کہ ان کے مؤنث کے آخر میں ذہ آتی ہو جیسے: کَاتِبٌ کی

جمع کَاتِبُونَ، مَأْمُورٌ کی جمع مَأْمُورُونَ۔ مَوْسٌ کی جمع مَوْسُونَ۔

(۴) وہ اسم جو فَعَالٌ کے وزن پر ہوں اور پیشے اور ظاہر کرنے ہوں، جیسے: خَيَّاطٌ

کی جمع خَيَّاطُونَ۔

(۵) اسم نسوب کی جمع، جیسے: مِصْرِيٌّ کی جمع مِصْرِيُّونَ۔

(۶) اسم صفت جو اَفْعَلٌ کے وزن پر ہو، جیسے: اَكْثَرٌ کی جمع اَكْثَرُونَ۔

ذیل کے الفاظ کی جمع یاد رکھنی چاہتے:

|         |                |                         |
|---------|----------------|-------------------------|
| واحد    | معنی           | جمع                     |
| عَالَمٌ | عالم           | عَالَمُونَ              |
| أَرْضٌ  | زمین           | أَرْضُونَ               |
| أَهْلٌ  | خاندان کا آدمی | (اور أَسْرَاضٍ)         |
| إِوْزٌ  | بطخ            | أَهْلُونَ (اور أَهَالٍ) |
| ذُو     | صاحب           | إِوْزُونَ               |
|         |                | ذَوُونَ                 |

اسی طرح سَنَّةٌ (رسال) مؤنث کی جمع سِنُونَ (اور سَنَوَاتٌ) آتی ہے۔  
 (۴) فَعِيلٌ کے وزن کے بعض الفاظ کی جمع مثل جمع مذکر سالم کے مستعمل ہوتی ہے، جیسے: قَلِيلٌ کی جمع قَلِيلُونَ اور كَثِيرٌ کی كَثِيرُونَ۔

۲۱۷۔ جمع مؤنث سالم کا قاعدہ حسب ذیل صورتوں میں مستعمل ہے:

(۱) اسم معرفہ مؤنث کی جمع، جیسے: هِنْدٌ کی جمع هِنْدَاتٌ۔ جن اسماء معرفہ کے آخر میں ة آتی ہے، ان پر بھی یہی قاعدہ حاوی ہے، جیسے: طَرَافَةٌ کی جمع طَرَافَاتٌ۔

(۲) بہت سے اسماء جنس، جن کے آخر میں ة ہو، وہ بھی اسی قاعدے کے پابند ہیں، جیسے: حَارَةٌ (محلہ) کی جمع حَارَاتٌ۔

(۳) اسم صفت مؤنث، جن کا مذکر، بصورت جمع سالم، مذکر آتا ہے، جیسے: كَاتِبَاتٌ، خِيَّاطَاتٌ، مِصْرِيَّاتٌ۔

(۴) اسم صفت مؤنث، جن کے آخر میں ے ی (فُعْلَى، ياء) (فَعْلَاءُ) آتا ہے، جیسے: كُبْرَى (سب سے بڑی) کی جمع كُبْرِيَّاتٌ، خَضْرَاءُ (سبز) کی جمع

(۵) حروفِ تہجی کے ناموں اور مہینوں کے ناموں کی جمع، جیسے: اَلْفُ کی جمع اَلْفَاتُ، مَحْرَمٌ کی جمع مَحْرَمَاتُ۔

(۶) افعال مزید فیہ کے مصدر، جیسے: تَأَلَّفُ کی جمع تَأَلَّفَاتُ، تَصَرَّفُ کی جمع تَصَرَّفَاتُ۔ لیکن باب تَفْعِيلٌ اور اِفْعَالٌ کے اسماء مصدر کی جمع ماکثر ہوتی ہے، جیسے تَصَوِّيرٌ کی جمع تَصَاوِيرٌ، اِرْجَافٌ (غلط خبر) کی جمع اِرْجَافٌ۔

دعا، ان اسماء کی تصغیر جو ذوی العقول کے لئے مستعمل ہیں، جیسے: کَلْبٌ (چھوٹا کتا) کی جمع کَلْبَاتُ۔

(۸) غیر زبان کے الفاظ، جو عربی میں داخل ہو چکے ہیں، بشرطیکہ وہ مذکر کے لئے مخصوص ہوں، جیسے: اَغَاذِ تَرکی کی جمع اَغْوَاتٌ، اِخْوَانٌ (فارسی) کی جمع اِخْوَانَاتٌ، بَنکٌ (ترکی) کی جمع بَنکَوَاتٌ۔

فائدہ (۱): قُنُصْلَاتُ (۲۲) کی جمع قُنُصْلَاتَاتُ ہوتی ہے۔ اس کی دوسری صورت قُنُصْلِيَّةٌ ہے۔ جس کی جمع قُنُصْلِيَّاتُ ہوتی ہے۔

ذیل کے دو لفظوں کی جمع یاد رکھنے کے قابل ہے:

حَمَامٌ کی جمع حَمَامَاتُ، سَمَاءٌ کی جمع سَمَاوَاتُ (یا سَمَوَاتُ)

فائدہ (۲): اسم فاعل کی جمع مؤنث سالم ایسے معنوں میں استعمال ہوتی ہے جو غیر ذوی العقول کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے: کَاثِنَاتٌ، مَوْجُودَاتٌ، مَخْلُوقَاتٌ۔

فائدہ (۳): جن الفاظ کے آخِر میں اصلی حالت میں و، یای ہو ان کی جمع میں وہ و ی پھر ظاہر ہو جاتے ہیں، جیسے: صَلَاةٌ (یا صَلَوَاتٌ) کی جمع صَلَوَاتٌ (فتاۃ) (جوان لڑکی)، جمع فِتْيَاتٌ یا فِتَوَاتٌ۔

## سبق ۳۳- جمع مکسر

۲۱۸- جمع مکسر کے اوزان بہت زیادہ ہیں۔ ذیل کی جدول میں اکثر اوزان ، مثالوں کے دیئے گئے ہیں۔  
(۱) ثلاثی اسماء کی جمعیں :-

| مثال       |              | وزن مفرد | وزن جمع    |
|------------|--------------|----------|------------|
| جمع        | مفرد         |          |            |
| أَبْحَادٌ  | سمندر        | بَحْرٌ   | أَفْعَالٌ  |
| أَنْوَابٌ  | کپڑا         | ثَوْبٌ   | أَفْعَالٌ  |
| أَحْرَاسٌ  | اصیل         | حَرْبٌ   |            |
| أَعْيَادٌ  | عید، خوشی    | عِيدٌ    |            |
| أَبْطَالٌ  | جوان         | بَطْلٌ   |            |
| أَكْتَفٌ   | مونڈھا، شانہ | كَتِفٌ   |            |
| أَعْضَادٌ  | بازو         | عَضْدٌ   |            |
| أَعْنَاقٌ  | گردن         | عُنُقٌ   |            |
| أَعْدَاءٌ  | دشمن         | عَدُوٌّ  |            |
| أَعْنَابٌ  | انگور        | عِنَبٌ   |            |
| أَشْرَافٌ  | بزرگ         | شَرِيفٌ  |            |
| أَطْعَمَةٌ | کھانا        | طَعَامٌ  | أَفْعَلَةٌ |
| أَحِبَّةٌ  | دوست         | حَبِيبٌ  | فَعِيلٌ    |

| مثال                      |                  | وزن جمع  | وزن مفرد |
|---------------------------|------------------|----------|----------|
| جمع                       | مفرد             |          |          |
| صَبِيَّةٌ                 | لڑکا             | فَعِيلٌ  | صَبِيٌّ  |
| فَتِيَّةٌ                 | جوان             | فَعْلٌ   | فَتَى    |
| غِلْمَةٌ                  | لڑکا             | فَعَالٌ  | غِلَامٌ  |
| غِرَالَةٌ                 | ہرن              | فِعَالٌ  | غِرَالٌ  |
| حُمُرٌ                    | سُرخ             | أَفْعَلٌ | أَحْمَرٌ |
| حُمُرٌ                    | گدھا             | فِعَالٌ  | حِمَارٌ  |
| رُغْفٌ                    | روٹی             | فَعِيلٌ  | رَغِيفٌ  |
| عُمَدٌ                    | ستون             | فَعُولٌ  | عَمُودٌ  |
| نُوبٌ                     | باری             | فَعْلَةٌ | نَوْبَةٌ |
| بُرْقٌ                    | پتھری کچھڑ       | فَعْلَةٌ | بُرْقَةٌ |
| نُصْرٌ                    | نیاڑہ دنگار عورت | فَعْلٌ   | نُصْرَى  |
| فِرَقٌ                    | گروہ             | فِعْلَةٌ | فِرْقَةٌ |
| طَلَبَةٌ                  | طالب             | فَاعِلٌ  | طَالِبٌ  |
| قُضَاةٌ (بجائے قُضِيَّةٍ) | قاضی             | فَاعِلٌ  | قَاضٍ    |
| قِرَادَةٌ                 | بندر             | فِعْلٌ   | قِرَادٌ  |

## مثال

| وزن جمع   | وزن مفرد              | مفرد                              | جمع         |
|-----------|-----------------------|-----------------------------------|-------------|
| فَعْلٌ    | فَاعِلٌ<br>فَاعِلَةٌ  | فَاعِمٌ، فَاعِمَةٌ سَوْنِي وَالَا | نَوْمٌ      |
| فُعَالٌ   | فَاعِلٌ               | جَاهِلٌ نادان                     | جُهَالٌ     |
| فِعَالٌ   | فَعْلٌ                | زَنَدٌ پہنچا                      | زِنَادٌ     |
|           | فَعْلٌ                | جَبَلٌ پہاڑ                       | جِبَالٌ     |
|           | فَعَلَةٌ              | قَصْعَةٌ پیالہ                    | قِصَاعٌ     |
|           | فَعِيلٌ<br>فَعِيْلَةٌ | كَرِيْمٌ، كَرِيْمَةٌ بزرگ         | كِرَامٌ     |
| فَعْلٌ    | عَطَشِي               | پيای عورت                         | عِطَاشٌ     |
| فِعْوَالٌ | فَعْلٌ                | فَلْسٌ پیسہ                       | فَلُوسٌ     |
|           | فَعْلٌ                | قُرْدٌ حیض                        | قُرُودٌ     |
|           | فَعْلٌ                | جِمْلٌ بوجھ                       | جُمُولٌ     |
|           | فَعْلٌ                | ذَكَرٌ مرد                        | ذُكُورٌ     |
|           | فَعَلَةٌ              | بَدَارَةٌ چاند                    | بُدُورٌ     |
| فِعْوَالٌ | فَعِيلٌ               | رَغِيْبٌ روٹی                     | رُغْفَانٌ   |
|           | فَاعِلٌ               | رَاكِبٌ سوار                      | رُكَبَانٌ   |
|           | أَفْعَلٌ              | أَحْسَرٌ بہت سُرخ                 | أَحْسَرَانٌ |
|           | فُعَالٌ               | شَجَاعٌ بہادر                     | شُجَعَانٌ   |

| مثال        |             | وزن مفرد  | وزن جمع     |
|-------------|-------------|-----------|-------------|
| جمع         | مفرد        |           |             |
| سِرْوَعَانُ | سِرْوِيعٌ   | فَعِيلٌ   | فِعْلَانُ   |
| شِجْعَانُ   | شُجَاعٌ     | فُعَالٌ   |             |
| صِرْدَانُ   | صُرْدٌ      | فُعَلٌ    |             |
| تَيْجَانُ   | تَاجٌ       | فَعَلٌ    |             |
| عِيدَانُ    | عُودٌ       | فُعَلٌ    |             |
| جِرْحَى     | جَرِيحٌ     | فَعِيلٌ   | فَعْلَى     |
| حِجْلَى     | حَجَلٌ      | فَعَلٌ    | فَعْلَى     |
| ظِرْبَى     | ظُهْرَبَانٌ | فِعْلَانٌ |             |
| جَبْنَاءُ   | جَبَانٌ     | فَعَالٌ   | فِعْلَانُ   |
| شُجَعَاءُ   | شُجَاعٌ     | فُعَالٌ   |             |
| شَوْفَاءُ   | شَرِيفٌ     | فَعِيلٌ   |             |
| شُعْرَاءُ   | شَاعِرٌ     | فَاعِلٌ   |             |
| أَغْنِيَاءُ | غَنِيٌّ     | فَعِيلٌ   | أَفْعِلَاءُ |
| صَحَارَى    | صَحْرَاءُ   | فَعْلَاءُ | فِعْلَى     |
| ذَقَارَى    | ذِقْرَى     | فِعْلَى   |             |
| رَعَايَا    | رَعِيَّةٌ   | فَعِيلَةٌ |             |
| زَوَايَا    | زَاوِيَةٌ   | فَاعِلَةٌ |             |

| مثال                      |                 | وزن جمع   | وزن مفرد  |
|---------------------------|-----------------|-----------|-----------|
| جمع                       | مفرد            |           |           |
| سَعَادِي                  | دخورت کا نام،   | سَعْدَانُ | سَعْدَانُ |
| حَرْمِي                   | مشکی بکری       | فَعْلَى   | فَعْلَى   |
| خَنَائِي                  | بیچڑا           | فَعْلَى   | فَعْلَى   |
| سَكَارِي                  | مثنوالا         | فَعْلَانُ | فَعْلَانُ |
| أُسْرِي                   | قیدی            | فَعِيلُ   | فَعِيلُ   |
| سُكَارِي                  | مثنوالا         | فَعْلَانُ | فَعْلَانُ |
| فَوَارِسُ                 | سوار            | فَاعِلٌ   | فَاعِلٌ   |
| حَوَادِثُ                 | نئی چیز         | فَاعِلَةٌ | فَاعِلَةٌ |
| عَجَائِزُ                 | بوزھی عورت      | فَعُولٌ   | فَعُولٌ   |
| رَسَائِلُ                 | خط              | فَعَالَةٌ | فَعَالَةٌ |
| عَجَائِبُ                 | عجیب چیز        | فَعِيلٌ   | فَعِيلٌ   |
| شَمَائِلُ                 | خصالت           | فَعَالٌ   | فَعَالٌ   |
| عَذَائِرُ، أَلْعَذَائِرِي | جوان ناکتھالڑکی | فَعْلَاءُ | فَعْلَاءُ |
| فَتَاوِ، أَلْفَتَاوِي     | فیصلہ عدالت     | فَعْلَى   | فَعْلَى   |
| ذَفَائِرُ، أَلذَفَائِرِي  | گدی             | فَعْلَى   | فَعْلَى   |
| أَرَاضِ، أَلْأَرَاغِي     | زمین            | فَعْلٌ    | فَعْلٌ    |



| وزن جمع   | وزن مفرد   | مثال      |           |
|-----------|------------|-----------|-----------|
|           |            | مفرد      | جمع       |
| مَسَاجِدُ | مَسْجِدٌ   | مَسَاجِدُ |           |
|           | مِضْرَبٌ   | مِضْرَابٌ |           |
|           | مَكْرَمَةٌ | مَكَارِمٌ | مَكَارِمٌ |
| مِصْبَاحٌ | مِصْبَاحٌ  | مِصْبَاحٌ | مِصْبَاحٌ |
|           | مَلْعُونٌ  | مَلْعُونٌ | مَلْعُونٌ |

تنبیہ: ان اوزان میں شروع کے چار اوزان جمع قلت کے ہیں اور ان کے بعد والے نہیں  
اوزان جمع کثرت کے اور آخری پانچ اوزان منتہی الجموع کے۔  
(ب) ر بائی اسماء کی جمعیں۔

| وزن جمع                         | مثالیں                                                                                                                                                                                            |
|---------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| فَعَالِلٌ                       | اس وزن پر تَفَاعِلٌ، مَفَاعِلٌ اور أَفَاعِلٌ آتے ہیں، جیسے: تَجْوِبَةٌ سے<br>تَجَارِبٌ، مَلْتَبٌ سے مَكَاتِبٌ، اَكْبَرٌ سے اَكَابِرٌ۔                                                             |
| فَعَالِيلٌ                      | اس وزن کی مثالیں: سُلْطَانٌ سے سَلَاطِينٌ، قِنْدِيلٌ سے قَنَادِيلٌ،<br>صُنْدُوقٌ سے صَنَادِيقٌ، كُرْسِيٌّ سے كُرَاسِيٌّ۔                                                                          |
| فَوَاعِيلٌ<br>اور<br>فَعَاعِيلٌ | اس جمع کے وزن پر ہیں: تَفَاعِيلٌ، مَفَاعِيلٌ، أَفَاعِيلٌ، جیسے: تَصَوِيرٌ<br>سے تَصَاوِيرٌ، مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِيحٌ، أَقْلِيمٌ سے أَقَالِيمٌ، قَاذِرٌ سے<br>قَوَانِينٌ، دِيْنَادٌ سے دِنَانِيْرٌ۔ |
| فَعَالِلَتٌ                     | مَغْرِبِيٌّ (باشدہ مغرب) جمع مَغَارِبَةٌ، واحد اَسْرٌ مَنِئِيٌّ (ارینب)                                                                                                                           |

| وزن جمع     | مثالیں                                                                           |
|-------------|----------------------------------------------------------------------------------|
| فَعَالِكَةٌ | کارہنے والا، جمع اَدَامِنَةٌ، واحد بَعْدَادِيٌّ، جمع بَعَادِيَّةٌ، واحد جَبَّارٌ |
| (جاری)      | جمع جَبَابِرَةٌ، اُسْتَاذٌ (فارسی)، جمع اَسَاتِذَةٌ، واحد فَيْلَسُوفٌ            |
|             | جمع فَلَاسِفَةٌ، واحد اُسُقْفٌ جمع اَسَاقِفَةٌ، واحد مَلِكٌ مَلَائِكٌ            |
|             | جمع مَلَائِكَةٌ۔                                                                 |

فائدہ (۱) جن اسماء میں چار سے زیادہ حروف ہوں بعض وقت ان کے حروف زائد گر جاتے ہیں، مثلاً: عَشَبَوْتُ (مکڑی) کی جمع عَنَّاكِبٌ۔ مگر اس کو قاعدہ کلیہ نہیں سمجھنا چاہئے، مثلاً: تَرَجُمَانٌ کی جمع تَرَجِيمَانٌ آتی ہے۔

فائدہ (۲) بہت سے اسماء جن کی جمع مکسر مختلف ہوتی ہے اور اس کے معنی مختلف ہوتے ہیں، مثلاً: عَيْنٌ کے معنی ہیں آنکھ، پانی کا چشمہ، سردار۔ اس کی جمع نكسَرُ اَعْيُنٌ اور عَيُونٌ کے معنی ہیں آنکھیں، پانی کے چشمے، اَعْيَانٌ کے معنی ہیں سردار، عَبَدٌ غلام (نورک) کی جمع عَبِيدٌ اور اَعْبُدٌ آتی ہے، عِبَادٌ کے معنی ہیں بندگانِ الہی۔

فائدہ (۳) بعض جمع سے ایک اور جمع بنتی ہے جو بعض وقت جمع سالم ہوتی ہے اور بعض وقت جمع مکسر، جیسے: طَرِيقٌ دراستہ سے طُرُقٌ جمع اور طُرُقَاتٌ جمع الجمع ہے۔ يَدٌ ہاتھ سے اَيْدٍ جمع اور اَيَْادٍ جمع الجمع، اِنَاءٌ دہرتن سے اِنِيَّةٌ اور اَوَانٌ جمع الجمع ہے۔

فائدہ (۴) مُنْتَهَى الْجُمُوعِ کے اوزان حسب ذیل ہیں:

مَفَاعِلٌ - مَفَاعِيلٌ - فَوَاعِلٌ - فَعَائِلٌ - فَعَالِيٌّ - ان کی مثالیں اوپر کی جدول

میں مطالعہ کرو۔

۲۱۹۔ اکثر اسم منسوب کے آخر میں ۴ زیادہ کرنے سے جمع کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں،

جیسے: بَحْرِيٌّ (ناظر الملاح) کی جمع بَحْرِيَّةٌ، صُوفِيٌّ کی صُوفِيَّةٌ۔

۲۲۰۔ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ة کے ساتھ واحد پر اور بغیر ة کے جنس پر، اور کبھی ة کے ساتھ جنس پر اور بغیر ة کے واحد پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کو اسم جنس کہتے ہیں، جیسے: شَجَرَةٌ درخت، شَجَرٌ وِخْتَبَا، تَسْرَةٌ کھجور، تَسْرٌ کھجوریں۔

۲۲۱۔ فَعَالٌ وزن کے بعض لفظوں کی مونث بھی جمع کے معنوں میں استعمال کی جاتی ہے، جیسے: قَوَاسٌ دکان والا، سے قَوَاسَةٌ۔

۲۲۲۔ کبھی جمع کے حروف اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور۔ اس کو اصطلاح میں جَمْعٌ مِنْ غَيْرِ لَفْظِهِ کہتے ہیں، جیسے: اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُو کی جمع اَوْلُو۔

۲۲۳۔ کبھی واحد اور جمع کی شکل میں کچھ فرق نہیں ہوتا، صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے: فَلَکٌ جو واحد اور جمع دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۴۔ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ان میں جمعیت کے معنی پائے جاتے ہیں، اور ان کا واحد نہیں ہوتا، جیسے: قَوْمٌ (گروہ)، سَهْطٌ (جمہت)، یا واحد ہوتا ہے مگر اس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے، جیسے: سَرَاكِبٌ سوار، سَرَكِبٌ سواران، دَفِيقٌ مہراہی، دُفْقَةٌ مہراہیان، خَادِمٌ خدمتگار خَدَمٌ خدمتگاران، صَاحِبٌ مصاحب، صَحَابَةٌ مصاحبان۔ ایسے اسماء کو اسم جمع کہتے ہیں۔

۲۲۵۔ کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں اختلاف ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل سے معلوم ہوگا:

واحد اُمَّمٌ (دماں)، جمع اُمَّهَاتٌ اور اُمَّاتٌ۔

فَمٌ (منہ)، جمع اَفْوَاةٌ۔

مَاءٌ (پانی)، بَعَائٌ مَائَةٌ یا مَوَةٌ کے، جمع اَمْوَاةٌ اور مِيَاةٌ۔

رجائے موائے کے

واحد شفقہ رہوت، بجائے شفقہ کے، جمع شفاہ۔

شائے رہیڑ، بجائے شوکتہ کے، جمع شاک اور شیال۔

آمہ (لوندی)، جمع آماء اور آموات۔

اوسر آہ، جمع نساء، نسوہ اور نسوان۔

انسان جمع آفاس، عام طور پر فاس۔

قوس رکان، جمع قسی اور قسی۔

مشقی دا

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

حکمی ان الرشید ارق ذات لیلة ارقاشدیدا۔ فاستدعی جعفر او  
 قال: "أريد منك ان تنزِيل ما بقلي عن الضجور" فقال الوزير: "يا امير المؤمنين!  
 كيف يكون على قلبك ضجر وقد خلق الله اشياء كثيرة تنزِيل الزجر عن المهموم  
 والزعزعة عن المهموم، وانت قادر عليها" فقال الرشيد: "ما هي يا جعفر" فقال  
 له: "قد بينا الآن حتى نطلع الى فوق سطح هذا القصر حتى تنفر جم على الزجور واشتباكها  
 وارتفاعها والقمر وحسن طلعتة" فقال الرشيد: "يا جعفر! ما تم نفسي الى شيء  
 من ذلك" فقال "يا امير المؤمنين! افتح شباك القصر الذي يطلع على البستان و  
 تنفر جم على حسن تلك الاشجار واسمع صوت تغريد الاطيار وانظر الى هدير  
 الانهار وشجرها واشتباك الارضها" فقال: "يا جعفر! ما تم نفسي الى شيء  
 من ذلك" فقال "يا امير المؤمنين! افتح الشباك الذي يطلع على جبلت،  
 حتى تنفر جم على تلك المراكب والسلاحين، فرون ايصفق ويعد اينشد موالی"  
 فقال الرشيد: "ما تم نفسي الى شيء من ذلك" فقال جعفر: "قد يا امير المؤمنين!

حتى ننزل الى الاصلطبل الخاص وننظر الى الخيل العربيات ونتفرج على  
 حسن الوانها ما بين ادهم كالليل اذا اظلم واشقر واشهب وكميت واحمر و  
 ابيض واخضر وابلق واصفر والوان تحير العقول، فقال الرشيد ما نهم نفسي  
 الى شيء من ذلك. فقال جعفر يا امير المؤمنين! ما بقى الا ضرب عنق مملوكك  
 جعفر، فاني قد عجزت عن ازاله هم مولا نا. فضحك الرشيد و طابت نفسه و  
 زال عنه كربه. قال بعضهم الليالي حبالى تلدن كل عجيبة۔

### مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

کسی فلسفی کا ایک غلام تھا۔ ایک دن فلسفی نے اپنے غلام سے کہا کہ میں  
 حماموں میں سے کسی حمام میں جانا چاہتا ہوں؛ سپاہیوں نے قیدیوں کو زنجیر سے  
 باندھ دیا۔ یہ آدمی اپنے دوستوں کا سب سے پیارا دوست تھا۔ سفر کا خرچ  
 کون دے گا؟ اس زمین دلتک میں میں نے بہت سے مدرسے دیکھے، جہاں طالب  
 علم علم سیکھتے ہیں، ان کے استاد بڑے عالم ہیں۔ تو اپنی صحت کے متعلق مجھے جلد اظہار  
 دے، کیونکہ تیری دوستی مجھے سب موجودہ چیزوں میں زیادہ پیاری ہے۔ بھائیوں  
 اور بہنوں کے ہاتھوں کو چومو۔ سب سے بڑا قابل عزت اور سب سے بڑا شریف  
 سلطان، سب سے بڑی خوشیوں کا مالک، سب سے بڑے درجے کا (ساکم)، اللہ  
 اس کی سلطنت کو ہمیشہ رکھے اور اس کے پرچموں کو اونچا رکھے، امین۔ تمام مرد  
 اور عورت مسافروں نے سمندری بیماری سے تکلیف اٹھائی۔ مینہ اس طرح برسایا جیسے  
 مشکوں کا منہ کھل جاتا ہے۔

## سبق ۳۵۔ اسم کا اعراب مُعْرَب و مَبْنِي

پہلے سبق ۶ و ۷ دیکھو۔

۲۲۶۔ اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مُعْرَب (ب) مَبْنِي

مَبْنِي اسم کے آخر حرف کا اعراب تمام حالتوں میں یکساں رہتا ہے، اور مُعْرَب میں بدلتا رہتا ہے۔

### ۱۔ مُعْرَب

۲۲۷۔ اسم مُعْرَب کے اعراب کا اظہار کبھی پیش زبر اور زبر سے ہوتا ہے، اور کبھی کسی

حرف علت سے۔

فَاعِلٌ: (۱) اعراب وہ شے ہے جس سے مُعْرَب کا آخر بدل جاتا ہے۔ جس چیز سے یہ تبدیلی

پیدا ہوتی ہے اس کو حاصل کہتے ہیں۔

فَاعِلَةٌ: (۲) مُعْرَب اور مَبْنِي کی حالت ظاہر کرنے کا طریقہ عام طور پر ایک ہی ہے۔ مگر

حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں اگر مُعْرَب پر آئیں تو ان کو رفع، نصب اور جر کہتے ہیں،

اور اگر مَبْنِي کے آخر میں آئیں تو ضمہ، فتحہ اور کسرہ۔

۲۲۸۔ مُعْرَب کے حرکات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) اسم مفرد صحیح اور جاری مجرئی صحیح اور جمع مکسر کا رفع پیشین سے، نصب زبر سے اور

جر زبر سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسا کہ ذیل کی مثالوں سے واضح ہے:

| قسم اسم       | حالت رفعی    | حالت نصبی        | حالت جری          |
|---------------|--------------|------------------|-------------------|
| اسم مفرد صحیح | هَذَا زَيْدٌ | رَأَيْتُ زَيْدًا | مَرَرْتُ بِزَيْدٍ |
|               | هَذَا دَلْوٌ | رَأَيْتُ دَلْوًا | مَرَرْتُ بِدَلْوٍ |

## (جاری)

| قسم اسم         | حالت رفعی      | حالت نصبی         | حالت جرّی          |
|-----------------|----------------|-------------------|--------------------|
| جاری مجرّے صحیح | هَذَا ظَبْيٌ   | رَأَيْتُ ظَبْيًا  | مَرَدْتُ بِظَبْيٍ  |
| جمع مکثر        | هَذِهِ رِجَالٌ | رَأَيْتُ رِجَالًا | مَرَدْتُ بِرِجَالٍ |

امثلہ بالا میں ہذا اور ہذا عاقل ہیں، اور نرید کا اعراب رفع ہے، رأیت عاقل اور نرید کا اعراب نصب ہے، بزید میں ب عاقل اور نرید کا اعراب جر ہے، اسی طرح باقی مثالوں کا حال ہے۔

فائدہ: صحیح اسے کہتے ہیں جس کے آخر میں حرفِ عدت نہ ہو، جیسے: نرید اور جاری مجرّے صحیح وہ ہے جس کے آخر میں و یا ی ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو، جیسے: دُکُو (دول، ظبئی (ہرن)۔

(۲) مثلث، جیسے: رَجُلَانِ، یا مُشَابِهٌ لَفْظًا، جیسے: اِثْنَانٍ یا مُشَابِهٌ مَعْنَى، جیسے: کَلَامٌ۔ ان کا رفع الف سے، نصب اور جر یاءِ ماقبل مفتوح سے آتا ہے مثلاً:

| قسم  | حالت رفعی        | حالت نصبی            | حالت جرّی              |
|------|------------------|----------------------|------------------------|
| مثلث | جَاءَ رَجُلَانِ  | رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ  | مَرَدْتُ بِرَجُلَيْنِ  |
|      | جَاءَ اِثْنَانِ  | رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ  | مَرَدْتُ بِاِثْنَيْنِ  |
|      | جَاءَ كِلَاهُمَا | رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا | مَرَدْتُ بِكِلَيْهِمَا |

(یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کلام ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے)

(۳) جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُونَ، یا مُشَابِهٌ جَمْعٌ لَفْظًا، جیسے: عِشْرُونَ،

یا مثابہ جمع معنی، جیسے: اُولُوْا ان کا رفع و اُوَاقِبِل مضموم سے، نصب اور جرّ  
بِاِءِ ماقبل مکسور سے آتا ہے، مثلاً،

| قسم                  | حالت رفعی            | حالت نصبی              | حالت جرّی                |
|----------------------|----------------------|------------------------|--------------------------|
| جمع مذکر سالم        | جَاءَ مُسْلِمُونَ    | رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ   | مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ   |
| مثابہ جمع مذکر لفظاً | جَاءَ عِشْرُونَ      | رَأَيْتُ عِشْرِينَ     | مَرَرْتُ بِعِشْرِينَ     |
| مثابہ جمع مذکر معنی  | جَاءَ اُولُوْا مَالٍ | رَأَيْتُ اُولِيْ مَالٍ | مَرَرْتُ بِاُولِيْ مَالٍ |

(۱۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے، نصب اور جرّ زیر سے ہوتا ہے، مثلاً:

| حالت رفعی              | حالت نصبی            | حالت جرّی              |
|------------------------|----------------------|------------------------|
| جَاءَ فِيْ مُسْلِمَاتٍ | رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ | مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ |

(۵) اَسْمَاءُ سَيِّدَةٍ مُّكْتَبَرَةٍ، یعنی چھ اسم، اَبٌ، اَخٌ، حَمٌّ (دیور)، هَنَّ  
(شرمگاہ) فَمٌّ (منہ)، ذُو (صاحب)۔ جب یہ اسماء، ی متکلم کے سوا، کسی اور کلمے کی  
طرف مضاف ہوتے ہیں، تو ان کا رفع و اُوَاقِبِل مضموم سے، نصب الف سے اور جرّ  
بِاِءِ ماقبل مکسور سے آتا ہے، مثلاً:

| اسم   | حالت رفعی        | حالت نصبی          | حالت جرّی             |
|-------|------------------|--------------------|-----------------------|
| اَبٌ  | هَذَا اَبُوْكَ   | رَأَيْتُ اَبَاكَ   | مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ   |
| فَمٌّ | هَذَا فُوْكَ     | رَأَيْتُ فَاكَ     | وَضَعْتُ فِيْ فِيْكَ  |
| ذُو   | هَذَا ذُوْ مَالٍ | رَأَيْتُ ذَا مَالٍ | مَرَرْتُ بِذِيْ مَالٍ |



۲۲۹۔ ذیل کی صورتوں میں اَسماءِ معرفہ منصرف ہوتے ہیں:

(۱) اگر اُن کا وزن فَعْلٌ یَا فَعْلٌ یا فَعْلٌ ہو، جیسے: ذِبٌّ، عَمْرٌ، فُوجٌ، هِنْدٌ۔

(۲) اگر وہ اصل میں اسم فاعل یا صفت ہوں، جیسے: حَسَنٌ، سَعِيدٌ

مُرَادٌ، مُحَمَّدٌ۔

(۳) بعض مفرد اسماء، جیسے: جَعْفَرٌ۔

۲۳۰۔ اسماء کے منع منصرف (یعنی غیر منصرف ہونے) کے نو اسباب ہیں:

اِس اسم کو غیر منصرف قرار دیا جاتا ہے، جس میں ان نو میں سے کوئی سے دو

سبب پائے جائیں، یا ان میں سے کوئی ایک سبب ایسا ہو، جو دو سببوں کا قائم

مقام ہو۔ ایسے غیر منصرف کے آخر میں کسرہ اور ثنوں نہیں آتی، جیسے: جَاءَ عَمْرٌ، رَأَيْتُ

عَمْرٌ، مَرَدَّتْ بَعِیْرٌ۔

منع صرف کے اسباب یہ ہیں:

(۱) عَدْلٌ (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجب (۶) جمع (۷)

ترکیب (۸) الف و نون زائدا (۹) وَزْنٌ فِعْلٌ۔

(۱) عَدْلٌ۔ لفظ کا اپنے اصلی صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف تغیر پانا،

یعنی یہ کہ اسم اصلی صیغے سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے بنایا جائے۔ یہ کبھی تو

عدد سے نکالا جاتا ہے، جیسے: ثَلَاثٌ اور مَثَلثٌ (تین تین)، قیاس یہ تھا کہ

ان کے معنی صرف تین ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ تھا،

کیونکہ معنی کی تکرار، لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے۔ اس کو عَدْلٌ تَحْقِیْقِیٌّ کہتے ہیں۔ اس میں

دوسرا سبب صفت ہے۔ کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے، جیسے: عَمْرٌ اور ذَفْرٌ

جو غیر منصرف طور پر استعمال ہوتے ہیں اور سوائے حتمیت کے منع صرف کا اور کوئی

سبب ان میں نہیں ہے۔ اس واسطے ان کو عا ہر اور ذافر سے معدول مان لیا گیا ہے۔

اس کو عدل تقدییری کہتے ہیں۔

اسم معدول کے اوزان چھ ہیں: (۱) مَفْعَلٌ جیسے: مَثَلْتُ. (۲) فُعَالٌ جیسے: ثَلَاثٌ. (۳) فَعَالٍ، فَعَالٌ، جیسے: قَطَامٌ. (۴) فَعِلٌ یا فَعُلٌ، جیسے: اَمْسٌ (۵) فَعَلٌ جیسے: سَحَرٌ (۶) فَعَلٌ جیسے: عَسَرٌ۔

(۲) صفت، جو اصل میں وصفی معنی کے واسطے وضع کی گئی ہو، جیسے: اَحْمَرٌ، اَسْوَدٌ۔ اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

(۳) تانیث۔ ہر علم جس کے آخر میں تانیث کی نون لفظاً موجود ہو، جیسے: طَلْحَةُ (مرد کا نام)، مَسْكَةٌ (شہر کا نام)، یا وہ معنوی طور پر مؤنث ہو اور کلمہ تین حرف سے زائد، یا متحرک الاوسط ہو، جیسے: ذَيْبٌ (عورت کا نام)، مَسْقٌ (روزخ کا نام)، یا الف مقصورہ کے ساتھ ہو، جیسے: حَبْلٌ (وزن عاملہ)، یا الف ممدودہ کے ساتھ ہو، جیسے: صَحْرَاءٌ۔ ان میں سے الف کے ساتھ تانیث دوسببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

(۴) معرفہ۔ صرف وہ اسم جس میں حکمیّت پائی جائے، جیسے: ذَيْبٌ یہ سوائے صفت کے سب سببوں کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے۔

(۵) عجمہ۔ جو اسم عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو، جیسے: اِبْرَاهِيمٌ، یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو، جیسے: سَتْرٌ (ایک قلعے کا نام)، الاوسط جو مؤنث ثلاثی، ساکن الاوسط اور غیر عجمہ ہو، اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: هِنْدٌ اور هِنْدٌ۔ اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا جیسے: مَاءٌ اور جَوْدٌ (عجم کے دو مشہروں کے نام)۔

(۶) جمع۔ جو کئی مجموع کے وزن پر ہو، یعنی ایسی جمع جس کے پہلے دو حروف

مفتوح اور تیسرا حرف الف ہو، جیسے: مَسَاجِدُ اور مَصَاحِفُ۔ یہ ایک سبب دو سببوں کا قائم مقام ہے، لیکن اگر آخر میں ة ہو، جیسے: صَيَاقِلَةٌ اور بِرَامِكَةٌ تو یہ جمع غیر منصرف نہ ہوگی۔

(۷) ترکیب۔ یعنی دو کلموں کا اصناف اور اسناد کے بغیر مرکب ہونا، جیسے: بَعْلَبَاكُ (شہر کا نام) کہ بَعْل اور بَاك سے مرکب ہے۔ اس میں دوسرا سبب عَلِيَّت ہے۔  
(۸) الف و نون نرائذ ة۔ جب علم کے آخر میں ہو، جیسے: عُثْمَانُ، یا اُس صفت کے آخر میں ہو جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہے اور اُس کی مؤنث میں ة نہ ہو، جیسے: سَكْرَانُ (متوالا)، یا ایسا اسم ہو کہ اُس کی مؤنث ہی نہ ہو، جیسے: رَحْمَانُ۔

(۹) وزنِ فعل۔ یعنی ایسا وزن جو فعل کے لئے مخصوص ہو، جیسے: دُكُلٌ رَقِيْلٌ (کا نام) شَهْرٌ (گھوڑے کا نام)۔ اگر وزن فعل کے ساتھ مخصوص نہ ہو، تو مضارع کا کوئی حرف (ا، ت، ی، ن) اسم کے شروع میں ہونا چاہیے، جیسے: أَحْمَدٌ اور تَغْلِبُ۔ اس میں دوسرا سبب عَلِيَّت ہے۔

فائدہ (۱) منع صرف کے نو اسباب میں سے پانچ اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں: عدل تحقیقی، وزن فعل، تانیث بالالف، مننتہی الجموع اور فَعْلَان صفتی جس کا مؤنث فَعْلَانَةٌ نہ ہو۔ چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں: عدل تقدیری، تانیث بالتاء، عجمہ، ترکیب، وزن فعل اور فَعْلَان جب کہ علم ہو

فائدہ (۲) اگر غیر منصرف اسم، الف لام تعریفی کے ساتھ استعمال ہو، یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو، تو اُس کو کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: ذَهَبْتُ إِلَى مَسَاجِدِکُمْ اور إِلَى الْمَسَاجِدِ۔

۲۳۱۔ مزید توضیح کے لئے لکھا جاتا ہے کہ مفصلہ ذیل غیر منصرف ہیں:

(الف) جمع مکسر، جس کا وزن آفِعِلَاءُ، فَعْلَى، فَعْلَاءُ، فَوَاعِلُ، فَعَائِلُ

فَعَالِي، فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ ہو، نیز أَوَّلُ (پہلا)، اُخْرُ اور اَشْيَاءُ۔

رب، مَوْتٌ کے اوزان فَعْلَاءُ، فَعْلَى، فِعْلَى اور فُعْلَى، جیسے: صَحْرٌ بَيْضَاءُ، غَضْبَى، ذِكْرَى، كُبْرَى۔

رج) وہ اسماء جو رنگ یا عیب اور تفضیل کو ظاہر کرتے ہوں، جن کا وزن أَفْعَلُ ہو اور اُن کی مَوْتٌ کا وزن فَعْلَاءُ یا فَعْلَى ہو، جیسے: اَسْوَدٌ، اَكْبَرٌ۔

د) اسماء صفت، جن کے مذکر کا وزن فَعْلَانُ ہو اور مَوْتٌ کا فَعْلَى ہو جیسے: غَضْبَانُ (غَضْبَى کا مذکر)

ه) اعداد شمار، جن کے آخر میں ۴ ہو اور صرف اعداد کو ظاہر کرتے ہوں، جیسے: ثَلَاثَةٌ نِصْفُ سِتَّةٍ (تین، چھ کا آدھا ہوتا ہے)

و) اکثر اسماء معرفہ، مع اُن اسماء کے، جن کے آخر میں ۴ ہو، خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث، جیسے: طَرَفَةٌ (اسم مذکر)، فَاطِمَةٌ، مَكْتَبَةٌ۔

ہر وہ اسم جو فَعْلَاءُ یا فَعْلَى کے وزن پر ہو، جیسے: زَكْرِيَاءُ، يَحْيَى۔

۲۳۲۔ اسم منقوص، یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یاءِ ماقبل مکسور ہو، اس رفع، ضمّہ تقدیری سے، جر کسرة تقدیری سے اور نصب فتح لفظی سے آتا ہے، جیسے:

| حالت جری             | حالت نصبی          | حالت رفعی           |
|----------------------|--------------------|---------------------|
| مَرَرْتُ بِالْقَاضِي | رَأَيْتُ الْقَاضِي | جَاءَ فِي الْقَاضِي |

۲۳۳۔ اسم مقصور، یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، نیز وہ اسم یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو۔ ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری آتا ہے، جیسے:

| حالت جری           | حالت نصبی        | حالت رفعی         | قسم             |
|--------------------|------------------|-------------------|-----------------|
| مَرَرْتُ بِمُوسَى  | رَأَيْتُ مُوسَى  | جَاءَ فِي مُوسَى  | اسم مقصور       |
| مَرَرْتُ بِعَلَاءِ | رَأَيْتُ عَلَاءِ | جَاءَ فِي عَلَاءِ | مضاف بیاہ متکلم |

فائدہ: تقریری اعراب کے یہ معنی ہیں کہ اعراب کی علامت لفظ ہی میں موجود ہو۔

۲۳۴۔ وہ جمع مکسر جو غیر منصرف ہو اور ایسے فعل سے نکلی ہو جس کا لکھنا ویا

ی ہے اور اُس کا اسم فاعل اور اسم مفعول فَأَعْلَتْهُ کے وزن پر ہو، جیسے: (واحد) جَارِيَةٌ  
(لونڈی) سے رَفَع اور جَرِي کی حالت میں جَوَّارٍ اور نصب کی حالت میں جَوَّارِي، فِتْوَى  
سے رَفَع اور جَرِي کی حالت میں فِتَاوٍ اور نصبی حالت میں فِتَاوِي۔

۲۳۵۔ جن اسماء کے آخر میں تنوین ہو، جیسے: عَصَا، رَجَارٌ عَصَوُوكے،

هُدَاي، مُصْطَفًّ۔ وہ ہر صیغے اور حالت میں اپنی وہی حالت قائم رکھتے ہیں جو واحد  
میں ہے یہی حال غیر منصرف اسماء کا ہے، جیسے: ذِكْرِي، دُنْيَا۔

۲۳۶۔ اِبْنٌ۔ جب کسی اسم کی طرف مضاف ہو اور اُس سے پہلے کوئی اسم علم واقع

ہو اور وہ منصرف ہو تو اُس علم کی تنوین گر جاتی ہے، جیسے: سَعْدُ بْنُ عَمْرٍو،  
(سعد عمرو کا بیٹا)۔ اِبْنٌ کا الف اُس حالت میں باقی رہتا ہے، جب وہ مضاف یا  
غیر مضاف خبر واقع ہو۔ اس صورت میں جو اسم منصرف اُس سے پہلے ہوگا اُس پر تنوین  
رہے گی، جیسے: سَعْدُ بْنُ عَمْرٍو (سعد عمرو کا بیٹا ہے)

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

وقع بين الوليد بن عبد الملك وبين اخيه سليمان كلام. فعجل عليه

سليمان يا مرياحق امه ففتم فاه ليحييه، و اذا بجنبه عمر ابن عبد العزيز.

فامسك على فيه ورد كلمته، وقال "يا ابن عبد الملك! اخوك وابن امك

وله السبق عليك" فقال "يا ابا حفص! قتلتني" قال "وما صنعت بك؟" قال

"رددت في صدرى احرم من الجمر" ومال لجنبه، فهات.

كان الخليفة المستعصم بطلا شجاعا و فارسا صديدا۔ لوريکن فی

بنی العباس اشجع منه ولا اشد قلباً۔ قال ابن ابی داؤد کان المعتصم یقول لی، یا ابا عبد اللہ! عض علی ساعدی بالشر قوتک، فاقول "واللہ یا امیر المؤمنین! ما تطیب نفسی بذالك" فبقول "انه لا یضرنی" فاروم ذلك۔ فاذا هو لا تعمل فیہ الا منہ۔ فكیف تعمل فیہ الا انسان۔

## مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

اُس کو چھڑی سے مارو۔ دس کا آدھا پانچ ہے۔ خلیفہ المعتصم جانتا تھا مضارع کے ساتھ کان، علی بن الجنید الاسکانی کو معتصم نے حماد کے بیٹے سے کہا کہ "جنید کے بیٹے کے پاس جاؤ اور کہو کہ میرے مہمان ہونے کی تیاری کرو۔" اُس نے اُس سے کہا کہ "امیر المؤمنین کے مہمان ہونے کی تیاری کرو، کیونکہ خلیفہ کا مہمان ہونا بڑی چیز ہے۔" ایک لڑکے سے کہا گیا کہ "کیا تیرا استاد تجھے کپڑے پہننے کو نہیں دیتا؟" اُس نے جواب دیا کہ "تحقیق اگر میرے استاد کے پاس ایک گھر ٹونیوں سے بھرا ہوتا اور حضرت یعقوب اور پیغمبروں کے ذریعہ سفارش کرتے اور فرشتے ضمانت دینے آتے اور اُس سے ایک سوئی مستعار مانگتے کہ اُن کے بیٹے حضرت یوسف کا کپڑا پھٹ گیا ہے، اس کو سینا ہے، تو بھی وہ اُس کو سوئی نہ دیتا۔ جب یہ حال ہو تو وہ مجھے کپڑے کیوں پہناتا؟"

## سبق ۳۶

کلموں میں اعراب کے تغیرات

۲۳۷۔ جو کلمہ فاعلی حالت میں ہو وہ مَرْفُوعٌ کہلاتا ہے۔ جو مفعولی حالت

میں ہو وہ مَنْصُوبٌ، اور جو مضافی حالت میں ہو وہ مَجْرُورٌ۔

### ۱۔ مرفوعات

۲۳۸۔ مرفوعات آٹھ ہیں:

(۱) فاعِلٌ، (۲) مَفْعُولٌ مَّا لَمْ يُسَيَّرْ فاعِلُهُ (۳) مُبْتَدَأٌ (۴) خَبَرٌ،

(۵) إِنَّ اور اُس کے اخوات کی خبر (۶) کَانَ اور اس کے اخوات کا اسم (۷) مَا

اور کلاً (مُشَابِهٌ بِهٖ لَيْسَ) کا اسم اور (۸) لآر پر اے نفی جنس، کی خبر۔

### (۱) فَاعِلٌ

۱۔ فَاعِلٌ وہ اسم ہے جس سے پہلے فِعْلٌ، یا شَبَّهَ فِعْلٌ، بہ طریقِ اسناد آئے، اور اُس فِعْلٌ، یا شَبَّهَ فِعْلٌ کا قیام اُس کی ذات سے وابستہ ہو، جیسے: قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوا)، زَيْدٌ قَائِمٌ أَبْوَهُ ر (وہ زید جس کا باپ کھڑا ہے)۔ پہلی مثال میں قَامَ فِعْلٌ ہے اور دوسری میں قَائِمٌ شَبَّهَ فِعْلٌ ہے اور اُن کے سبب سے فاعل پر رفع آیا ہے۔

۲۔ فاعِل کی دو قسمیں ہیں: اسم ظاہر اور اسم ضمیر۔

۳۔ فعل اور اُس کے فاعل کے مابین جو تعلق ہے، اُس کے احکام یہ ہیں:

(۱) اگر فاعل اسم ظاہر ہے، تو فعل ہر صورت میں واحد ہوگا، اور تذکیر و تانیث میں فعل اور فاعل آپس میں مطابق ہوں گے، جیسے:

مذکر: قَامَ الرَّجُلُ - قَامَ الرَّجُلَانِ - قَامَ الرَّجَالُ۔

مؤنث: قَامَتِ الْمَرْأَةُ - قَامَتِ الْمَرْأَتَانِ - قَامَتِ النِّسَاءُ۔

لیکن اگر فاعل ضمیر ہو، تو فعل عدد (یعنی واحد، مثنیٰ اور جمع) اور جنس (یعنی مذکر

اور مؤنث) کے لحاظ سے اپنے فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے:

مذکر: الرَّجُلُ قَامَ - الرَّجُلَانِ قَامَا - الرَّجَالُ قَامُوا۔

مؤنث: الْمَرْأَةُ قَامَتْ - الْمَرْأَتَانِ قَامَتَا - النِّسَاءُ قُمْنَ۔

اس صورت میں الرَّجُلُ (وغیرہ) مُبْتَدَأٌ، قَامَ (وغیرہ) فِعْلٌ اور ضمیر (هُوَ/وغيره)

جو مُبْتَدَأ کی طرف راجع ہے، اس فعل کا فاعل ہے۔

(ب) اگر فاعل مؤنث حقیقی ہو اور اپنے فعل سے متصل ہو، تو فعل مؤنث

ہوگا، جیسے: قَالَتْ هِنْدُ ابْنَةُ طَلْحَةَ۔ لیکن اگر فعل اور اُس کے

فاعل کے مابین فاصلہ ہو، تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہو سکتا ہے،  
جیسے: مَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّهِ، اور إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ۔  
پہلے جملے میں موعظتاً فاعل مؤنث ہے اور اُس کا فعل جَاءَ مذکر ہے، دوسرے  
میں مُصِيبَةٌ فاعل کے لئے أَصَابَتْ فعل بھی مؤنث ہے۔

(ج) اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو، تو فعل کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں: (۱)  
اگر فعل اپنے فاعل سے پہلے ہے، تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح کا ہو سکتا ہے،  
مثلاً: طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور طَلَعَ الشَّمْسُ دونوں صحیح ہیں لیکن (۲) اگر فعل اپنے  
فاعل کے بعد آیا ہے، تو وہ لازمی طور پر مؤنث ہوگا، جیسے: الشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

(د) اگر فاعل جمع نکستہ ہے، تو عام اس سے کہ وہ ذوالعقل ہے یا غیر ذوالعقل،  
اُس پر مؤنث غیر حقیقی کے قاعدے کا اطلاق ہوگا۔ جیسے: قَامَتِ الرِّجَالُ، اور  
قَامَ الرِّجَالُ دونوں طرح صحیح ہے، گو اس موقع پر الرِّجَالُ قَامُوا بھی کہہ سکتے ہیں۔  
(۵) اگر قرینے سے فعل کا پتہ لگ سکے، تو فعل کو حذف بھی کیا جاسکتا ہے،  
مثلاً: مَنْ أَكَلَ؟ کے جواب میں صِرَفَ زَيْدًا کہہ دینا کافی ہے۔ حالانکہ  
أَكَلَ زَيْدًا مراد ہے۔

اسی طرح اگر کسی سوال کا جواب نَعَمْ یا بَلَّے (ہاں) میں ہو سکے، تو صرف  
نَعَمْ یا بَلَّے کہہ کر فعل اور فاعل دونوں کو حذف کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ فاعل اپنے مفعول سے پہلے آتا ہے۔ لیکن ذیل کی صورتوں میں ایسا  
ہونا واجب ہے:

(۱) اگر فاعل ضمیر متصل ہو، جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا۔

(ب) اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں، جیسے لَقِيَ مُوسَى عِيسَى۔  
اس جملے میں مُوسَى فاعل اور عِيسَى مفعول ہے۔



(۲) مفعول مَالْمُؤَيَّسَةِ فَاعِلُهُ

۲۳۹۔ مفعول مَالْمُؤَيَّسَةِ فاعلہ ایسے فعل کا مفعول ہوتا ہے، جس کا فاعل مذکور نہیں ہوتا۔ اس کا فعل مجہول کے صیغے سے آتا ہے اور وہ فعل اپنے مفعول کو رفع کرتا ہے، جیسے: قَتَلَ زَيْدٌ۔

اس مفعول کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں، اور احکام کے لحاظ سے اس کا حال فاعل کی مانند ہے۔

(۳ و ۴) مُبْتَدَأٌ اور خَبَرٌ

(دیکھو سبق ۱۱)

۲۴۰۔ مُبْتَدَأٌ اور خبر دونوں اسم ہوتے ہیں۔ ان کا عامل رافع، یعنی وہ عامل جس کے سبب سے ان پر رفع آتا ہے، جملے میں لفظی صورت میں موجود نہیں ہوتا، بلکہ محض معنوی ہوتا ہے۔ گویا کہ کسی عامل کا نہ ہونا ہی ان کے لئے عامل ہے۔ زَيْدٌ كَاتِبٌ میں زید مبتدأ اور کاتب اس کی خبر ہے۔

۲۴۱۔ مبتدأ اور خبر کے احکام یہ ہیں:

(۱) مبتدأ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے، یا نکرہ مخصوصہ، جیسے: زَيْدٌ كَاتِبٌ۔ اس جملے میں مبتدأ زید، معرفہ ہے۔ اسی طرح الْكِتَابُ صِحْحَةٌ میں مبتدأ (الكتاب) ال تعریفی کے آنے سے معرفہ ہو گیا ہے۔

نکرہ مخصوصہ کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں:

(۱) لَرَجُلٌ صَالِحٌ خَيْرٌ مِنْكَ (۲) كِتَابِي صِحْحٌ، (۳) أَرَجُلٌ فِي الدَّارِ  
أَمُّ امْرَأَةٍ؟ (۴) مَا أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنْكَ۔ مثال (۱) میں رجل اپنی صفت،  
صالح کے سبب سے۔ (۲) میں کتاب ضمیر متکلم (ی) کی طرف مضاف ہونے سے۔  
(۳) میں رجل مقید ہو کر، اور (۴) میں أحد نفی کے مقابلے میں آکر ہر ایک مبتدأ

اپنی اپنی جگہ نکرہ مخصوصہ ہو گیا۔

(ب) خبر اکثر نکرہ اور کبھی کبھی معرفہ ہوتی ہے۔ اوپر کی مثالوں میں خبر نکرہ ہے  
السرّسؤل محمدٌ اور مولا ابی زید میں خبر معرفہ ہے۔

(ج) اگر مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں، تو دونوں میں سے ہر ایک مبتدا یا خبر  
قرار دیا جاسکتا ہے، جیسے: اللہ سرابنا، اخئی زاید، ادم ابونا۔

(د) خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے، مگر کبھی  
جملہ اسمیہ ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ایک ظاہر یا پوشیدہ ضمیر اکثر مبتدا کی طرف  
اس میں راجع ہوتی ہے، جیسے: زید ابوہ کاتب زید کا باپ لکھنے والا ہے،  
اس میں ابوہ کی ضمیر زید کی طرف راجع ہے۔ زید یقراً زید پڑھتا ہے،  
یہاں یقراً میں پوشیدہ ضمیر هو، زید کی طرف راجع ہے۔

کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے، جیسے: سعد لقی زیداً

کبھی جملہ شرطیہ ہوتی ہے، جیسے: حامد ان لقینی فاخبرته بهذا

کبھی جملہ ظرفیہ ہوتی ہے، جیسے: سعید فی الدار

مگر بہر حال ظاہر یا پوشیدہ ضمیر ان جملوں میں بھی ہوتی ہے۔

(ه) ایک مبتدا کے لئے کئی خبریں واقع ہو سکتی ہیں، جیسے: زید عاقلٌ

بالغٌ عالمٌ۔

(و) خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو، تو تذکیر و تانیث، وحدت و تثنیہ اور

جمعیت میں مبتدا کے موافق ہوگی، جیسے: السرزق مفسوم۔ اس میں خبر واحد  
اور مذکر ہے۔

زاید و بکر کاتبان۔ اس میں خبر تثنیٰ اور مذکر ہے۔

الرجال قوامون على النساء۔ یہاں خبر جمع مذکر ہے۔

نِسَاءٌ لِحَى جَمِيلَاتٌ۔ اس میں خبر جمع مؤنث ہے۔

(۵) اِنَّ اور اُس کے اخوات

۲۲۲۔ اِنَّ کے اخوات یہ ہیں: اَنَّ، كَانَّ، لَمِيتَّ، لَكِنَّ اور لَعَلَّ۔ یہ سب

مل کر حُرُوفٌ مُشَبَّهَةٌ بِفِعْلٍ کہلاتے ہیں۔ جملے میں جو مبتدأ ہوتا ہے وہ ان حروف

کا اسم کہلاتا ہے۔ یہ اپنے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کر دیتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱)

جیسے: اِنَّ السَّاعَةَ اَتِيَتْ۔ اس میں السَّاعَةُ، اِنَّ کا اسم ہے اور

اَتِيَتْ اُس کی خبر۔

۲۲۳۔ حروف مُشَبَّهَةٌ بِفِعْلٍ کے استعمال کی صورتیں یہ ہیں:

(۱) اِنَّ اور اَنَّ جملے کے مضمون کی تحقیق کے لئے آتے ہیں، جیسے: اِنَّ اللّٰهَ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اِعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔

اِنَّ اور اَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ اِنَّ ابتداء کلام میں آتا ہے اور اپنے

اسم اور خبر سے مل کر کلام تام بن جاتا ہے، مگر اَنَّ وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم

و خبر سے مل کر مفرد کا کام دیتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے۔

اِنَّ کے استعمال کے مواقع یہ ہیں:

(۱) ابتداء کلام میں، جیسے: اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ

(۲) موصول کے بعد، جیسے: اَتَيْنَاكَ مِنَ الْكُنُوزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحًا

لَتَنُوُّوا بِالْعُصْبَةِ اُولَى الْقُوَّةِ (ہم نے سکوت خزانے دیئے تھے کہ اسکی کجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانے میں)

(۳) جواب قسم میں، جیسے: وَاللّٰهِ، اِنَّهُ فِي ضَلَالٍ۔

(۴) قول مصدر سے فعل کے کسی صیغے کے بعد، جیسے: قَالَ اِنِّي عَبْدٌ لِلّٰهِ۔

(۵) ندا کے بعد، جیسے: يَا مَعْشَرَ النَّاسِ! اِنِّي ذَاهِبٌ مَّعَكُمْ۔

(۶) واو حالیہ کے بعد، جیسے: وَاِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ فِي الْوَادِیِ۔

(۷) حروف تنبیہ کے بعد، جیسے: اَلَا اِنَّهٗ لَخَبِيْرٌ۔

(۸) حروف تصدیق کے بعد، جیسے: نَعَمْ، اِنِّیْ غَرِيْبٌ۔

(۹) حرف استثنا (اَلَا) کے بعد، جیسے: مَا جَاءُوا اِلَّا اِنَّهُمْ لَكَارِهُوْنَ۔

اِنَّ کی خبر پر کبھی لام تاکید (مفتوح) آتا ہے، جیسے: اِنَّهٗ لَكَاْذِبٌ۔

(ب) اَنَّ کے استعمال کے مواقع یہ ہیں: (۱) اَنَّ فاعلی، مفعولی اور اضافی

حالت میں ہوتا ہے، جیسے: اَوْلَمْ يَكْفِيْهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ؛ فَعَلَّ

هٰذَا مِنْ حَيْثُ اَنِّيْ لَا اُحِبُّهٗ، لَا تَخَافُوْنَ اَنَّا كُمْ اَشْرَكْتُمْ

(۲) حرف جر کے بعد، جیسے: ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

(۳) لَوْ کے بعد، جیسے: لَوْ اَنَّهٗ يَرٰ اِنِّيْ لَذَهَبْتُ هُنَا

(۴) حرف شرط لَوْ کے بعد، جیسے: لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

(۵) مَا رُظْف زَمَانِي) کے بعد، جیسے: وَاَقْرَأْ مَا اَنَّا كَاتِبٌ۔

(ج) كَأَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے، جیسے: كَأَنَّهٗ هُوَ الْمَلِكُ۔

(د) لَيْتَ آرزو یا تمنا کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، عام اس سے کہ اُس آرزو کا حصول

ممکن ہو یا نہ ہو، جیسے: لَيْتَ الشَّيْبَابَ عَائِدًا رَكَشَ جَوَانِي واپس آسکتی۔ یہ ایک غیر

ممکن الحصول آرزو ہے، لَيْتَهُ مُسْلِمًا رَكَشَ وَهٗ مُسْلِمٌ ہوتا! یہ آرزو ممکن الحصول ہے،

کبھی کبھی لَيْتَ سے پہلے یا حرف تنبیہ لاتے ہیں، جیسے: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ

ثَرَابًا۔ (کاش میں مٹی ہوتا!)

(۷) لَكِنَّ ایسے دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے، جن کے مضمون ایک

دوسرے سے مغائر ہوں۔ اس کے آنے سے پہلے جملے کا پیدا کیا ہوا خیال یا وہم دُور

ہو جاتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ لَكِنَّ بَكْرًا غَائِبًا۔ (زید تو آگیا لیکن بکر ابھی غائب ہے)

(۸) لَعَلَّ ممکن الحصول آرزو کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: لَعَلَّ

لَمْ يَكْرُمِي. (شاید سردار میری عزت کرے)

۲۲۴۔ حروف مشبہ بفعل کے بعد ما آجائے، تو ان کا عمل زائل ہو جاتا ہے،  
جیسے: إِنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ۔ اگر ما، ان کے بعد موجود ہو، تو یہ حروف  
حال کے شروع میں بھی آسکتے ہیں، جیسے: إِنَّمَا جَاءَ غَلَامِي، كَأَنَّهَا  
تَأْتُونَ إِلَى الْمَوْتِ۔ (گویا وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں)

۲۲۵۔ اِنَّ، اَنَّ، كَانَّ اور لَكِنَّ کے نون کو اگر مخفف (یعنی بجائے تشدید  
سکون کے ساتھ) بولا جائے، تو ان چاروں کا عمل زائل ہو جاتا ہے، جیسے:  
كُنْتُ مِنَ الْغَافِلِينَ، عَلِمْتُ اَنْ يَّجِيَّ اِلَيَّ، لَكِنَّ لَا يَعْلَمُونَ، كَانَّ  
يَكُنُّ يَذْهَبُ اِلَى بَيْتِهِ

(۶) كَانَّ اور اُس کے اخوات

۲۲۶۔ كَانَّ اور اُس کے اخوات کا اسم مرفوع ہوتا ہے تفصیل کے  
تے دیکھو سبق ۲۵۔

(۷) مَا اور لَا مشابہ بِلَيْسَ

۲۲۷۔ مَا اور لَا حروف نفی ہیں، اور چون کہ جملہ اسمیہ پر ان کا عمل لَبْسَ  
عمل سے مشابہ ہے، اس لئے ان کو مُشَابِهَةٌ بِلَيْسَ کہتے ہیں۔ ان کا اسم مرفوع  
نہا ہے اور خبر منصوب ہوتی ہے۔

۲۲۸۔ مَا معرفہ اور نکرہ، دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: مَا نَرَى  
لَهُمَا، مَا الْحَسَنُ غَافِلًا۔

لا ہمیشہ نکرہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنَّا۔

جب مَا کی خبر اپنے اسم سے مقدم ہو، یا خبر پر لَآءِ کا لفظ آئے تو مَا کا  
عمل زائل ہو جاتا ہے، جیسے: مَا قَامَ نَرِيذٌ: مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ۔

۲۳۶  
(۸) لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ

۲۴۹۔ جو حرف لا نفی جنس کے لئے آتا ہے، اُس کی خبر مرفوع ہوتی ہے،

اور اسم منصوب ہوتا ہے، جیسے: لَا غَلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ رِيسِ اَدْمِي كَا كَوْنِي غَلَامِ  
ظريف نہیں ہے)

اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو، تو مبنی پر فتح ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلٍ فِي الدَّارِ

اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لا کا عمل کچھ نہیں رہتا اور معرفہ مرفوع ہو جاتا ہے جیسے:  
لَا شَيْءٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔

اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو، تو پھر خواہ نصب

بلا تنوین میں، خواہ رفع مع تنوین کے، جیسے: لَا سَرَفَتْ وَلَا فَسُوقٌ، يَوْمٌ رَوْبِعٌ  
فِيهِ وَلَا حُلَّةٌ۔ (وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی)

۲۵۰۔ منادی مرفوع ہوتا ہے بشرطیکہ وہ مضاف نہ ہو، جیسے: يَا وَاَلِدَا

۲ منصوبات

۲۵۱۔ منصوبات نفاذ میں بارہ ہیں:

مَفَاعِيلُ خَمْسَةٌ (پانچ مفعول)، یعنی (۱) مَفْعُولٌ مُطْلَقٌ (۲) مَفْعُولٌ بِهِ

(۳) مَفْعُولٌ آتَا، (۴) مَفْعُولٌ مَعَهُ اور (۵) مَفْعُولٌ فِيهِ۔ ان کے علاوہ

(۶) حَالٌ، (۷) تَمْيِيزٌ، (۸) مُسْتَثْنِيٌّ، (۹) اِنْ اور اُس کے اخوات

کا اسم، (۱۰) كَانْ اور اُس کے اخوات کی خبر، (۱۱) اِسْمٌ مَنْصُوبٌ، جو لاؤ نفی

جنس کے ساتھ آتا ہے، اور (۱۲) مَا اور لا مشابہ بِلَيْسَ کی خبر۔

(۱) مَفْعُولٌ مُطْلَقٌ

مفعول مطلق وہ اسم (مصدر) ہے، جو فعل کے بعد آتا ہے اور اس کا مادہ اس

فعل کا ہم معنی ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ بَنِيَّ ضَرْبًا رَازِدًا (ایک مار ماری)

۲۵۲۔ اس مفعول کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے:

۱۔ تاکید کے اظہار کے لئے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے۔

۲۔ نوع کے بیان کرنے کے لئے، جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةَ الْقَاهِرِي رِيْن قَارِي

کی نشست بیٹھا)

۳۔ عدد کے بیان کے واسطے، جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً، جَلَسْتَيْنِ، جَلَسَاتٍ

ر میں ایک، دو، کئی نشست بیٹھا)

اگر قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق سے پہلے آنے والے فعل کو محذوف کر دیا

جاتا ہے، جیسے کسی باہر سے آنے والے کو مخاطب کر کے کہیں: خَيْرَ مَقْدَمٍ۔ اس میں

قَدِمْتُ (تُو آیا) محذوف ہے۔ یا کسی شخص سے کوئی چیز ملنے پر کہا جاتے:

شُكْرًا۔ اس میں شَكَرْتُكَ (میں نے تیرا شکر ادا کیا) محذوف ہے۔

### (۲) مفعول بہ

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے، جیسے: قَتَلْتُ

زَيْدًا (میں نے زید کو قتل کیا)۔ کبھی یہ مفعول اپنے فاعل سے پہلے بھی آجاتا ہے

جیسے: زَيْدًا قَتَلْتُ (میں نے زید کو قتل کیا)

۲۵۳۔ اگر قرینہ پایا جائے، تو اس مفعول کے فاعل کا حذف کر دینا لازمی ہوتا ہے۔

س حذف کی صورتیں یہ ہیں:

۱۔ مُنَادِي (اسم) سے پہلے، جیسے: يَا زَيْدُ۔ یہ اصل میں اَدْعُوا زَيْدًا

میں زید کو بلاتا ہوں، تھا، اس میں حرفِ نداء (یا)، فعل اَدْعُوا کا قائم مقام

ہے۔ مُنَادِي کا مفصل ذکر آئندہ سبق ۴۲ میں دیکھو۔

۲۔ تحذیر (ڈرانے) کے موقع پر، جیسے: اِيَّاكَ وَالْاَسَدَ (شیر سے

بچو، دُور رہو)۔ اس مفعول سے پہلے اِلْتَقِ (نچ!) یا بَعْدُ (دُور رہ)

وغیرہ افعال کو محذوف مانا جاتا ہے۔

کبھی ایسا بھی کرتے ہیں کہ جس چیز سے ڈرایا جائے، تاکید کے لئے اُس کا دوبارہ نام لیتے ہیں، جیسے: **الْحِجْدَ اسْرَا! الْحِجْدَ اسْرَا!** یہ اصل میں **لِثَقِ الْحِجْدَ اسْرَا** **يَسْقَطُ عَلَيْكَ** ہے۔ (یعنی دیوار سے بچ کہیں وہ تجھ پر گر نہ پڑے)

۳۔ ہر وہ اسم جس کے بعد کوئی فعل بطور تفسیر کے واقع ہو، اور اُس میں ضمیر مفعول ہو، جو اُس اسم کی طرف راجع ہو، تو وہ اسم منصوب ہوگا اور فعل مفسر اس سے پہلے محذوف سمجھا جائے گا، جیسے: **نَرَيْدًا ضَرَبْتُهُ**۔ نَرَيْدًا سے پہلے **ضَرَبْتُ** محذوف ہے، کیوں کہ اُس کی تفسیر وہ فعل کرتا ہے جو اُس کے بعد واقع ہے اور وہ **ضَرَبْتُهُ** ہے۔

### (۳) مفعول لہ

۲۵۴۔ مفعول لہ اُس اسم کو کہتے ہیں، جس کی غرض سے فعل واقع ہوتا ہے، جیسے: **ضَرَبْتَنِي تَأْدِيًّا** اُس نے مجھے تادیب کی غرض سے مارا، **حَارَبْتُهُ شُجَاعَةً** میں اُن سے شجاعت کے سبب سے لڑا، میں **تَأْدِيْبًا** اور **شُجَاعَةً** مفعول لہ ہیں۔

### (۴) مفعول معہ

۲۵۵۔ مفعول معہ وہ اسم ہے، جو لفظ **وَ** (= مع) کے بعد فاعل، یا مفعول کی مصاحبت کے لئے آئے، جیسے: **ذَهَبْتُ اَنَا وَنَرَيْدًا** (= مع نَرَيْدًا) میں نَرَيْد کے ساتھ گیا،

۲۵۶۔ اگر جملے میں فعل لفظاً موجود ہو اور عطف جائز ہو، تو مفعول معہ منصوب اور مرفوع دونوں طرح بولا جاسکتا ہے۔ اس لحاظ سے اوپر کی مثال میں **ذَهَبْتُ اَنَا وَنَرَيْدًا** کہنا بھی درست ہے۔



لیکن اگر عطف جائز ہو اور فعل مذکور نہ ہو، تو عطف اپنے اصلی حال پر رہے گا،  
جیسے: مَا لِنَرِيْدٍ وَبَكْرٍ، اور اگر عطف جائز نہ ہو، تو مفعول مَعَهُ منصوب ہی بولا  
جائے گا، جیسے: مَا لَكَ وَبَكْرًا

### (۵) مفعول فِيهِ

۲۵۷ - مفعول فِيهِ وہ اسم ہے، جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔ یہ عموماً زمان،  
یا مکان ہوتا ہے اور ظرف کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

- (۱) ظرفِ زمان۔ جس میں وقت کے معنی ہوں، خواہ وہ محدود ہو، جیسے: يَوْمٌ -  
شَهْرٌ، سَنَةٌ وغیرہ، خواہ غیر محدود، جیسے: حَيْثُ اور دَهْرٌ وغیرہ۔
- (۲) ظرفِ مکان، جس میں مکان (جگہ) کے معنی پائے جائیں۔ یہ بھی محدود اور  
غیر محدود ہو سکتا ہے، جیسے: الدَّائِرُ، السُّوقُ محدود ہیں اور خَلْفَ رِجْلَيْهِ  
أَمَامَ رِجْلَيْهِ، غیر محدود۔

۲۵۸ - ظروف میں حرف جرّ (فِي) مقدر سمجھا جاتا ہے، مثلاً:

صُمْتُ دَهْرًا، سَافَرْتُ شَهْرًا، نَظَرْتُ يَمِينًا، سِرْتُ لَيْلًا،  
فِي دَهْرٍ، فِي شَهْرٍ، فِي لَيْلٍ، فرض کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ظروفِ مکان میں غیر محدود  
صورت میں، جیسے: جَلَسْتُ خَلْفَكَ، اَلْقَلَمُ أَمَامَكَ وغیرہ، میں بھی فِي مقدر  
خیال کیا جاتا ہے، مگر محدود حالت میں اس فِي کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے، جیسے:  
جَلَسْتُ فِي الدَّائِرِ، فِي الْمَدْرَسَةِ وغیرہ۔

### (۶) حَالٌ

۲۵۹ - حال وہ لفظ (اسم) ہے جو فاعل، یا مفعول، یا دونوں کی ہیئت  
کو بیان کرتا ہے، جیسے: جَاءَ بَكْرًا رَاكِبًا (فاعل کا حال)، صَرَ بُنْتُهُ مَشْدُودًا  
(مفعول کا حال) اور لَقِيْتُ نَرِيْدًا رَاكِبَيْنِ (میں زید سے ملا، ایسے حال میں کہیں

اور وہ دونوں سوار تھے۔ فاعل اور مفعول دونوں کا حال)۔ جس (فاعل یا مفعول یا دونوں) کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

۲۴۰ - (۱) حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ذوالحال نکرہ

ہو، تو حال کو اس سے پہلے بیان کرتے ہیں، جیسے: جَاءَنِي رَاكِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک آدمی سوار ہو کر آیا)

(۲) کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں واو اور ضمیر، یا صرف واو کا اس میں ہونا ضروری ہے، جیسے: لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ أَوْ كُنْتُمْ

نَبِيًّا وَادَمٌ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ۔ (۳) جب قرینہ ہو، تو عامل محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: سَأَلِمَا غَانِمًا يَعْنِي تَرْجِعُ سَأَلِمَا غَانِمًا (تو ایسی حالت میں واپس ہو کہ تو سلامت ہو اور کوٹ کا مال لئے ہوئے ہو)

### (۴) تہییز

۲۴۱ - تہییز وہ اسم نکرہ ہے، جو کسی مبہم شے کے ذکر کے بعد آکر اس کے

عدد، پیمانہ، وزن وغیرہ کے ابہام کو دور کرتا ہے، جیسے: هُنَا عَشْرُونَ رَجُلًا (یہاں بیس آدمی ہیں) عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرَّاءٍ (میرے پاس گہیوں کے دو پیمانے ہیں)

۲۴۲ - تہییز کبھی مفرد مقدار سے آتی ہے، جیسے اُوپر کی مثالوں میں ہے،

اور کبھی مفرد، مگر غیر مقدار سے آتی ہے، جیسے: هَذَا خَاتَمٌ حَدِيدٍ (یہ لوہے کی انگوٹھی ہے)

فَاعِلٌ۔ مقدار سے مراد عدد، پیمانہ، وزن اور مساحت ہے۔

۲۴۳ - اسم تام [ یعنی وہ اسم جو تنوین (حقیقی یا تقدیری) یا نون تثنیہ

یا نون جمع، یا اضافت میں سے کسی ایک سے تمام ہو جائے [کے آنے سے تمیز منسوب  
 وعباتی ہے، جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرٌ سَحَابًا (آسمان پر سہیلی برابر  
 ہی ابر نہیں ہے)، سَأَيْتُ أَحَدًا عَشَرَ كَوْنًا رِيْنِ لِيَا رِه سَا لِي دِي كِي  
 ۛ صَاعَانِ لَمْرَارِ اس كِي پَس كِي جُور كِي دُوصَاعِ هِي، هَاؤُ كَا لِي عِشْرُونَ  
 رَجُلًا رِي هِي مَرُوهِي)

۲۶۴۔ كِي هِي تَمِيْر جَمَلِي كِي بَعْد كَا اِبْهَامِ دُور كَرْنِي كِي لِي هِي آتِي هِي،  
 جِي سِي: طَابَ بَكْرٌ نَفْسًا وَعِلْمًا رِي كَر شَخْصِيْتِ اُور عِلْمِ كِي رُوسِي اِجْهًا هُوَا)

### كُرْ اُور كَذَا

۲۶۵۔ عِد كِي اَسْمَا رِي نَا يِه دُوهِي: كُرْ اُور كَذَا  
 كُرْ كَا اسْتِعْمَالِ دُو طَرَحِ پَرِ هُوتَا هِي: اسْتِفْهَامِ كِي لِي اُور خَبَرِ كِي لِي۔  
 اسْتِفْهَامِيَه كُرْ كِي عَمَلِ سِي تَمِيْر پَرِ نَصْبِ آتَا هِي، جِي سِي: كُرْ كِتَابًا عِنْدَهُ  
 اس كِي پَس كِي كِتَابِي هِي، يِهِي هَالِ كَذَا كَا هِي هِي، جِي سِي: عِنْدَهُ كَذَا  
 تَابًا (اس كِي پَس كِي كِتَابِي هِي)۔ خَبَرِيَه كُرْ كِي آْنِي سِي تَمِيْر پَرِ جَرِّ  
 نَا هِي، جِي سِي: كُرْ رَجُلًا رَأَيْتُ رِي نِي بِيْتِ سِي آْدَمِي دِي كِي هِي)۔ كِي هِي  
 رِيَه كُرْ كِي سَا تَه حَرْبِ جَرْمِيْنِ هِي آتَا هِي جِي سِي: كُرْ مِّنْ مَّلِكٍ فِي السَّمَاءِ (آسمان مي  
 نِي سِي فَرِشْتِي رِي تِي هِي)۔

### مُسْتَثْنِي

۲۶۶۔ مُسْتَثْنِي وَه اسْمِ هِي اِجْوَا لِي اِس مَعْنِي كِي كِي اُور لَفْظِ كِي آْنِي  
 سِي اِپْنِي مَاقِبَلِ كِي عِلْمِ سِي خَارِجِ هُو جَا كِي، جِي سِي: جَاءَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا زَيْدًا  
 رِي پَس زِيْدِ كِي سِوَا سَبِ لُوكِ آْنِي)۔ يِهَا زِيْدِ مُسْتَثْنِي هِي۔

فَاعِلَةٌ۔ اِلَّا كِي اِخْوَاتِ رِي مَعْنِي الْفَاعِلِ) يِهِي هِي: سِوِي، غَيْرِ، حَاشَا،

خَلَا، مَا خَلَا، عَدَا، مَا عَدَا، لَيْسَ، لَا يَكُونُ۔

۲۶۷۔ مُسْتَثْنَىٰ كِي دَوَقِيْمِيں هِيں: مُتَّصِلٌ اَوْرُ مُنْقَطِعٌ۔

(۱) مُتَّصِلٌ مُسْتَثْنَىٰ مِنْهُ كِي جِنْسِ سِي هُونَا چَلِيئِي، جِيسَا كِي اُوپَر كِي مُثَال ميں زِيَدِ قَوْمِ كِي جِنْسِ سِي تَمَا۔

(۲) مُسْتَثْنَىٰ مُنْقَطِعٌ وَهِي هِي جُو مُسْتَثْنَىٰ مِنْهُ كِي جِنْسِ سِي نِي هُو، جِيسِي: جَاءَ رِي الْقَوْمِ اِلَّا حِمَارًا۔ اِس ميں حِمَارٌ مُسْتَثْنَىٰ هِي، جُو قَوْمِ كِي جِنْسِ سِي نِي هِي هِي هِيْمِيشِي مَنصُوبٌ هُو تَا هِي۔

مُسْتَثْنَىٰ مُتَّصِلٌ جَب اِلَّا كِي بَعْدَ آئِي اَوْر كَلَامٌ مُثَبَّتٌ تَامٌ هُو، تُو مَنصُوبٌ هُو كَا، جِيسِي: فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا۔ (سُوَائِي چِنْد كِي سَب نِي اِس ميں سِي پِيَا) فَاعِدًا: كَلَامٌ مُثَبَّتٌ تَامٌ وَهِي كِي جِنْسِ ميں نَفِي، نِي اَوْر اِسْتَفْهَامٌ اِنكَارِي نِي هُو۔

اگر کلام غیر مثبت تام ہو، تو اُس کے اعراب کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اگر مُسْتَثْنَىٰ مِنْهُ مَذْكُورٌ اَوْر مُتَّصِلٌ هُو، تُو اِس كُو مَنصُوبٌ پَرُ هِنَا اَوْر مُسْتَثْنَىٰ مِنْهُ

كِي مُوَافِقٌ اَعْرَابٌ دِيْنَا، دُونُوں جَائِزٌ هِيں، جِيسِي: وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ

اِلَّا اَنْفُسُهُمْ۔ يِهَاں شُهَدَاءُ كِي وَجْهٌ سِي اِلَّا اَنْفُسُهُمْ بِي پَرُ هِي سَكْتِي هِي

(ب) اِگر مُسْتَثْنَىٰ مِنْهُ مَذْكُورٌ هُو، تُو پِچْرُ مُسْتَثْنَىٰ كَا اَعْرَابٌ عَائِلٌ كِي مُوَافِقٌ هُو كَا، اِي هِيْلِكُ

اِلَّا الْفَاسِقُ، لَا تَقُولُوا اِلَّا الْحَقَّ۔ پِھلِي مُثَال ميں اِحْدٌ مُسْتَثْنَىٰ مِنْهُ

مَحْذُوفٌ هِي، جُو فَاعِلٌ وَاقِعٌ هُو اِهِي۔ اِس لِي اَلْفَاسِقُ مَرْفُوعٌ هِي۔ دُوسْرِي

مُثَال ميں شَيْئًا مُسْتَثْنَىٰ مِنْهُ مَحْذُوفٌ هِي اَوْر مَفْعُولٌ هِي، اِس لِي اَلْحَقُّ

مَنصُوبٌ هِي۔

۲۶۸۔ اِگر مُسْتَثْنَىٰ لَفْظٌ خَلَا اَوْر عَدَا كِي بَعْدَ آئِي، تُو اَكْثَرُ مَنصُوبٌ

ہوتا ہے، جیسے: **أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ**۔ اگر غیر اور سوا کے بعد آئے، تو ہمیشہ مجرور ہوگا، جیسے: **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ**۔

(۹) **إِنَّ** اور **أُسْ** کے اخوات کا اسم

۲۶۹۔ **إِنَّ** اور **أُسْ** کے اخوات (**أَنَّ**، **كَأَنَّ**، **لَيَتَّ**، **لَكِنَّ** اور

**لَعَلَّ**) کا اسم منصوب ہوتا ہے، جیسے: **إِنَّ نَرِيدًا قَائِمًا**۔

**إِنَّ** وغیرہ کی تفصیل کے لئے اوپر دیکھو

(۱۰) **كَانَ** اور **أُسْ** کے اخوات کی خبر

۲۷۰۔ **كَانَ** اور **أُسْ** کے اخوات [**صَارَ**، **أَصْبَحَ** وغیرہ۔ دیکھو

سبق ۲۵، ط] کی خبر مرفوع ہوتی ہے، جیسے: **كَانَ نَرِيدًا قَائِمًا**۔ **كَانَ** کی خبر کو، باوجود معرفہ ہونے کے، **أُسْ** کے اسم پر مقدم کیا جاسکتا ہے، جیسے: **كَانَ الْقَائِمَ نَرِيدًا**۔

(۱۱) اسم منصوب بہ **لَا** **نَفِي الْجِنْسِ**

۲۷۱۔ اسم منصوب جو نفی جنس کے **لَا** کے ساتھ آتا ہے، اور **لَا** داخل ہونے

کے بعد **سند الیہ** ہوتا ہے، **أُسْ** کے ساتھ ایک اسم نکرہ مضاف ہوتا ہے، جیسے:

**لَا غَدَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ**، یا **مُشَابَهَ نَكَرَه مضاف ہوتا ہے**، جیسے: **رَاعِشِينَ**

**دِرْهَمًا فِي الْكَيْسِ**۔ (تخیلی میں بیس درہم نہیں ہیں)

کبھی **لَا** کا اسم کسی قرینے سے محذوف بھی ہوتا ہے، جیسے: **لَا عَلَيْكَ**

یعنی **لَا بَأْسَ عَلَيْكَ** (تجھ پر کوئی خون نہیں)

(۱۲) **مَا** و **لَا** **مُشَابَهَ بِلَيْسَ** کی خبر

۲۷۲۔ **مَا** اور **لَا**، جو **لَيْسَ** کے مشابہ ہوں، **أُنْ** کی خبر بھی منصوب

ہوتی ہے اور **مَا** اور **لَا** کے داخل ہونے کے بعد وہ غیر مستند ہوتی ہے، جیسے: **مَا زِيدًا قَائِمًا**

اگر خبر کے بعد لاکا واقع ہو، یا اسم پر مقدم ہو، یا ما کے بعد ان زیادہ کیا جائے، تو ان صورتوں میں ما کا عمل باقی نہیں رہتا۔ تینوں کی مثالیں یہ ہیں:

مَا تَرَيْدُ إِلَّا قَائِمٌ : نہیں ہے زید، مگر کھڑا۔

مَا قَاتَلْتُمْ شَرِيِدٌ : زید نہیں کھڑا ہے۔

مَا إِنْ شَرِيِدٌ قَائِمٌ : نہیں ہے زید کھڑا۔

## ج۔ فَجْرُورَات

۲۷۳۔ اسم فَجْرُور وہ ہے، جو جر کے اثر اور عمل میں ہو اور اس سبب سے اُس پر کسرہ پڑھا جائے۔

اگر حرف جر لفظاً موجود ہو، تو ایسے مرکب کو جَار اور مجرور کہتے ہیں، جیسے: ذَهَبْتُ إِلَى الدَّارِ، میں اِلی حرف جر اور الدَّارِ مجرور ہے لیکن اگر لفظاً موجود نہ ہو، تو اُسے مُضَاف اور مُضَاف إِلَيْهِ کہتے ہیں، جیسے: كِتَابٌ غُلَامٍ، میں کتاب مضاف ہے اور غُلَامٍ مضاف الیہ۔ غُلَامٍ سے پہلے حرف جر لِ پوشیدہ ہے، اور اصلی صورت یوں ہے کہ كِتَابٌ لِيغُلَامٍ (کتاب لڑکے کے لئے، یعنی لڑکے کی کتاب)۔

۲۷۴۔ مُضَاف پر نہ تنوین آتی ہے، اور نہ وہ تنوین کے قائم مقام (یعنی نون ثننیہ اور نون جمع) سے متاثر ہوتا ہے، جیسے: (۱) جَاءَنِي غُلَامٌ شَرِيِدٌ، (۲) هَذَا كِتَابُ بَكْرِ، (۳) جَاءُوا مُسْلِمًا مَكَّتَ۔ ان مثالوں میں (۱) میں غلام پر تنوین نہیں ہے، اور (۲) اور (۳) میں کتابان اور مُسْلِمُونَ کی جگہ کتابا اور مُسْلِمًا کہا گیا ہے، یعنی دونوں جگہ سے نون گر گیا ہے۔

۲۴۵۔ اضافت دو طرح کی ہوتی ہے: معنویہ اور لفظیہ۔

(۱) اضافت معنویہ وہ ہے، جس میں مضاف الیہ پر جرّ (مثلاً، ل، فی یا من) محذوف ہو، جیسے: كِتَابٌ غُلَامٍ = كِتَابٌ لِغُلَامٍ اور خَاتَمٌ ذَهَبٍ = خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ اور صَلَوةٌ الْمَغْرِبِ = صَلَوةٌ فِي الْمَغْرِبِ۔

(۲) اضافت لفظیہ اس کے برعکس ہے۔ اس میں حرف جر کا محذوف ہونا نہیں پایا جاتا، بلکہ صفت کی کیفیت پائی جاتی ہے، جیسے: ضَارِبٌ سِرْجُلٍ، حَسَنُ الْوَجْهِ۔

۲۴۶۔ اضافت معنویہ میں اگر اسم نکرہ، معرفہ کی طرف مضاف ہو، تو معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے، اور اگر وہ کسی اور نکرہ اسم کی طرف مضاف ہو، تو اس میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ الفاظ غَیْرِ سَوَا وغیرہ کے مضاف ہونے سے یہ تخصیص نہیں پیدا ہوتی، جیسے: مَدْرَسَتٌ بِغُلَامٍ غَیْرِ سَوَا۔

اضافت لفظیہ میں صرف لفظی تخصیص پیدا ہوتی ہے، یعنی تنوین وغیرہ لگ جاتی ہے، جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔

۲۴۷۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، مگر مضاف کی حرکت اس کے عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے، جیسے: جَاءَ صَاحِبُ الْبَيْتِ، قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ اور جِئْتُ بِقَلَمِ السَّرِيسِيْدِ، میں، صاحب، کتاب اور قلم مضاف ہیں اور بالترتیب فاعل، مفعول اور مجرور ہونے کے سبب سے مرفوع، منصوب اور مجرور ہیں۔ مگر الْبَيْتِ، اللَّهُ اور السَّرِيسِيْدِ، جو مضاف الیہ ہیں، ہر صورت میں مجرور ہی ہیں۔

اسی طرح مضاف پر ال تعریفی کبھی نہیں آتا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں

سے واضح ہے۔

فَاعِدَةٌ: كُلٌّ، جَمِيعٌ، بَعْضٌ، فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ،  
مِثْلَ، شِبْهَ، نَظِيرٌ، سِوَى، غَيْرٌ، قَبْلَ، بَعْدَ، دُونِ، كِلَا،  
كِلْتَا، نَحْوِ، رَبِّ میں سے بعض اکثر اور بعض ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف  
ہوتے ہیں۔

### د۔ توابع

۲۷۸۔ تابع اُس لفظ کو کہتے ہیں، جو اپنے اعراب کے لحاظ سے صرف  
ایک ہی سبب سے اپنے ماتحت لفظ کا تابع رہتا ہے، یعنی یہ کہ اگر پہلا لفظ مرفوع  
ہے، تو یہ (تابع) بھی مرفوع ہوگا، اور اگر وہ منصوب یا مجرور ہے، تو یہ بھی منصوب  
یا مجرور ہوگا۔

۲۷۹۔ توابع تعداد میں پانچ ہیں: (۱) نعت (یا صفت)، (۲) عطف،  
(۳) تاکید (۴) بدّل اور (۵) عطف بیان۔  
(۱) نعت یا صفة

۲۸۰۔ نعت (صفت) وہ تابع ہے، جو ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے، جو  
اُس کے متبوع (موصوف) میں موجود ہوتے ہیں، خواہ وہ بھلائی ہو یا بُرائی،  
جیسے: أَتَانِي رَجُلٌ فَاضِلٌ، یا وہ معنی متبوع کے متعلق میں موجود ہوتے  
ہیں، جیسے: أَتَانِي رَجُلٌ فَاضِلٌ أَبُوهُ (میرے پاس آیا ایسا شخص آیا جس کا باپ فاضل ہے)۔  
۲۸۱۔ اگر نعت اور منعت (صفت اور موصوف) دونوں نکرہ ہوں، تو اُس  
سے تخصیص کا فائدہ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِي رَجُلٌ عَاقِلٌ فَاضِلٌ اور اگر  
دونوں معرفہ ہوں، تو اُس سے توضیح ہوتی ہے، جیسے: جَاءَنِي رَجُلٌ عَاقِلٌ  
اور کبھی محض تاکید مقصود ہوتی ہے، جیسے: هِيَ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ۔



۲۸۲۔ ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت (صفت) ہو سکتا ہے۔

اس لئے اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مبالغہ سب صفت کے طور پر استعمال میں آسکتے ہیں، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر اسم جاد بھی نعت بن سکتا ہے، اگر اس میں وصفی معنی پائے جاتے ہوں، جیسے: شَهْرٌ قَمَرِيٌّ۔

۲۸۳۔ نعت و شئ امور میں منعت کی تابع ہوتی ہے: رُفِعَ، نَضِبٌ، جَرٌّ، تَعْرِيفٌ، تَنْكِيرٌ، وَحْدَةٌ، تَشْبِيهٌ، جَمْعٌ، تَنْزِيهٌِّ اور تَانِيَةٌ۔ ان مثالوں پر غور کرو: رَجُلٌ عَالِمٌ - رَجُلَانِ عَالِمَانِ - رِجَالٌ عَالِمُونَ - اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ - اِمْرَأَتَانِ الْعَالِمَاتِ۔

۲۸۴۔ نکرہ کی صفت ایک جملہ (خبریہ) کی صورت میں بھی آسکتی ہے، جیسے: رَأَيْتُ غَدَاً مَا أَبُوهُ مُعَلِّمٌ مِّنْ غَدَاةٍ مِّنْ أَبِيهِ مِعْلَمٌ۔ اس جملے میں ایک ضمیر ہوتی ہے، جو اس موصوف نکرہ کی طرف راجع ہوتی ہے۔

تنبیہ۔ ضمیر نہ موصوف ہو سکتی ہے نہ صفت۔

### (۲) عَطْفٌ

۲۸۵۔ عطف وہ تابع ہے، جو اپنے متبوع کے بعد آتا ہے اور ان دونوں

کے درمیان میں واو حرف عطف ہوتا ہے، اور اس میں تابع اور متبوع دونوں ایک ہی شے، یا ایک ہی امر سے منسوب ہوتے ہیں، جیسے: جَاءَ فِي زَيْدٍ وَبَكْرٍ۔ رَأَيْتُ زَيْدًا وَبَكْرًا۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَبَكْرٍ۔

حرف عطف سے پہلے جو اسم ہوتا ہے اسے مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ اور اس کے بعد کے اسم کو مَعْطُوفٌ کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں زید معطوف علیہ

اور بجز معطوف ہے۔

۲۸۶۔ اگر عطف کسی ضمیر مرفوع متصل پر واقع ہے، تو ضروری ہے کہ

اُس کی تاکید کے لئے ایک ضمیر منفصل بھی لائی جائے، جیسے: **فَعَلْتُ أَنَا وَزَيْدٌ**۔  
لیکن اگر عطف میں فاصلہ ہو، تو اس ضمیر منفصل کی ضرورت نہیں ہوتی، جیسے:

**فَعَلْتُ الْيَوْمَ وَزَيْدٌ**۔ چونکہ اس جملے میں **اليوم** کی وجہ سے فاصلہ ہو گیا ہے،  
اس لئے **فَعَلْتُ** کی ضمیر متصل کے مقابلے میں **أَنَا** نہیں لایا گیا۔

اسی طرح اگر عطف ضمیر مجرور پر ہو، تو حرف جر کو دوبارہ لانا چاہئے، جیسے:

**مَرَرْتُ بِهِ وَبِزَيْدٍ**۔

۲۸۷۔ معطوف اور معطوف علیہ دونوں ایک ہی حکم میں ہوتے ہیں۔

اگر معطوف علیہ صفت یا حال، یا خبر، یا صلہ ہے تو معطوف بھی ان ہی حالتوں  
میں سمجھا جائے گا۔

۲۸۸۔ دو مختلف حالتوں کے معمولوں پر عطف جائز ہے، جیسے: **فِي**

**الدَّارِ الْبَكْرَةِ وَالْحَجْرَةِ زَيْدٌ** میں الحجرتہ کا عطف الدار پر ہے۔

(۳) **تَاكِيْد**

۲۸۹۔ تاکید وہ تابع ہے جو سُننے والے کے شک کو رفع کرنے کی غرض

سے اُن امور کو پختہ کرتا ہے جو اس کے متبوع سے منسوب یا متعلق ہیں، جیسے:

**زَيْدٌ عَالِمٌ فَاصِلٌ**۔ **جَاءَ رَاكِبًا رَاكِبًا**

۲۹۰۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں: لفظی اور معنوی۔

(۱) تاکید لفظی وہ ہے، جس میں پہلے لفظ کو دوبارہ لاتے ہیں، جیسے:

**زَيْدٌ زَيْدٌ عَالِمٌ**۔ **جَاءَ زَيْدٌ**۔ **إِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ**۔

(۲) تاکید معنوی وہ ہے جو الفاظ **نَفْسٌ**، **عَيْنٌ**، **كَلَامٌ**، **كُلٌّ**

أَجْمَعُ، أَبْنَعُ، أَكْتَعُ، أَبْصَعُ میں سے کسی ایک لفظ کے ساتھ آئے۔  
 نَفْسٌ اور عَيْنٌ واحد، مثنی اور جمع کے لئے ان ہی صیغوں کی صورتوں  
 میں آتے ہیں، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسَهُ، جَاءَ زَيْدٌ أَنْفَهُمَا (یا نَفْسَاهُمَا)  
 جَاءُوا زَيْدًا وَأَنْفَهُمَا (یا عَيْنُهُمَا)، جَاءَتِ هَيْدٌ نَفْسَهَا (یا عَيْنَهَا)  
 جَاءَتَا الْأَمْرَاتَانِ أَنْفَهُمَا (یا عَيْنَهُمَا)، جِئْنَا النَّسَاءَ أَنْفُسَهُنَّ (یا عَيْنَهُنَّ)  
 كَلَّ (بذکر) اور كَلَّتَا مثنی کے لئے آتے ہیں، جیسے: قَامَ الْغُلَامَانِ  
 كَلَاهُمَا، قَامَتِ الْمَرْأَتَانِ كَلتَاهُمَا۔

كَلَّ سے لے کر أَبْصَعُ تک، سب غیر مثنی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔  
 كَلَّ سے كَلَّهُ، كَلَّهَا، كَلَّهْمَا اور كَلَّهِنَّ مستعمل ہیں۔ أَجْمَعُ، أَبْنَعُ، أَكْتَعُ  
 اور أَبْصَعُ میں آخری تینوں أَجْمَعُ کے تابع ہیں اور أَجْمَعُ کے ساتھ ہی اور صرف  
 اُس کے بعد میں آتے ہیں، جیسے: جَاءُوا أَجْمَعُونَ وغیرہ۔

۲۹۱۔ اگر نَفْسٌ اور عَيْنٌ کو ضمیر مرفوع متصل کی تاکید کے لئے لایا جائے،  
 تو ایک ضمیر منفصل ضرور لانی چاہئے، جیسے: قَتَلْتَ أَنْتَ نَفْسَكَ (تو نے  
 خود ہی اپنے آپ کو مارا)

### (۴) بَدَل

۲۹۲۔ بَدَل وہ تابع ہے جسے اُسی شے کی طرف نسبت دی جاتی ہے جس کی  
 کی طرف متبوع کو منسوب کیا گیا ہو۔ بَدَل کی صورت میں اصل مقصود تابع ہوتا ہے  
 نہ کہ متبوع، جیسے: جَاءَ بَجْرًا أَخْوَاكَ (تیرا بھائی بکر آیا)۔ اصطلاح میں بکر کو  
 مبدل منہ اور اخواک کو بَدَل کہتے ہیں۔

۲۹۳۔ بَدَل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بَدَلُ الْكُلِّ مِنَ الْكُلِّ  
 (۲) بَدَلُ الْبَعْضِ مِنَ الْكُلِّ (۳) بَدَلُ الْأَشْيَاءِ (۴) بَدَلُ الْغَلَطِ۔

(۱) بَدَلُ الْكُلِّ مِنَ الْكُلِّ میں تابع اور متبوع دونوں ایک ہی شے پر دلالت کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بَدَل اور مَبْدَلِ مِنْہ دونوں ایک ہی شے ہوتے ہیں، جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے۔

(۲) بَدَلُ الْبَعْضِ مِنَ الْكُلِّ میں بَدَل کا مدلول، مبدل منہ کے مدلول کا ایک جزو ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ نَرِيْدًا اَيْدَا رَأْسِ زَيْدٍ کے ہاتھ پر مارا میں اَيْدَا (بَدَل)، زید (مبدل منہ) کا ایک جزو ہے۔

(۳) بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ میں بَدَل کا مدلول، مبدل منہ سے تعلق رکھتا ہے، جیسے: سُْرِقَ نَرِيْدًا كِتَابَ زَيْدٍ کی کتاب چرائی گئی،

(۴) بَدَلُ الْغَلَطِ وہ ہے، جو ایک بات غلط کہہ دینے کے بعد کہا جائے، جیسے: ضَرَبَ نَرِيْدًا، بَكْرًا (زید، نہیں، بلکہ بکر نے مارا)۔ بولنے والے کا اصل مقصود یہ ہے کہ بکر نے مارا ہے، نہ کہ زید نے۔

۲۹۴۔ بدل اور مبدل منہ کبھی (۱) دونوں معرّفہ ہوتے ہیں، جیسے: جَاءَ فِي نَرِيْدًا اَحْوَالًا۔ اور کبھی (۲) دونوں نکرہ، جیسے: جَاءَ فِي رَجُلٍ غَدًا، اور کبھی (۳) بدل نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرّفہ۔ تیسری صورت میں نکرہ کے ساتھ صفت (نعت) کا لانا ضروری ہے، جیسے: لَسَفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٌ كَاذِبَةٌ، خَاطِئَةٌ۔ اس میں ناصیۃ بدل اور نکرہ ہے، اور اس لئے اس کے بعد کاذبۃ، خاطیئۃ کی صفات (نعت) لائی گئی ہیں۔

### (۵) عطف بیان

۲۹۵۔ عطف بیان وہ تابع ہے، جو اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے مگر اُس کی صفت (نعت) نہیں ہوتا۔ عموماً یہ کسی شے کے دو ناموں میں سے زیادہ مشہور نام ہوتا ہے، جیسے: سَأَيْتُ نَرِيْدًا اَبَا حَفْصٍ۔ اس میں

ابو حفص زیادہ مشہور نام فرض کیا گیا ہے۔ اسی طرح اَمَّتَا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ  
موسى وهارون میں رَبِّ موسى وهارون عطف بیان ہے اور اس سے مقصود  
صرف ازالہ وہم ہے۔

## مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

سارکت قاصدا جبل الشيخ۔ سربا قاصدين الشام۔ مساء اتى اقارب  
صاحب المحل ليلسوا على۔ فصرفناها ليلة جميلة۔ فجلست يرهة معهم،  
ثم استأذنت بالذهاب ولم يسبحوا لي بذلك۔ ولما يتقنت انه لا بد  
من تنفيذ مرغوبهم، اجبت سوالهم۔ لا بد دون الشهد من ابر النحل  
رأيت ظبيًا راكضًا راكضًا كأنه طائر۔ كان دمه يجري جريًا قويًا هذا  
الجبل لا يخلو من الثلج طول مدة السنة۔ سقطت الابنة على وجهها  
مغشيا عليها۔ لا بد من الذهب الآن بأسرع وقت۔ الظبي كلبنا  
اقتربنا اليه كان يزيد نفوسا وابتعادا۔ فلم نزل سائرين وراءه مدة  
طويلة، ثم غاب عن نظرنا۔ اذ كان قلبي غائصا في بحار الرهيموم،  
رأيت سعدى جادة السير نحوي۔ فقلت لها: اين كنت، يا مهجد  
الفواد ويا قرّة العين! فان غيابك قد رمانى في بحار من الاخو ان  
والقلق: ان اللصوص هجموا على جميعا ظانين اننى اولى هاربًا  
ليت كل الصعوبات كهذه، فانت امر سهل۔ لا شئ عندي احب  
من ذلك۔ قلبى كان مهلوع اضطرابا وحرنا على فراق سعدى۔ نراد  
عند العرب اعتبارى اضعاف ما كان عليه "جيبى! لم يفارق افكارى، اذ ليلًا  
ولا نهارًا" كان سير المركب يحاكى هبوب الريح، لان الهواء كان موافقًا له۔

چلا جانا ضروری ہے۔ یہ ضروری ہے کہ جو کچھ تو طالب کرتا ہے وہ میں تجھے دے دوں۔  
 جو کچھ میرے ساتھ حادثہ ہوا اُس کو سن کر کپتان کو سخت تعجب ہوا۔ سمندر ساکن  
 تھا، فضا صاف تھی اور موسم اچھا تھا۔ میرا قصد مصر کی طرف جانے کا تھا  
 اور تمہارا شام جانے کا۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو اپنے ملک میں  
 خیریت کے ساتھ پہنچا دے۔ ہم بہت روئے اور وہ وقت بہت سخت تھا۔ وہ  
 شخص ذہین، ہمتی اور اچھے چال چلن کا تھا، اُس کی روح بہت پاکیزہ تھی۔  
 جب سے میں اس شہر سے رخصت ہوا، یقیناً مصیبتوں نے میرا پیچھا نہیں  
 چھوڑا۔ اُس عورت نے بایوسی کے سانس کھینچے، اُس کے ٹھنڈے سانسوں نے  
 میری تکلیف اور رنج کو اور بڑھا دیا۔ مجھے مصیبت اٹھانے کی طاقت نہیں۔  
 ہمارے سامنے موت کھڑی تھی (ہمارے سامنے کچھ نہ تھا مگر موت) خواہ ہم  
 دونوں کو سمندر میں پھینک دو خواہ دونوں کو زندہ رکھو۔

## سبق ۳۶۔ ضمیر

ضمیر کے متعلق سبق ۳ (پارہ ۳۶) اور سبق ۸ میں جو کچھ بتایا جا چکا ہے  
 اُس کی مزید تفصیل اس سبق میں دی جاتی ہے۔

۲۹۶۔ ضمیر وہ ہے، جو غائب، یا مخاطب، یا متکلم اسم پر دلالت کرے  
 اس کی دو قسمیں ہیں: منفصل اور متصل۔

(۱) ضمیر منفصل بذاتِ خود ایک مستقل کلمہ ہے اور اسم ظاہر کی طرح  
 استعمال ہوتی ہے، جیسے: هُوَ، هِيَ، هُمْ، اَنَا وغیرہ۔

فائدہ:- بعض اوقات (خصوصاً شعریں) جب وَر (اور) در انحالیکہ

ف ( = پس ) اور ل ( = البتہ ، ضرور ) ہو اور ہی سے پہلے آتے ہیں ، تو ان دونوں ضمیروں کی ہا ساکن ہو کر وَهِيَ ، وَهَوُ ، فَهَوُ ، لَهَوُ اور لَهِيَ رہ جاتا ہے۔

(۲) ضمیر متصل اپنے ماقبل کا جزو بن کر استعمال میں آتی ہے ، جیسے : ضَرَبْتُ

کی ت۔

۲۹۷۔ ضمیر منفصل کی گردان سبق ۳ میں دی جا چکی ہے۔ تخصیص کی حالت

میں ؤ ، هُمَا ، هُمْ ، هَا ، هُمَا ، هُنَّ ، كَمَا ، كَرَّ ، كَرَّ ، كَمَا ، كُنَّ ، رِيَّ ، نَا سے پہلے اِيَّاكُمْ لگا کر اِيَّا هَا ، اِيَّا هُمَا ، اِيَّا هُمْ وغیرہ بنا لیتے ہیں۔

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں : (۱) مَرْفُوع (۲) مَنْصُوب اور (۳) مَجْرُوس

(۱) ضمیر مرفوع متصل دو طرح پر آسکتی ہے : بَارِئًا (یعنی ظاہر) اور

مُسْتَتَرًا (یعنی پوشیدہ)

ضماير بارز گیارہ ہیں : ا ، و ، ن ، ت ، ت ، ثَمَّ ، ثَمَّ ، ثَمَّ ، ثَمَّ اور

نَا اور ی ، جو مضارع اور امر کے ساتھ خاص ہے ضماير مستتره لفظوں میں نہیں ہوتی ، بلکہ ذہن میں فرض کر لی جاتی ہے ، جیسے : ضَرَبَ يْنِ هُوَ اور ضَرَبْتُ يْنِ هِيَ۔

(۲) ضمیر منصوب متصل فعل کے ساتھ آتی اور مفعول کا کام دیتی ہے ، جیسے :

ضَرَبْتُ ، ضَرَبْتَنِي ، ضَرَبْتُكَ يْنِ هِيَ اور لَهِيَ۔

(۳) ضمیر مجرور متصل ، اسم اور حرف کے ساتھ استعمال ہوتی ہے ، اور ؤ ،

هَمَّا ، هُمَا وغیرہ کی صورت میں آتی ہے ، جیسے : لَهِيَ ، لَهِيَ ، لَهِيَ ، لَهِيَ ، لَهِيَ ، لَهِيَ ، لَهِيَ وغیرہ۔

ضمیر مرفوع ، فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے ، ضمیر منصوب مفعول

کے موقع پر ، اور ضمیر مجرور مضاف الیہ کے موقع پر آتی ہے۔ تمام

ضمیریں وحدت، تشنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مرجح کے مطابق ہوتی ہیں۔

۲۹۸۔ جب مبتدا اور خبر دونوں معرّفہ ہوں، یا خبر اسم تفضیل میں سے آئی ہو، تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مبتدا کے موافق لاتے ہیں، اور اُس کو ضمیر فصل کہتے ہیں (یعنی وہ ضمیر خبر اور صفت کے درمیان فاصلہ ڈال دیتی ہے) جیسے: **أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، نَزِيدُ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، كُنْتَ أَنْتَ السَّرِيبَ عَلَيْهٗ۔**

۲۹۹۔ ایک اور ضمیر ہے، جو جملہ سے پہلے مبہم طریقے پر آتی ہے اور اُس جملے کی تفسیر کرتی ہے۔ وہ مذکر ہو تو اُس کو **ضَمِيرُ الشَّانِ** کہتے ہیں، اور مؤنث ہو تو **ضَمِيرُ الْقِصَّةِ**، جیسے: **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔ إِنَّهَا نَرَى نَبَّ قَائِمَةً۔ هُوَ نَزِيدٌ قَائِمٌ۔ كَانَتْ نَزِيدًا قَائِمًا۔**

۳۰۰۔ ضمیر منفصل مرفوع کے استعمال کے اور طریقے یہ ہیں:

(۱) کسی فعل کے ساتھ بہ طور تاکید کے لاتے ہیں، جیسے: **إِيَّاكَ نَعْبُدُ** (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں)

(ب) اگر دو ضمیروں کا مفعول ایک ہی ہو، تو یہ ضمیر لائی جاتی ہے، جیسے **أَعْطَانِي إِيَّاكَ** (اُس نے مجھے عطا کیا) اس کو صرف **أَعْطَانِيَهُ** بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہ ایک مصدر کے بعد بہ طور مفعول بھی آتی ہے، جیسے: **إِعْطَانِي إِيَّاكَ** (میرا اُس کو دینا)

(ج) کسی کو ڈرانے یا آگاہ کرنے کے لئے مبہم طور پر بغیر کسی فعل کے بھی آتی ہے، جیسے: **إِيَّاكَ!** (خبردار!)

فائدہ:- دُعا اور استعانت کے موقع پر مشکلم کی ہی گرا دی جاتی ہے



جیسے: رَزَقَ کی جگہ صرف رَبِّ کہتے ہیں۔ اسی طرح افعال کے بعد رَفَعِ کی جگہ صرف رَفَعُوا کہتے ہیں، جیسے: اَتَّقَوْنِي کی جگہ اَتَّقُوا۔

۳۰۱۔ اگر ضمیر متصل متکلم پر زور ڈالنا، یا مؤکد کرنا ہو، تو اس ضمیر کے ساتھ ایک ضمیر منفصل لاتے ہیں، خواہ وہ فعل کے ساتھ آچکی ہو، یا صراحتاً، جیسے: ضَرَبْتُ اَنَا رِيسَ نِي اَنَا رِيسَ نِي اَنَا رِيسَ نِي اَنَا رِيسَ نِي۔

۳۰۲۔ جب "خود میں" یا "خود وہ" کہنا مقصود ہو، تو ایک تاکیدی ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے لئے نَفْسٌ (جمع اَنْفُسٌ) یا عَيْنٌ (جمع اَعْيُنٌ) یا ذَاتٌ (جمع ذَوَاتٌ) لاتے ہیں، جیسے: زَيْدٌ نَفْسُهُ یا بِنَفْسِهِ (خود زید)۔ اسی طرح عَيْنُ الشَّيْءِ (یہی خاص معاملہ)۔

نصبی حالت میں بھی اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے، مثلاً: قَتَلَ نَفْسَهُ (اُس نے اپنے آپ کو مار ڈالا)۔

اگر ضمیر کا مرجع کوئی مضاف الیہ ہو، تو ضمیر متصل لانا کافی ہے، جیسے: اَخَذْتُ رِي شَيْئًا (میں نے اپنے واسطے کچھ لیا)۔

۳۰۳۔ افعال باہمی وغیرہ کے موقعے پر جو ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے، وہ بَعْضٌ ہے، جیسے: سَاعَدْنَا بَعْضُنَا بَعْضًا (ہم نے ایک دوسرے کی مدد کی)۔ حرف جر کے بعد بَعْضٌ کے لانے کی ضرورت نہیں ہے، جیسے: دَنَا الْعَسَاكِرُ مِنْ بَعْضِهِمْ (سپاہی ایک دوسرے کے قریب پہنچے)۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

اَتَاكَ نَعْبُدُ وَايَاكَ نَسْتَعِينُ۔ جَمَعُوا اِبْلًا كَثِيرَةً وَاَعْطَوْهُ اِيَّاهَا  
وَدَعْنِي اَصْدِقَائِي قَبْلَ مَبَارَحَتِي اِيَّاهُمْ۔ اَلْاَقْدَارُ اَنْ تَمْنَعُ نَفْسِي عَنْ اَنْ

الومهم ساكابد اشد المشقات وساخاطر بنفسى جتآ بصد يقى  
ان اللصوص طلبوا منا اسلحتنا، فسلمناهم اياها رعى الفارس  
بذاته على لياخذنى من ايدىهم كئنا ننظر الى بعضنا من بعد  
رايت ذاتى متبعدا عن الاوطان ووحيداً بين اولعك العرب  
لم يعلم العربى انى انا الرجل الذى يطلبه - اخذ بعض افكارى يقاوم  
البعض بعد ان كدت اتجمع كاس السنون فزت بنفسى اخذت  
فى لغزية نفسى وتسلية هوى بالالعباب اىن محبوبتى الان ومن  
يرىها اياى بين هذه الامواج ما العمل، القى بنفسى الى البحر؛ قلت  
لها "قوى واستفيقى الان لتزود من بعضنا نظرة الخيرة"

### مشق (۲)

عربى میں ترجمہ کرو

تو نے ہم کو مارا۔ ہم نے خود یہ حکم دیا تھا۔ بھکاریوں نے ہم سے خیرات مانگی  
اور ہم نے ان کو دی۔ میرا ان کو دینا اچھا ہوا۔ تم اپنے آپ کو تباہی کے لئے  
پیش کرو گے۔ تم نے وہی چیز مانگی ہے، جو ہم نے مانگی تھی۔ دونوں فریق  
ایک دوسرے سے لڑائی میں گتھ گئے۔ چرواہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں ہی  
وہ شخص ہوں جس کی تلاش تھی؟ میں نے اطمینان کیا اور اپنے دل کو غلط  
امید سے نشانی دی۔ یقیناً جو کچھ مصیبت مجھ پر پڑی وہ اس لئے تھی کہ میں نے  
تجھے دھوکا دیا۔ ہم دونوں کو سمندر میں کود پڑنا چاہئے اور فوراً مرجانا چاہئے۔  
کپتان نے ایک ملاح کو حکم دیا کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ  
کر دے:

## حروف جر اور ظروف

## ۱۔ حروف جر

۳۰۴۔ حروف جر، جو تعداد میں شترہ ہیں اور اسم سے پہلے آکر اُس کو جر دیتے ہیں، یہ ہیں: پ، ت، ل، ل، و، اِلیٰ، حاشا، حتیٰ، خلا، رَبِّ، عَدَا، عَلٰی، عَنْ، رَفِیُّ، مَدُّ، مِنْ اور مُنْذ۔ ان میں سے پہلے پانچ مفرد حروف ہیں اور باقی سب کلمات ہیں۔

۳۰۵۔ ان حروف کے خواص اور وجوہ استعمال یہ ہیں:-

## ۱۔ پ

| عدد | وجہ استعمال                                                                                           | مثال                                                                 |
|-----|-------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------|
| ۱   | اِسْتِعَانَتْ: مدد چاہنے کے لئے۔                                                                      | عَلَّمَ بِالْقَامِ۔                                                  |
| ۲   | اِسْتِعْطَاف: بہر و کرم طلب کرنے کے لئے۔                                                              | اِثْرَ حَوْ بَزِيْدٍ۔                                                |
| ۳   | اِسْتِعْلَاء: علیٰ کے معنی میں۔                                                                       | مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ اِنْ تَأْمَنَّا بِدِيْنَارٍ (علیٰ دینار) |
| ۴   | اِلْتِصَاق: کسی امر کو کسی دوسرے امر سے متصل کر دینے کے لئے، خواہ وہ اتصال (۱) حقیقی ہو، یا (۲) مجازی | (۱) بِه دَاءٌ۔<br>(۲) مَرَرْتُ بِه۔                                  |
| ۵   | اِنْتِهَاء: انتہاء کے اظہار کے لئے                                                                    | قَدْ اَحْسَنَ بِي (إِلَى) اِذَا خَرَجْتِي                            |

| مثال                                               | وجہ استعمال                                     | عدد |
|----------------------------------------------------|-------------------------------------------------|-----|
| مِنْ هُنَا۔                                        | إِلَىٰ كے معنی میں                              |     |
| جَاءَ بِالْكِتَابِ۔                                | تَعْدِيَّة: لازم فعل کو متعدی بنانے کے لئے۔     | ۶   |
| ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلِ۔ | تَعْلِيل: سبب کے اظہار کے لئے۔                  | ۷   |
| يَا بَنِي آدَمَ يَا رُسُلَ اللَّهِ۔                | تَفْذِيَّة: فدا کرنے کے معنی ظاہر کرنے کے لئے۔  | ۸   |
|                                                    | نَزَائِدًا، زائد طور پر                         | ۹   |
| (۱) مَا صَاحِبُكُمْ يَمْجُؤُونَ۔                   | (۱) لَيْسَ اور مَا کی خبر میں، اور              |     |
| (۲) هَلْ نَرِيدُ بِجَائِعٍ؟                        | (۲) استفہام میں                                 |     |
| لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ                 | ظرفیت: ظرف کی طرف اشارہ کرنے کے لئے             | ۱۰  |
| بِاللَّهِ، لَا فَعَلْتَ كَذَا۔                     | قَسَم: قسم کے معنوں میں۔                        | ۱۱  |
| سَأَلَ بَعْدَ ابٍ وَقِعٍ۔                          | مُجَاوَزَت: عَن کے معنی میں۔                    | ۱۲  |
| يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا                 | مُصَاحَبَت: ایک دوسرے کے ساتھ ہونے کے معنی میں۔ | ۱۳  |
| ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون                       | مُقَابَلَت: عِوَض اور مقابلے کے معنی میں۔       | ۱۴  |

## ۲۔ ت

۴۔ ت قسم کے لئے آتا ہے، اور سوائے لفظ اللہ کے اور کسی پر داخل

نہیں ہوتا، جیسے: تَاللّٰہِ لَا کُرْمَنتَہُ۔ قسم کا اصلی حرف پ ہے (جیسا کہ اوپر معلوم ہوا)، واو بدل ہے پ کا اور ت بدل ہے واو کا، ت میں تعجب کے معنی کی زیادتی بھی پائی جاتی ہے۔

۳۔ لَقَّ

| عدد | وجہ استعمال                              | مثال                        |
|-----|------------------------------------------|-----------------------------|
| ۱   | تشبیہ: تشبیہ اور مماثلت کے اظہار کے لئے۔ | نَرِيْدُ كَأَبِي            |
| ۲   | تعلیل، سبب کے اظہار کے لئے۔              | کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم |
| ۳   | توکید: کسی بات پر زور دینے کے لئے        | لیس کمثلہ شیء               |
| ۴   | مثل کے معنی میں، اسم کی طرح۔             | یضعکن عن کالبرد۔            |

۴۔ لِ

۳۰۶۔ یہ حرف اسم ظاہر پر آئے تو کسور ہوتا ہے، اور ضمیر کے ساتھ آئے

تو مفتوح۔

لیکن ضمیر متکلمی کے شروع میں کسور ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ مستغاث اسم پر داخل ہو، تب بھی مفتوح ہوتا ہے، لیکن ایسی صورت میں اس سے پہلے حرف ندا یا، کا آنا ضروری ہے، جیسے: یا لَبِکْرٍ! رے نبوکر میری مدد کو پہنچو!

اس کے وجوہ استعمال یہ ہیں:-

| مثال                                                                        | وجہ استعمال                               | عدد |
|-----------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------|-----|
| اختصاص: کسی شے یا امر کے ساتھ الجُلُّ لِلْفَرَسِ، إِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ. | مخصوص ہونا۔                               | ۱   |
| استحقاق، حق جتانے یا ظاہر کرنے الحمد لِلَّهِ                                | کے لئے۔                                   | ۲   |
| استعلاء: عَلَىٰ کے معنی میں۔                                                | إِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا                   | ۳   |
| انتہاء: إِلَىٰ کے معنی اور موافقت میں۔                                      | إِنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا.             | ۴   |
| بُعْد: بُعْد کے معنی میں۔                                                   | أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ     | ۵   |
| تاریخ ظاہر کرنے کے لئے۔                                                     | كُتِبَتْ هَذَا لِثَلَاثٍ مِنْ رَمَضَانَ   | ۶   |
| تاکید کے لئے۔                                                               | مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ         | ۷   |
| تصنیف: مصنف کا نام ظاہر کرنے کے لئے۔                                        | الصَّحَاحِ لِلْبُخَارِيِّ.                | ۸   |
| تعجب کے اظہار کے لئے۔                                                       | لِلَّهِ دَرَّةٌ!                          | ۹   |
| تعلیل، سبب یا علت بتانے کے لئے۔                                             | إِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ.      | ۱۰  |
| تہلیل، ملکیت جتانے کے لئے                                                   | لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.   | ۱۱  |
| توقیت: وقت بتانے کے لئے                                                     | الْوُضُوءُ وَاجِبٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ.       | ۱۲  |
| عِنْدَ کے معنی میں۔                                                         |                                           |     |
| ظرفیت، ظرف کے اظہار کے لئے                                                  | وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ | ۱۳  |
| فِي کے معنی میں۔                                                            | الْقِيَامَةِ.                             |     |

| مثال                                                      | وجہ استعمال                                  | عدد |
|-----------------------------------------------------------|----------------------------------------------|-----|
| فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ<br>عَدُوًّا | عَاقِبَتِ: انجام اور مال کے اظہار<br>کے لئے۔ | ۱۴  |
| يَلَهُ، لَا يُؤَخِّرُ الْآجِلُ                            | قَسَدٌ: قسم کھانے کے لئے<br>(مگر شاذ ہے)     | ۱۵  |
| (مصع) لِيَطُولَ اجْتِمَاعُ لَوْ نَبِتَ لَيْلَةٌ مَعًا.    | مُصَاحَبَتِ: مَعَ کے معنی میں۔               | ۱۶  |

۵- و

۳۰۸۔ یہ حرف صرف اسم ظاہر کے شروع میں آتا ہے، جیسے: وَاللّٰهُ،

لَا فَعَلْنَ كَذًا۔ اسم ضمیر پر نہیں آتا۔

| مثال                                     | وجہ استعمال                                                   | عدد |
|------------------------------------------|---------------------------------------------------------------|-----|
| وَأَسْأَلُكَ لِيْ خَيْرًا.               | ابتداء: کلام کے شروع میں<br>آتا ہے۔                           | ۱   |
| فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحُرْ.            | تفسیر: معنی بتانے اور سمجھانے<br>کے لئے، لِيَعْنِيْ کے طور پر | ۲   |
| فَأَجْبِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ. | مُصَاحَبَتِ: مَعَ کے معنی میں۔                                | ۳   |
| وَعَالِمِ آيَاتٍ فِيْ عُسْرِي            | رُبِّ کے معنی میں                                             | ۴   |

۳۰۹۔ حرف واو کے استعمال میں ذیل کے امور کا لحاظ رکھنا ضروری

ہے:-

- (۱) اگر واو قسمیہ کے جواب میں جملہ آیا ہے، اور وہ جملہ اسمیہ اور مثبت ہو، تو جملہ کے شروع میں **إِنَّ**، یا لام ابتدا ضرور ہونا چاہئے، جیسے: **وَاللّٰهِ لَإِنِّي لَقَائِحٌ**، اور اگر جملہ منفی ہے، تو اُس کے شروع میں **مَا**، یا **لَا**، یا **إِن** (نافیہ) آنا چاہئے، جیسے: **وَاللّٰهِ لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ**۔
- (۲) اگر جوابی جملہ، فعلیہ اور مثبت ہے، تو شروع میں **لَ** اور **قَدْ**، یا محض **لَ** آنا چاہئے، جیسے: **وَاللّٰهِ لَا فَعَلْتَنَ كَذًا**۔ لیکن اگر وہ جملہ فعلیہ منفی ہے، تو شروع میں **مَا** آنا ضروری ہے، جیسے: **وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ ذَلِكَ**۔
- ۶۔ الی

| عدد | وجہ استعمال                    | مثال                                             |
|-----|--------------------------------|--------------------------------------------------|
| ۱   | انتہاء کے معنی کے اظہار کے لئے | ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ                     |
| ۲   | مَعَيْتُ: مَعِی کے معنی میں    | لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمُ إِلَى أَمْوَالِكُمْ |
| ۳   | عِنْدًا کے معنی میں            | رَبِّ السِّجْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ                  |
| ۴   | فِي کے معنی میں۔               | لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ      |

### ۷۔ حاشا

۳۱۰۔ یہ حرف دو معنوں کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے: (۱) استثنا جیسے: **جَاءَ فِي الْقَوْمِ حَاشَا نَزِيدٍ**، (۲) تنزیہ، یعنی بُرائی یا پلیدی سے دُوری کا اظہار کرنے کے لئے، اور اس صورت میں یہ مضاف ہوتا ہے، جیسے: **حَاشَا لِلّٰهِ**۔ کبھی اس کے مضاف الیہ کے شروع میں **لِ** (حرف جر) بھی آجاتا ہے، جیسے: **حَاشَا لِلّٰهِ مَا هَذَا بَشَرًا**۔



## ۸۔ حَتَّىٰ

| عدد | وجہ استعمال                           | مثال                                            |
|-----|---------------------------------------|-------------------------------------------------|
| ۱   | ابتداء: کلام کے ابتداء میں آتا ہے۔    | حَتَّىٰ إِذَا فِشَلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ۔       |
| ۲   | استثناء: اِلَّا کے معنی میں۔          | مَا يَعْلَمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا... |
| ۳   | انتہاء وقت کی انتہاء کے اظہار کے لئے۔ | هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ                 |
| ۴   | تعلیل: علت اور سبب ظاہر کرنے کے لئے   | يُقَاتِلُونَكَ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ۔            |
| ۵   | معیت: مَعَ کے معنی میں۔               | قَرَأْتُ هَذَا الْكِتَابَ حَتَّىٰ التَّقْرِيطِ  |

## ۹۔ خَلَا

۳۱۱۔ خَلَا: استثناء کے معنی ظاہر کرتا ہے، جیسے: جَاءَ الْقَوْمَ خَلَا  
نرید (زید کے سوا سب لوگ آئے)

## ۱۰۔ رَبَّ

۳۱۲۔ رَبَّ: تقلیل کے لئے آتا ہے، یعنی کمی کے معنی ظاہر کرتا ہے،  
جیسے: رَبَّ رَجُلٍ جَوَادٍ جَاءَ إِلَىٰ (میرے پاس بہت کم سخی آدمی آئے)۔  
اس میں کثرت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ رَبَّ کے بارے  
میں اہل نحو میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نحوی اسے تقلیل اور تکثیر دونوں معنوں  
کا حامل سمجھتے ہیں۔

۳۱۳۔ رَبَّ کے بعد جب مَا آتا ہے، تو رَبَّ کا جرّی عمل زائل ہو جاتا ہے،  
 جیسے: رَبَّمَا قَامَ نَرِيدًا (بہت زیادہ، یا بہت کم، کھڑا ہوا زید)  
 ۳۱۴۔ یہ فعلیہ اور اسمیہ، دونوں قسم کے، جملوں کے شروع میں آتا ہے،  
 جیسے: رَبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهُ اور رَبَّمَا ذَهَبْتُ اِلَى دَارِهِ۔

۳۱۵۔ جملہ فعلیہ میں فعل کا ماضی ہونا ضروری ہے، جیسا کہ اوپر (پارہ  
 ۳۱۳) کی مثال سے واضح ہے کبھی یہ فعل مستقبل پر داخل ہوتا ہے، جیسے:  
 رَبَّمَا يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ۔

۱۱۔ عَدَا

۳۱۶۔ حاشا اور خَلَا کی طرح عَدَا بھی استثناء کے معنی میں استعمال  
 ہوتا ہے، جیسے: قَتَلَ الْقَوْمَ عَدَا نَرِيدٍ (زید کے سوا سب لوگ مارے گئے)  
 ۱۲۔ عَلَى

| مثال                                     | وجہ استعمال                                                                   | عدد |
|------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------|-----|
| كانوا على الجبل<br>عليه دين              | استعلاء: بلندی کے معنی کے<br>اظہار کے لئے۔ (۱) حقیقت میں۔<br>(۲) مجازی طور پر | ۱   |
| مررت عليه (= به)                         | ب کے معنی میں                                                                 | ۲   |
| لتكبروا الله على ما هداكم                | تعلیل: علت اور سبب کے<br>اظہار کے لئے۔                                        | ۳   |
| اصفر عن ذلك على ان تعطيني<br>دراهم كثيرة | شرط کے قیام کے لئے۔                                                           | ۴   |

| عدد | وجہ استعمال                           | مثال                                         |
|-----|---------------------------------------|----------------------------------------------|
| ۵   | ضَرَرٌ: سزا، پاداش کے اظہار کے واسطے۔ | عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ                    |
| ۶   | ظرفیت: فِيّ کے معنی میں۔              | إِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ۔                  |
| ۷   | معیت: مَعَّ کے معنی میں۔              | وَإِذَا سَأَلَ عَنْ حُجَّتِهِ                |
| ۸   | مِنْ کے معنی میں۔                     | إِذَا كَتَبُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ۔ |

## ۱۳۔ عَن

| عدد | وجہ استعمال                                 | مثال                                           |
|-----|---------------------------------------------|------------------------------------------------|
| ۱   | بَدَل: بدلے کے معنی میں۔                    | لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا۔        |
| ۲   | تجاوز: گزر جانے، دُور ہو جانے، کے معنی میں۔ | رَمِيَتْ السَّهْمُ عَنِ الْقَوْسِ              |
| ۳   | تعلیل: سبب اور علت کے اظہار کے لئے۔         | مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ۔                   |
| ۴   | استعداد: عَلَى کے معنی میں۔                 | وَمَنْ يَخْلُ، فَإِنَّهُ يَخْلُ عَنْ نَفْسِهِ۔ |
| ۵   | مِنْ کے معنی میں۔                           | إِنَّهُ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ۔   |
| ۶   | بَعْدُ کے معنی میں۔                         | يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ۔       |

| عدد | وجہ استعمال                         | مثال                                                               |
|-----|-------------------------------------|--------------------------------------------------------------------|
| ۱   | استعلاء: علی کے معنی میں۔           | لَا صَلْبَبَتْكُمْ فِي جَدْوِعِ النَّخْلِ                          |
| ۲   | الی کے معنی میں۔                    | سَرَدُوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ                            |
| ۳   | ب کے معنی میں، سبب کے اظہار کے لئے۔ | هُوَ يَذْرُؤُكُمْ فِيهِ                                            |
| ۴   | تعلیل، علت کے بیان کے لئے           | ذَلِكَ الَّذِي لَمُنْتَنِي فِيهِ                                   |
| ۵   | زائد: زائد طور پر                   | قَالَ أَرَأَيْتُمْ كَبُوا فِيهَا                                   |
| ۶   | ظرفیت: ظرف کے اظہار کے لئے          | قَرَأْتُ فِي الْكِتَابِ                                            |
| ۷   | مُصَاحَبَتِ كَيْ لَمْ               | خَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي رَيْبَتِهِ                               |
| ۸   | معیت: مَعِ كَيْ لَمْ                | أَدْخَلُوا فِي أَمِيمٍ                                             |
| ۹   | مقابلت: مقابلے کے لئے               | مَا مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ<br>أَلَّا قَلِيلٌ |
| ۱۰  | مِنْ كَيْ لَمْ                      | يَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا                         |

### ۱۵، ۱۶۔ مَدْ اور مُنْدُ

۳۱۶۔ یہ دونوں حروف زمانہ ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ کبھی یہ (ا) اول مدت کے معنی میں آتے ہیں، اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے، جیسے: مَا سَأَلْتَهُ مَدْرَمَنْدُ، یَوْمَ الْجُمُعَةِ، کبھی (۲) پوری مدت کے لئے، اور ایسی صورت میں اُن کے بعد مقصود بالعدد آتا ہے رخواہ

وہ مفرد ہو، یا مثنی، یا جمع، جیسے: ما سَأَيْتَهُ مَذ (مَنْذ) يَوْمِ (يَا يَوْمَيْنِ،  
یا اَيَّامِ)، اور کبھی (س) زمانہ حال میں ظرفیت کے اظہار کا فائدہ دیتے ہیں، جیسے:  
ما سَأَيْتَهُ مَذ رَمَنْذ، يَوْمَنَا رِيا شَهْرِنَا، هَذَا۔

۳۱۸۔ یہ دونوں حروف عموماً اسم ظاہر پر داخل ہوتے ہیں، مگر بعض نحوی

ان کا ضمیر پر داخل ہونا بھی جائز قرار دیتے ہیں۔

۱۶۔ مِّنْ

| عدد | وجہ استعمال                                                                                                                  | مثال                                                          |
|-----|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------|
| ۱   | ابتداءء: اُس شے یا امر کی ابتداء کے اظہار کے لئے جس کی انتہا بھی ہو۔                                                         | سِرْتُ مِّنْ بَغْدَادِ اِلَى دِمَشْقٍ۔                        |
| ۲   | استعلاء: عَلِيٍّ کے معنی میں۔                                                                                                | وَنَصَرْنَا هَ مِنْ الْقَوْمِ الَّذِي كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا   |
| ۳   | استغراق: عمومیت ظاہر کرنے کے لئے۔                                                                                            | وَمَا مِنْ اِلَّا اللهُ۔                                      |
| ۴   | پ کے معنی میں۔                                                                                                               | يَنْظُرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِي                                 |
| ۵   | بَدَل: بدل کے معنی میں۔                                                                                                      | اَسْرَضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ؟      |
| ۶   | تبعيض: بعض کے معنی میں (ایسے موقع پر بجائے مِّنْ کے لفظ بعض رکھ دیا جائے تو معنی واضح ہوں گے)                                | لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْهَا تُحِبُّونَ۔ |
| ۷   | بیان: کسی امر کی وضاحت کے لئے (ایسی صورت میں بجائے مِّنْ کے اسم موصول (الَّذِي، الَّتِي) پڑھا جائے تو معنی واضح ہو جائیں گے) | فَاجْتَنِبُوا السَّرَّ جَسَ مِنْ الْاَوْثَانِ                 |

| مثال                                                                                                | وجہ استعمال                                    | عدد |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------|-----|
| ما تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ -                                                    | تاکید: زائد طور پر تاکید کی غرض سے۔            | ۸   |
| يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ فِي اِذَانِهِمْ<br>مِنَ الصَّوٰعِقِ                                       | تعلیل: سبب کے اظہار کے لئے۔                    | ۹   |
| اِذْ اَنۡوَدَىٰ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ -                                               | ظرفیت: فی کے معنی میں۔                         | ۱۰  |
| يَا وَايَلَنَّا، قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا؛                                              | عَنْ کے معنی میں۔                              | ۱۱  |
| لَنْ تَغْنِيٰ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ<br>مِنَ اللّٰهِ -                              | عِنْدَ کے معنی میں۔                            | ۱۲  |
| لِيُمَيِّزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ،<br>اللّٰهُ يَعْلَمُ الْمَفْسِدَ مِنَ الْمَصْلِحِ - | فصل: دو متضاد امور میں فاصلہ ظاہر کرنے کے لئے۔ | ۱۳  |

- ۳۱۹۔ جب اِلَى، عَلٰی اور عَنْ کے شروع میں مِنْ آتا ہے، تو ان تینوں حروف جر کو بہ طور اسم کے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: اِنْصَرَفْتُ مِنَ الْبَيْتِ (..... تیری طرف سے)، نَزَلْتُ مِنَ عَلَى الْمَنْزِلِ (..... مکان پر سے)، نَظَرْتُ مِنَ عَنْ شِمَالِهِ (..... بائیں جانب سے)
- ۳۲۰۔ جب ب، ل، مِّن، عَنْ، عَلٰی، فِي، حَتَّى، اِلَى اور مَدُّ کے بعد مَا آتا ہے، تو یہ حروف جر اُس کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ عموماً ایسی صورت میں مَا کا الف حذف کر کے بولتے ہیں، جیسے: يَمْرًا، لَعْنًا، مَحْرًا، عِلَامًا، حَتَّامًا، عَمًّا، فِيْمًا، اِلَامًا، مَدَّمًا۔
- ۳۲۱۔ بعض اوقات حرف جر کو حذف کر دیتے ہیں، اور اُس کے

مجرور کو منصوب استعمال کرتے ہیں، جیسے: واختار موسى قومًا سبعين رجلاً  
 میں قومۃً اصل میں مِنْ قومہ (مجرور) تھا، مِنْ کے حذف ہونے کی وجہ سے منصوب  
 ہو گیا۔

اکثر اَنْ اور اَنَّ سے پہلے حرف جرّ محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: يَسْتَوْنَ  
 عَلَيْكَ اَنْ (= بِاَنْ) اَسْلَمُوا، اَيَعِدُكُمْ اَتَكْمُر (= بِاَتَكْمُر)۔

۳۲۲۔ افعال کے ساتھ اکثر حروف جرّ کے صلے استعمال کئے جاتے

ہیں۔ اس غرض سے اِلَى، بِ، عَلَى، عَنِ، مِنْ اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ ایک  
 ہی فعل کے ساتھ ان میں سے مختلف حروف (جارہ) کے استعمال سے اُس  
 فعل کے معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے: ذَهَبَ، وہ گیا اور ذَهَبَ  
 بِ، وہ لایا، سَرِعَ بِ، وہ راغب ہوا، اور سَرِعَ عَنِ، اُس نے روگردانی  
 کی، وہ پھر گیا۔

یہ امر کہ کن کن افعال کے ساتھ کیا کیا حروف جرّ استعمال کئے جاتے  
 ہیں اور اُن کے سبب سے معنی میں کیا فرق آ جاتا ہے، لغات کی کتابوں کے  
 مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

## ب۔ ظُروف

۳۲۳۔ ظُروف وہ کلمات ہیں، جن میں ظرف (مکان اور زمان) کے

معنی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر مبنیہ ہیں اور کم تر مُعرب۔ ظُروف  
 مبنیہ میں سے بعض ضمّہ کے ساتھ مبنی ہیں، بعض فتح کے ساتھ اور بعض سکون  
 کے ساتھ جیسا کہ آئندہ مثالوں سے واضح ہوگا۔

۳۲۴۔ عربی زبان میں یہ ظُروف مستعمل ہیں:

إِذْ، إِذَا، أَمَامَ، أَمْسِ، آتَى، آيَانَ، آيِنَ، بَعْدَ، بَيْنَ

تَجَاهُ، تَحْتَ، تَلْقَاءَ، حِذَاءَ، حَوْلَ، حَيْثُ، خَلْفَ، دُونِ، عِنْدَ،  
عَوْضُ، فَوْقَ، قَبْلُ، قَبْلَ، قَدَامَ، قَطُّ، كَيْفَ، لَدُنْ، لَدَى  
مَتَى، مُذْ، مُنْذُ، نَحْوِ اور وِرَاءَ۔

۳۲۵- إِذَا، ماضی کے واسطے آتا ہے، عام اس سے کہ وہ ماضی پر

داخل ہوتا ہو، یا مضارع پر، جیسے: وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ رِيَادِكُمْ  
أَسْ وَقْتُتْ كُوجِبْ تَمَّ تَعْدَادِ مِیْنِ كَمْ تَهْتُمْ )، وَاذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوَاعِدَ  
مِنَ الْبَيْتِ رَجَبِ إِبْرَاهِيمَ نَعْمَ كُوجِبْ تَمَّ تَعْدَادِ مِیْنِ كَمْ تَهْتُمْ )

إِذَا کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے، کبھی جملہ فعلیہ۔ اوپر کی مثالوں میں  
پہلی مثال جملہ اسمیہ کی ہے اور دوسری جملہ فعلیہ کی۔ کبھی علم کے قرینے کے  
سبب سے یہ جملہ محذوف بھی کر دیا جاتا ہے، اور ایسی صورت میں اس  
ظرف کو تنوین کے ساتھ مکسور ادا کیا جاتا ہے، جیسے: يَوْمَئِذٍ  
يَصُدُّرُ النَّاسُ۔

کبھی إِذَا کی طرف دوسرا ظرف بھی مضاف ہو جاتا ہے، جیسے: لَا  
تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا۔

۳۲۶- إِذَا ماضی پر داخل ہو کر مستقبل کے معنی پیدا کرتا ہے،  
جیسے: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ۔

إِذَا میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں، اور اس کے بعد جملہ اسمیہ  
اور جملہ فعلیہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: اِنِّي اَتِيكَ إِذَا الشَّمْسُ طَالَعَتْ  
رَجَبِ إِبْرَاهِيمَ ) اور اِنَّا اَتِيكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ رَجَبِ إِبْرَاهِيمَ )۔ جب شرط  
کے جواب میں جملہ اسمیہ آتا ہے تو اُس پر فَ کا آنا ضروری ہوتا ہے، جیسے:  
خَرَجْتَ مِنَ الْبَيْتِ فَاذَا السَّبْعُ واقف۔



إِذَا مَفَاجَاتٍ زَانِجَاهَا، اچانک، کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: وَإِذَا السَّبْعُ  
وَاقِفَةٌ فِي سَبْعِ، اور کبھی اس میں استمراری یعنی ہمیشگی اور عادت کے معنی بھی  
پائے جاتے ہیں، جیسے: وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ لَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ  
قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ۔

۳۲۷۔ أَمَامَ رَسَائِمٍ (سامنے) مُعْرَبٌ ہے اور مضاف ہو کر استعمال میں آتا  
ہے، جیسے: أَمَامَ الْقَصْرِ (قصر کے سامنے)، أَمَامَ الْقَاضِي (قاضی کے سامنے)۔  
۳۲۸۔ أَمْسٍ (گل کا دن، گزرا ہوا)، جیسے: ذَهَبَتْ إِلَى السَّكْتِ امس۔  
۳۲۹۔ أَنَّ (کہاں) جگہ اور اُس کے ساتھ ہی استفہام کے معنی میں استعمال  
کیا جاتا ہے، جیسے: أَنِّي تَقَعُدُ؟ (تو کہاں بیٹھے گا؟)

یہ ظرف ذیل کے معنوں میں بھی آتا ہے:

(۱) مِنْ أَيْنَ؟ (کہاں سے؟)، جیسے: أَنِّي لَكِ هَذَا؟ (یہ تجھے کہاں

سے ملا؟)

(۲) شَرَطٌ، جیسے: أَنِّي تَقَعُدُ، أَقَعُدُ، (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی

بیٹھوں گا)

(۳) كَيْفَ (کیسے، کس طرح؟)، أَنِّي يُحْيِي؟ (کیسے زندہ کرے گا؟)

(۴) مَتَى (جب، جس وقت)، جیسے: فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنِّي شِئْتُمْ۔

۳۳۰۔ أَيَّانَ؟ (کب؟) استفہام کے ساتھ زمانے کے معنی دیتا ہے۔

جیسے: يَسْأَلُونَكَ أَيَّانَ مُرْسَاهَا؟ أَيَّانَ يَوْمَ الدِّينِ؟

۳۳۱۔ أَيَّنَ (کہاں؟) مقام کے لئے استفہام کے معنی میں آتا ہے،

جیسے: أَيْنَ تَذْهَبُونَ؟ (تم سب کہاں جاتے ہو؟) اس کے علاوہ شرط کے

معنی دیتا ہے، جیسے: أَيْنَ تَذْهَبُ أَذْهَبُ، (جہاں تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)۔

اسی طرح اس کے بعد ما بھی لاتے ہیں، اور شرط کے موقع پر عموماً ایسا کرتے ہیں، جیسے: اینما تکنونوا یدرککم الموت (تم جہاں کہیں ہو گے موت تمہیں پالے گی)

۳۳۲۔ بَعْدُ (پچھے، بعد کو) مضاف ہو کر آتا ہے، جیسے: بعد المیلا۔ کبھی اس کا مضاف الیہ محذوف بھی ہوتا ہے، جیسے: لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ بَعْدِ (بعد = بعد کُلِّ شَیْءٍ)۔ لیکن اگر متکلم کے ذہن میں محذوف موجود نہیں ہے تو بعد بجائے مبنی کے مُعْرَب ہو جاتا ہے، جیسے اسی مثال میں مِنْ بَعْدِ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۳۳۳۔ بَيْنَ (درمیان، بیچ میں) بھی مُعْرَب ہے، اور بہ طور مضاف کے استعمال ہوتا ہے، جیسے: بین زید و بکر۔ اگر بَيْنَ کے دونوں متعلقات اسم ہوں، تو اس کو صرف ایک مرتبہ استعمال کرتے ہیں، اور اگر دونوں ضمیر ہیں تو اس کا دُہرانا ضروری ہے، جیسے: بَيْنِي وَ بَيْنِكَ، بَيْنِي وَ بَيْنِ اَخِيكَ۔

۳۳۴۔ تَجَاهُ، حِذَاءُ (بالمقابل، سامنے) اور تِلْقَاءُ (بالمقابل کی طرف) بھی ظروفِ مُعْرَبَات میں سے ہیں اور مضاف کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں، جیسے: تَجَاهُ الْمَلَكَةِ رَكْتَبِ خَانَةِ (بالمقابل)، حِذَاءُ سَرِيرِ الْمَلِكِ (بادشاہ کے تخت کے سامنے)، تِلْقَاءُ بَصْرَةَ (بصرے کی طرف)

۳۳۵۔ تَحْتِ (نیچے) ظرفِ مُعْرَب ہے۔ عموماً اس کا مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے، جیسے: تَحْتِ الشَّجَرَةِ، مگر کبھی کبھی مضاف الیہ محذوف بھی ہوتا ہے۔

۳۳۶۔ حَوْلَ (گرد) بھی ظرفِ مُعْرَب ہے، جیسے: حَوْلَ الْكَعْبَةِ،

رکبے کے گرد) ، حَوْلَ الْمَدِينَةِ (شہر کے گرد)۔

۳۳۷۔ حَيْثُ (جہاں سے) طرف مکان ہے اور عموماً ایک جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: قُرْحَيْثُ قَمِيَّتُ، (جہاں میں کھڑا ہوں تو بھی کھڑا ہوں)، سَنَسْتَدْرَجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ، (ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے، جہاں سے وہ نہ جانیں گے)۔ ایسی صورت میں یہ مبنی اور اور مرفوع ہوتا ہے۔

کبھی یہ مکان کی بجائے آکر مفرد کا مضاف بھی بن جاتا ہے، اور ایسی حالت میں مُعْرَب ہو جاتا ہے، جیسے: اِمَّا تَرَىٰ حَيْثُ سَهِيلٍ طَالِعًا؟ (کیا تو سہیل کے نکلنے کی جگہ (مکان) نہیں دیکھتا؟)

۳۳۸۔ خَلْفًا اور وَرَاءَ (پیچھے، پس پشت) بھی مُعْرَبات میں سے ہیں، جیسے: خَلْفًا، ظَهْرِي، خَلْفَهُمْ، مِّنْ خَلْفِهِمْ۔

۳۳۹۔ دُونًا (اس طرف، نیچے، بغیر) ظرفِ مُعْرَب ہے، جیسے: دُونًا ذٰلِكَ (اُس کے نیچے، قریب، ادھر)۔ اسی طرح بِدُونًا ذٰلِكَ، (بغیر اُس کے) اور مِّنْ دُونِ ذٰلِكَ (سوائے اس کے) اور دُونًاكَ بِرَأْسِكَ کرنے، یا تنبیہ کے لئے آتا ہے، بمعنی خبردار!، ہاں! رُک جانا!

۳۴۰۔ عِنْدًا (پاس، قریب کو، ساتھ) ظرفِ مُعْرَب ہے۔ یہ ظرفِ مکان کے طور پر آتا ہے، جیسے: عِنْدِي (میرے پاس)، اور ظرفِ زمان کے طور پر بھی، جیسے: عِنْدَ الْمَغْرِبِ (غروبِ آفتاب کے وقت) کبھی قبضے اور ملکیت کے معنی بھی دیتا ہے، جیسے: عِنْدِي مَالٌ، (میرے پاس مال ہے)، مَا عِنْدِي شَيْءٌ (میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے)

۳۴۱۔ حَوْضٌ (کبھی) مبنی بر رفع ہوتا ہے اور مستقبل منفی کی تاکید

کے لئے آتا ہے، جیسے: لَا اَضْرِبُہٗ عَوْضًا، (میں اُسے کبھی نہ ماروں گا)۔

۳۲۲۔ فَوْقًا (اوپر، پر، اوپر کی طرف) مُعْرَب ہے اور مقام، درجہ

اور رُتَبے کے لئے مستعمل ہے، جیسے: فَوْقَ الشَّجَرَةِ، (درخت کے اوپر،  
فوق الرجالِ، (پیدل سپاہیوں سے اوپر کے رُتَبے میں)۔

۳۲۳۔ قَبْلًا (پہلے) ظرفِ زمان کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَبْلَ

السَّيْلِ، (ولادت سے پہلے)، مِنْ قَبْلِهِ، (اُس سے پہلے)

۳۲۴۔ قِبَلَ (طرف، سمت، کی جانب) مُعْرَب ہے، جیسے: قِبَلَ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، (مشرق اور مغرب کی طرف کو)

۳۲۵۔ قُدَّامًا (سامنے، بالمقابل) اَمَامَ کے معنی میں آتا ہے

اور مُعْرَب ہے، جیسے: قَدِّمْتُ قُدَّامًا اَلْاَمِيرَ (میں امیر کے سامنے،

بالمقابل، کھڑا ہوا)، قُدَّامَ الدَّارِ (مکان کے سامنے)

۳۲۶۔ قَطُّ (کبھی) مَبْنِي اور مَرْفُوع ہے اور ماضی منفی کی تاکید

کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا ذَهَبَتْ اِلَيْهِ قَطُّ رِيًّا اَسْ كَيْتَا

کبھی نہیں گیا)۔ مگر جملہ استفہامیہ میں تاکید منظور نہیں ہوتی، جیسے: هَلْ

ذَهَبَتْ اِلَى بَصْرَةَ قَطُّ؟ (کیا تو کبھی بصرے گیا ہے؟)

۳۲۷۔ كَيْفًا (کیسے، کیونکر؟) مَبْنِي اور مَنْصُوب ہے اور استفہام

حال کے لئے آتا ہے، جیسے: كَيْفَ حَالُكَ؟ (تیرا حال کیسا ہے؟) اس کے

علاوہ شرط کے طور پر بھی آتا ہے، جیسے: فَاَفْعَلْ كَيْفَ تَشَاءُ (جیسا تو چاہے

کر) اور تنبیہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے، جیسے: كَيْفَ يَهْدِي اللهُ قَوْمًا

كُفْرًا وَاَبَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اَوْ كَيْفَ تَكْفُرُونَ يَا نِسَاءَ!

۳۲۸۔ كَدًّا اور كَدًّا (پاس، قریب) عِنْدًا کے معنی میں آتے

ہیں، اور مضاف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ لَدُنْ پَرِ مِنْ داخل ہوتا ہے اور لَدَىٰ ضمیروں پر بھی آتا ہے، جیسے: عَلِمْنَاہُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا، مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ۔ ان دونوں اور عِنْدًا میں فرق یہ ہے کہ عِنْدًا میں پاس موجود ہونا شرط نہیں ہے، مگر لَدَىٰ اور لَدُنْ میں یہ شرط ہے۔ البتہ یہ جائز ہے کہ لَدُنْ کو عِنْدًا کی جگہ استعمال کر لیا جائے۔

۳۴۹۔ مَتَى (کب؟) ظرف زمان کے لئے آتا ہے، جیسے: مَتَى تَذْهَبُ؟ (تو کب جائے گا؟) بغیر استفہام کے بھی آتا ہے، جیسے: مَتَى تَذْهَبُ اذْهَب (جب تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)۔ مَتَى اور اَيَّانَ میں فرق یہ ہے کہ مَتَى عام ہے اور اَيَّانَ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہے۔

۳۵۰۔ مُذْ اور مُنْذُ (فلاں وقت یا مدت سے) کبھی اول مدت کے معنی میں آتے ہیں (اور اس حال میں اُن کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے)، جیسے: مَا لَقِيْتَهُ مَذْ (منذ) يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں اُس سے جمعہ کے دن سے نہیں ملا) اور کبھی تمام مدت کے اظہار کے لئے آتے ہیں، جیسے: مَا لَقِيْتَهُ مَذْ (منذ) ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ رَيِّنَ اُس سے تین دن سے نہیں ملا)۔

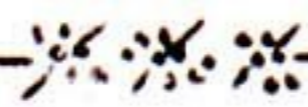
۳۵۱۔ نَحْوُ (کی طرف، جانب، تقریباً) مُعْرَبٌ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: نَحْوَهُ، (اُس کی طرف)، بِنَحْوِ مِائَةِ رَجُلٍ (تقریباً ایک سو آدمی)۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

قيل ان رجلا من التجار فقد منه كيس فيه مائة دينار فاسل  
دلا لا ينادى عليه في الاسواق، واتفق ان رجلا كان قد وجداه  
فاخذاه الى بيته ووضعوه في صندوق. ثم خرج الے السوق

يتجسس خبره، لعل احدا يسأل عنه. فلما سمع المنادي  
تقدم اليه وقال "انني وجدت كيسا فاذا كرتي علامته، لعله هو"  
فذكر له الدلال علامته، فوجدها مطابقة له. فقال الرجل "نعم  
هو، فاذهب معي الى داري، لاعطيك اياه" فذهب معه وفتح الرجل  
الصندوق وسلمه الكيس. فاعجبت الدلال امانته، مع كون  
فقيرا وغير متمم به. فقال له "يا رجل! اذهب معي وسلمه الى  
صاحبه وانا اسعى لك عنده بجلوان جزيل" فمضى مع الدلال  
حتى اوصله الى صاحب الكيس واثني بكل جميل على هذا الرجل  
وقال انه يستحق حلوانا جزيل. فاخذ الكيس وافتقد ما فيه من  
الدنانير. وكان بخيلا جدا. فشق عليه الحلوان، و اراد ان  
يحتال في التخلص منه. فادعى على الرجل انه قد اخذ منه جانبا  
ويكفيه ان يسامحه بها اخذ منه وجعل يشتمه امام الناس.  
فغضب الرجل واسعه كلاما جافيا. فساقه صاحب الكيس الى  
دار الحكومة وشكاها الى الحاكم واعلمه بواقعة الحال وطلب  
منه ان يحصل له ما اخذه الرجل من الكيس. فاستنطق الحاكم  
الرجل فحدثه بالقضية كما جرى. وكان الحاكم رجلا نركيا.  
فعلم ان صاحب الكيس يريد ان يتجنى عليه ظلما. فقال له  
"يا فلان! انني اعلم انك من اكابر الناس، ولا شك في صدق  
كلامك، لانك لا تدعى زورا....."



عربی میں ترجمہ کرو

مجھے آج کے دن ناقابلِ بیان خوشی سے واسطہ پڑا (شَاهِدًا) میں تجھ سے اس معاملے کے متعلق (شَأْنًا) ذکر کروں گا۔ مجھے تمہارا خط دیکھ کر بہت لر ہوا، جو تم نے ہمارے حاکم و مالک کو بھیجا تھا، اللہ اُس کا محافظ ہو۔ رچہ میں نے حضورِ مدوح کے دل سے وہ باتیں نکال دیں، جو اُن کو گھبراہٹ سے ڈالے ہوئے تھیں، مگر پھر بھی بہت سی باتوں سے مجھے فکر ہے۔ اُمید ہے کہ تم مجھے خبریں (إِفَادَةً) دے کر میری عزت افزائی (مُكْرِمًا) دو گے۔ ہم تمہاری صحت و سلامتی اور خیریت کی برابر دُعا کر رہے ہیں۔ مجھے تیری علالت کی خبر معلوم کر کے تکلیف ہوئی۔ میں نے دُعا کی ہے کہ اللہ تجھے لباسِ صحت عطا فرمائے، کیوں کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ شاید ہمارا مالک تجھے ایسی چیز دے، جو تجھے خوش کر دے۔ ہمارا جواب سن کر شیخ کو بہت تعجب ہوا۔

## سبق ۳۹۔ متعلقاتِ فعل

۳۵۲۔ متعلقاتِ فعل دو قسم کے ہیں: (۱) حروف اور (۲) اسماء، جو فاعلی اور مفعولی حالت میں بہ طور حروف کے استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) حروف: حروفِ استفہام

۳۵۳۔ حروفِ متعلقات میں حروفِ استفہام ہیں، اور وہ

یہ ہیں:

ہمزہ استفہامیہ (أ)، آتی، آئی، آئینہ، آتین، آئین، کفر، کیف، ما، ماذا، متی، من، هل۔

ان میں سے چند حروف کا حال پہلے سبقوں میں بیان ہو چکا ہے۔

۳۵۴۔ ہمزہ استفہامیہ (أ) تصور اور تصدیق کے طلب کے لئے

استعمال ہوتا ہے، هل صرف طلب تصدیق کی غرض سے آتا ہے، اور باقی تمام حروف استفہام طلب تصور کے لئے مستعمل ہیں۔

۳۵۵۔ أ مثبت اور منفی دونوں قسم کے جملوں پر آتا ہے، جیسے:

أ كان ذلك عجباً؟ اور أ لشرح لك صدرك؟

أ کے وجوہ استعمال یہ ہیں:-

| عدد | وجہ استعمال                              | مثال                              |
|-----|------------------------------------------|-----------------------------------|
| ۱   | تنبیہ کے لئے                             | أ لشرح لك صدرك؟                   |
| ۲   | اظہار تعجب کے لئے۔                       | أ لمر الیہم!                      |
| ۳   | سائل کی طرف سے انکار کے اظہار کے لئے۔    | أ تقتلنی، وانا احوک؟              |
| ۴   | شرط کے شروع میں۔                         | أ فإن قتل انقلبتم؟                |
| ۵   | رأی کے شروع میں آکر خبر کے معنی دیتا ہے۔ | أ رأیت الذی صلے؟                  |
| ۶   | محض انکار کے معنی میں                    | أ نؤمن لك؟                        |
| ۷   | انکار کو باطل کر دینے کے لئے۔            | أ فاصفکم ربکم بالبنین (لہ یصفکم؟) |



| مثال                                            | وجہ استعمال                          | عدد |
|-------------------------------------------------|--------------------------------------|-----|
| أَفَعَصَيْتُمْ أَمْرِي؟                         | تو بیچ اور زجر کے لئے۔               | ۸   |
| أَلَمْ يَجِدْ لَكَ يَتِيمًا فَأْوَى؟            | مخاطب کو قائل کرنے کی غرض سے۔        | ۹   |
| أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ صُنُوكُمْ؟ | یاد دہانی کے لئے۔                    | ۱۰  |
| سواء عليهم أأنذرتهم أم لم تنذرتهم               | تسویت، یعنی برابری، کے اظہار کے لئے۔ | ۱۱  |
| أَتَأْكُلُونَ (= كَلُوا)!                       | حکم کرنے کے لئے۔                     | ۱۲  |
| أَلَا تَحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ؟  | ترغیب کے لئے۔                        | ۱۳  |
| أَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الذِّكْرَ؟                  | دانتہ ناواقفیت ظاہر کرنے کی غرض سے۔  | ۱۴  |
| أَهَذَا الَّذِي يَذَّكُرُ الْهَيْتَكُمْ؟        | تحقیر کے اظہار کے لئے۔               | ۱۵  |
| أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا؟     | تکبر اور استہزاء کے لئے۔             | ۱۶  |
| أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا؟         | ہدایت کی طلب کے لئے۔                 | ۱۷  |

۳۵۶۔ هَلْ اور أَ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر آتے ہیں، مگر هَلْ جملہ منفیہ، شرط، بِإِثْنٍ اور ایسے اسم پر، جس کے بعد فعل ہو، اکثر نہیں داخل ہوتا۔ بعض مقامات میں جہاں أَ آسکتا ہے هَلْ نہیں آسکتا، جیسے: أَزِيدًا ضَرِبْتَ، أَتَضْرِبُنِي وَإِنَّا أَخْوَلُ؟

۳۵۷۔ هَلْ کے وجود استعمال اور اُن کی مثالیں یہ ہیں:

| مثال                               | وجہ استعمال                        | عدد |
|------------------------------------|------------------------------------|-----|
| هل أتى على الإنسان حينٌ من الدهر؟  | قد کے معنی میں۔                    | ۱   |
| هل جزاء الا حسان الا الاحسان!      | ما نافیہ کے طور پر، الا سے پہلے    | ۲   |
| هل زيدا بقائير؟                    | ایسے مبتدأ پر، جس کی خبر میں پ ہو۔ | ۳   |
| هل سيمعونكم اذ تدعون؟              | انکار کے معنی میں۔                 | ۴   |
| هل في ذلك قسمٌ لذي حجر؟            | اثبات کے اظہار کے لئے۔             | ۵   |
| هل علمتم ما فعلتم بيوسف؟           | یاد دہانی کے لئے۔                  | ۶   |
| هل انتم منتهون (= انتم هوان)؟      | حکم کرنے کے لئے۔                   | ۷   |
| هل لنا من شفاء!                    | تمنا کے اظہار کے لئے۔              | ۸   |
| هل ادلكم على تجارة تُجيكون العذاب؟ | ترغیب کے لئے۔                      | ۹   |

۳۵۸۔ ما استفہامیہ کے وجوہ استعمال یہ ہیں:

| مثال                         | وجہ استعمال                       | عدد |
|------------------------------|-----------------------------------|-----|
| مال هذا الرجل لا يترك شيئاً! | کسی امر کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے۔ | ۱   |
| القارعة، ما القارعة!         | ڈرانے کے لئے۔                     | ۲   |
| ما تلك بيمينك يا موسى؟       | انس پیدا کرنے کے لئے۔             | ۳   |
| مالكم لا تنطقون؟             | استہزار کے لئے۔                   | ۴   |
| ما غررك بربك الكريم؟         | ہنسی کے معنی کے اظہار کے لئے۔     | ۵   |

۳۵۹۔ مَن (کون) بزرگی کے اظہار کے لئے آتا ہے، جیسے: مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ، اور گمراہی پر تنبیہ اور توبیح کی غرض سے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَن يَرْغَبُ عَن صَلَاتِ اِبْرَاهِيمَ اَلَا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ!

۳۶۰۔ اَنِّي دُورِي ظَاهِرًا كَرْتَا هِي، جیسے: اَنِّي لَهَمَّ الدِّكْرِي!

ان حروف کے علاوہ کچھ اور بھی متعلقات فعل ہیں، جن کو

ہم مختصراً ذیل میں بیان کرتے ہیں:

(۱) س اور سَوْت مَضَارِع پر داخل ہو کر اُس کو مستقبل کے معنی میں خاص کر دیتے ہیں۔ س مستقبل قریب کے لئے اور سَوْت مستقبل بعید کے لئے آتا ہے، جیسے، سَيَضْرِبُ، (ابھی مارے گا)۔ سَوْت يَضْرِبُ

(پھر بعد کو) مارے گا)

(۲) ل تائید، یہ "تحقیق" یا "یقیناً" کے معنی دیتا ہے، جیسے: لَفَعَلْتُهُ،

ریقیناً میں نے کیا ہے) دیکھو سبق ۱۵ (پارہ ۹۲)۔

قسم کے بھی معنی دیتا ہے، جیسے: لَعَمْرُكَ، (تیری جان کی قسم، جو جملہ اسمیہ اِنَّ سے شروع ہو، اُس میں بہ طور خبر کے مستعمل ہوتا ہے

(اس کا حال نیچے آتا ہے)

جو جملہ اسمیہ کو سے شروع ہو اُس میں بھی بہ طور خبر کے آتا ہے۔

(۳) اِذَا یا اِذَنْ (مشتقات اِذَا) اس کے معنی "اس صورت میں" اور

"تب" کے ہوتے ہیں۔ جیسے: نَزُوْحٌ اِذَا رَتَبَ هِمَّ حَلِيْلِيں)

(۴) اَلَا، جو ا اور لا سے مرکب ہے، جملہ استفہامیہ منفیہ میں استعمال

ہوتا ہے، جیسے: اَلَا اَفْعَلْتَهُ؟ (کیا میں نہ کروں؟) یہی حالت اَلْحَر

کی ہے، جو ا اور ح سے مرکب ہے۔

(۵) اَمَّا، اَ اور مَّا سے مرکب ہے، اور اس کے معنی "نہیں" کے ہیں۔ جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَمَّا فَعَلْتَهُ، کیا تو نے یہ نہیں کیا؟

(۶) اِنَّ کے معنی "تحقیق" یا "یقیناً" کے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۷، پارہ ۱۰۲) یہ اکثر جملہ اسمیہ سے پہلے آتا ہے اور مفعول اس کی خبر ہوتی ہے۔ خبر کو زیادہ مؤکد کرنے کے لئے لَ اُس پر بڑھایا جاتا ہے، جیسے: اِنَّ زَيْدًا عَاقِلٌ۔ اِنَّ نَرِيْدًا لِعَاقِلٌ۔

اِنَّ ضمائر پر بھی بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں ضمیر مبتدا بن جاتی ہے، جیسے: اِنَّهُ (تحقیق وہ)۔ اِنِّي (تحقیق میں)۔ اِنَّا یا اِنْنَا (تحقیق ہم)

(۷) اِنَّمَّا، اِنَّ اور مَّا سے مرکب ہے۔ یہ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے اور لفظ یا جملہ مابعد کی ایک حد قائم کر دیتا ہے۔ اس کے معنی "صرف" کے ہوتے ہیں، جیسے: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ، (صرف غریبوں کے لئے ہوتے ہیں)

(۸) اَيْنَ، کہاں۔ مِّنْ اَيْنَ، کہاں سے۔ اِلَى اَيْنَ، کدھر کو۔ اَيْنَمَا، جہاں کہیں۔

ثُمَّ، پھر، وہاں۔

(۹) قَدْ ماضی پر داخل ہو کر کسی کام کی تکمیل، یا کسی فعل کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ نیز ماضی کو ماضی قریب کے معنی میں خاص کر دیتا ہے۔

(۱۰) كَلَّا کے معنی ہیں، "بالکل نہیں، ہرگز نہیں"۔

(۱۱) مَا اور لا دونوں نفی کے معنی میں آتے ہیں۔ مَا تنہا آتا ہے اور لا

کے واسطے مکرر آنا لازمی ہے، جیسے: لَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى (نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی)۔ مضارع پر آکر اُس کو نفی حال یا نفی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: لَا أَفْعَلُهُ (میں اس کو نہیں کرتا، یا نہیں کروں گا) امر پر لَا داخل کرنے سے اس کو نفی کے معنی میں خاص کر دیتا ہے، جیسے: لَا تَفْعَلُهُ (اُس کو نہ کر)

لَا نفی جنس، (دیکھو سبق ۳۷، پارہ ۲۲۷) جس چیز کی نفی کی جا رہی ہے اُس کی جنس سے ہر چیز کو احاطہ کر کے اُس پر نفی کا حکم لگاتا ہے، جیسے: لَا مَفْسَرًا (اس سے بچنے کی کوئی بھی صورت نہیں)، یعنی بچنے کی ہر چیز کو دیکھ بھال لینے کے بعد کہا گیا ہے کہ ”بچنے کی کوئی بھی صورت نہیں“۔ حالت مفعولی میں اس کے بعد اسم کا آنا ضروری ہے۔

(۱۲) لَمْ مَضَارِعٌ كَوْ جَزْمٍ دَعَى كَرِ اُس كُو مَاضِي كِ مَعْنَى مِيں خَاص كَر دِي تَا هِيءُ  
جيسے: لَمْ يَفْعَلْ (اُس نے نہیں کیا)

(۱۳) لَمَّا، اِگر مَضَارِعٌ مَجْزُومٌ سِے پِهَلِے آئِے، تُو اُس كِ مَعْنَى ”اِبھی نِهِيں“ كِ هُو تِے هِيں۔

(۱۴) لَنْ، مَضَارِعٌ پِرِ آكِرِ اُس كِ لَامِ كَلِمَه كُو فَتْحِ دِي تَا هِيءُ اُو رِ اُس كُو مُسْتَقْبَلِ كِ زَمَانِے كِ لِے مَخْصُوص كَر دِي تَا هِيءُ، جيسے: لَنْ أَفْعَلُهُ (میں اُسے نہیں کروں گا) (دیکھو سبق ۱۲، پارہ ۸۸، فائدہ)

(۱۵) مَتَى، مَعْنَى كَب، بِه طُورِ صِلَه اسْتِعْمَالِ هُو تَا هِيءُ۔

(۱۶) هَلَّا (= هَلْ اُو رِ كَا) ”نِهِيں“ كِ مَعْنَى مِيں، بِه طُورِ حُرُوفِ اسْتِفْهَامِ اسْتِعْمَالِ هُو تَا هِيءُ۔

(۱۷) هُنَا، مَعْنَى ”يِهَاں“ اِس كُو مُؤَكِّد كَرْنِے كِ لِے هَا هُنَا (يا هُنَا)

کہتے ہیں۔

(۱۸) هُنَاكَ اور هُنَالِكَ کے معنی "وہاں" کے ہیں۔

(۲) اسماء جو بہ طور حروف استعمال ہوتے ہیں۔

۳۶۱۔ بہت سے اسماء، جن کے مفعول بہ طور مضاف مستعمل ہیں، متعلقات

فعل ہوتے ہیں۔ اس صورت میں وہ مبنی ہوتے ہیں اور ان کے ل کلمے پر ہمیشہ ضمہ آتا ہے۔

ان میں سے اسماء جہاتِ سِتَّة، مثل قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتَ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، حَيْثُ، حَيْثُهَا، غَيْرُ وغیرہ، جب ان کا مضاف الیہ مخذوف اور معہود ذہنی ہو تو یہ سب مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں، جیسے: سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلُ، یعنی مِنْ قَبْلِ هَذَا التَّرْمَانِ۔ اس صورت میں قَبْلُ کا مضاف الیہ "هَذَا التَّرْمَانِ" تھا، جو یہاں مخذوف ہے۔ ان میں سے اکثر کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔

۳۶۲۔ بہت سے اسماء ایسے ہیں جو حالت مفعولی میں بہ طور متعلقات

فعل مستعمل ہیں، جیسے:

|                                    |                                         |                                  |
|------------------------------------|-----------------------------------------|----------------------------------|
| قَلِيلًا: تھوڑا۔                   | جَمِيعًا: سب ملا کر، تمام۔              | لَيْلًا: رات کو                  |
| قَلِيلًا مَا: بہت کم               | أَبَدًا: ہمیشہ (منفی صورت میں کہی نہیں) | نَهَارًا: دن کو                  |
| كَثِيرًا: بہت زیادہ                | يَمِينًا: داہنی طرف                     | كَثِيرًا مَّا: بعض دفعہ          |
| يَوْمًا                            | شِمَالًا: بائیں طرف                     | سَوَفَ: علامت مستقبل "عَنْقَرِي" |
| يَوْمًا مَّا                       | جِدًّا: بہت                             | كَيْفَ: کس طرح                   |
| ذَاتَ يَوْمٍ                       | دَاخِلًا: اندر کی طرف                   | الْيَوْمَ: آج                    |
| رُبَّمَا: کبھی کبھی، پھر کبھی شاید | خَارِجًا: باہر کی طرف                   | غَدًا: (رآنے والی) کل۔           |

لَا سَيِّمًا ر = لَا سَيِّ مًا، ایسا نہیں، معًا: ساتھ ہی۔ دَائِمًا: ہمیشہ

خاص کر، خصوصاً } حِينٌ: راسم حین، وقت مشتق ہے (تب، اُس وقت  
حِينَئِذًا، وَقْتِئِذٍ

تَارَةً - وَتَارَةً } تَارَةً - وَطَوْرًا } تَارَةً - وَأَحْيَانًا }  
تارہ - و تارہ } ایک موقع پر } اور وقت پر }  
الْبَتَّةَ: ضرور، تمام، یقیناً } وَحَدَّ، اکیلا اس کے ساتھ ضمیر بھی آتی ہے،  
جیسے: وَحَدِي، میں اکیلا، وَحَدَهُ }  
(وہ اکیلا، وغیرہ)

لَعَلَّ اکثر ضمیروں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: لَعَلَّهُ (شاید وہ)  
لَعَلِّي (شاید میں)، لَعَلِّي (شاید میں)، لَعَلِّي (شاید میں) بہ شرح صدر۔

### (۳) حروف ایجاب

۳۶۳ - جملہ استفہامیہ کے جواب اثبات میں جو حروف استعمال

ہوتے ہیں وہ تعداد میں چھ ہیں:  
نَعَمْ، بَلَى، أَجَلٌ، جَائِرٌ، إِنَّ اور اِنِّی۔ یہ حروف تصدیق بھی  
کہلاتے ہیں۔ ان کا طریق استعمال وغیرہ حسب ذیل ہے:

(۱) نَعَمْ، کسی جملہ سوالیہ کو متحقق اور ثابت کرنے کے لئے آتا ہے، خواہ وہ جملہ مثبتہ

ہو یا منفیہ، مثلاً اگر کوئی پوچھے کہ آجاء زَبِيْدٌ؟ (کیا زبید آیا؟) تو تم جواب دو گے

نَعَمْ، (ہاں آیا)، یا کوئی پوچھے اَمَّا جَاءَ زَبِيْدٌ؟ (کیا زبید نہیں آیا؟) تمہارا جواب ہوگا: نَعَمْ (ہاں نہیں آیا)

(۲) بَلَى۔ اگر کسی جملہ سوالیہ منفیہ میں کسی چیز کی نفی کی جائے، تو

اُس کو اثبات بنانے کے لئے بَلَى (ہاں کیوں نہیں) بولا جاتا ہے، جیسے: اَلَسْتُ

بِرَبِّكُمْ؟ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کا جواب بَلَى

ہے۔ اگر نَعَمْ کہو، تو گویا تم یہ کہہ رہے ہو کہ "تو سچ کہہ رہا

ہے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے۔“ نیز کسی جملہ سوالیہ مثبتہ کا جواب اثبات میں دینے کے لئے بھی بکلی استعمال ہوتا ہے، جیسے کوئی پوچھے، آجاء زید؟ (کیا زید آیا؟) تو اس کے جواب میں بکلی (ہاں کیوں نہیں) کا مطلب یہ ہے کہ ہاں آیا۔ الغرض بکلی

صرف اثبات میں جواب دینے کے لئے آتا ہے، خواہ سوال منفی ہو یا مثبت۔ اس کے بالعکس نعم کا جواب سوال کے مطابق ہوتا ہے، اگر سوال منفی تو جواب بھی منفی، اور اگر سوال مثبت تو جواب بھی مثبت

(۳) ائی، استفہام کے بعد اثبات کے لئے آتا ہے، اور اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے، جیسے کوئی پوچھے: هَلْ كَانَ كَذَا؟

(کیا یہ ایسا ہوا؟) تمہارا جواب ہوگا، ائی، وَاللّٰهِ، (ہاں، خدا کی قسم)

(۴) اَجَلٌ، جَیْرٌ اور اِنَّ، کسی خبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں مثلاً

جب یہ کہا جائے کہ آجاء زید؟ (زید آیا؟) تو اس کا جواب

ہوگا: اَجَلٌ، یا جَیْرٌ، یا اِنَّ، اور اُصْدَقُكَ فِيْ هَذَا الْخَبْرِ

### (۴) حروف تفسیر

۳۶۴ - حروف تفسیر دو ہیں: ائی اور اَنْ۔ یہ کسی لفظ، یا جملے

کی تفسیر کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ ائی اَهْلَ الْقَرْيَةِ۔ (بستی سے پوچھ یعنی بستی والوں سے پوچھ)۔

اَنْ، ایسے فعل کی تفسیر کرتا ہے، جو بمعنی قول ہو، جیسے: وَنَادَيْنَاہُ

اَنْ يَا اِبْرَاهِيْمَ۔ اگر یہ کہا جائے کہ قُلْتُ لَهَا اِنَّ الْكِتٰبَ، تو یہ غلط ہوگا کیوں کہ تفسیر اَلْكِتٰبَ ہو سکتی ہے۔

اَنْ کسی کام کی غرض اور اُس کا مقصود ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے،

جیسے: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ۔

اِنَّ شرطیہ کی بھی موافقت کرتا ہے، جیسے: اَفَنْصُرِبْ عَنْكُمُ الَّذِکْرُ



صَفْحًا إِنَّ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ۔ یہاں اِنَّ اور اَنْ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ (ترجمہ: کیا ہم تمہیں نصیحت کرنا محض اس لئے چھوڑ دیں گے کہ تم حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو؟)

### (۵) حروف مصدر

۳۶۵۔ حروف مصدر تین ہیں، مَا، اَنْ اور اَنَّ۔

مَا اور اَنْ جملیہ فعلیہ میں مستعمل ہوتے ہیں، جیسے: وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا۔ اِنَّ جملہ اسمیہ میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَعْلَمْتُ اِنَّكَ قَائِدٌ۔ یعنی قِيَامًا۔

### مشق در

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

يقال انه انقطع وجل من قافلة الحاج، وغلط الطريق ووقع في الرمل۔ فجعل يسير الى ان وصل الى خيمة۔ فرأى في الخيمة امرأة عجوزا وعلى باب الخيمة كلبا نائما۔ فسلم الحاج على العجوز وطلب منها طعاما۔ فقالت العجوز "امض الى ذلك الوادي واصطد من الحيات بقدر كفايتك لا تشوى لك منها وأطعمك" فقال الرجل "انا لا اجسر ان اصطاد الحيات" فقالت العجوز "انا اصطاد معك، فلا تخف" فمضيا وتبعها الكلب۔ فاخذ من الحيات بقدر حاجتهما۔ فأتت العجوز وجعلت تشوى الحيات۔ فلم ير الحاج بدا من الاكل وخاف ان يموت من الجوع والهزال۔ فاكل ثم انه عطش فطلب منها الماء۔ فقالت "دونك العين فاشرب" فمضى الى العين، فوجد الماء مرا ما لحا ولم يجد من شربه بدا۔ فشرب وعاد الى العجوز وقال "أعجب منك"، ايتها العجوز! ومن

مقامہ فی هذا المكان واغتذاءك بهذا الطعام“ فقالت العجوز  
 ”كيف تكون بلادكم؟“ فقال ”يكون في بلادنا الدور والرحبة الواسعة  
 والفواكه اليانعة والمياه العذبة والاطعمة الطيبة واللحوم  
 السمينة والنعم الكثيرة والعيون الغزيرة“

## مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

یقیناً وہ عربی زبان بول سکتا ہے اور لکھ سکتا ہے۔ مجھے اجازت دو کہ  
 میں وقتاً فوقتاً اُس معتبر غلام، بلکہ سچے دوست، سعید سے ملتا رہوں۔  
 میرے دوست! تم کو صبر کرنا چاہیے۔ جمیلہ نے کہا کہ ”اوس سعید! کیا  
 تو اس کا اعتبار کر رہا ہے؟“ اور اُس نے کہا کہ ”ہاں“۔ میں اُمید کرتا ہوں  
 کہ سفر خوش آئند ہوگا، کیوں کہ مصر کی زمین خوش کن ہے، خاص کر سردی  
 کے موسم میں۔ میں تجھے تیرے باپ کے سر کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے اس  
 تکلیف سے نکال اور اپنے آدمیوں کو حکم دے کہ وہ مجھے اس جگہ سے  
 نکال کر جہاں تو چاہے لے جائیں۔ اُس نے ہمیں اجازت دی کہ ہم  
 جہاں چاہیں رہیں۔ ہم میں سے ایک گروہ شمال کی طرف گیا اور دوسرا گروہ  
 جنوب کی طرف گیا۔ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے؟ شاہزادے نے کہا کہ ”کیا یہ  
 شاہزادی سلمہ ہے؟“ اُس نے کہا کہ ”ہاں، اے شاہزادے!“ پھر شاہزادے  
 کا رنگ زرد پڑ گیا (زردی شاہزادے کے چہرے پر (علیٰ) آگئی)۔  
 سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ہم جہاں تھے وہیں لوٹ جائیں۔ سعد مصر  
 سے خفیہ طور پر اپنے وطن کو ۹۹ء میلادی میں واپس چلا آیا۔ پھر  
 مملوک اور مصر کے باشندے فرانسیسیوں سے لڑنے پر تیار ہو گئے۔

ن دونوں نے اس مقام تک سفر کیا جہاں اُس نے تمام ضروریات کا انتظام رکھا تھا۔ گاؤں کے چند آدمی ہمارے پاس آئے اور ہم سے پوچھنے لگے کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاؤ گے؟

## سبق ۴۰ - دیگر حروف

(۱) حروف عطف

۳۶۶ - حروف عطف تعداد میں دس ہیں، اور وہ یہ ہیں:

وَ، ف، ثُمَّ، حَتَّى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَكِنَّ اور بَلْ۔

۳۶۷ - جملے میں جو کلمہ حروف عطف سے پہلے ہوتا ہے، اُسے

ظوف علیہ کہتے ہیں، اور جو حروف عطف کے بعد واقع ہو اُسے

ظوف، جیسے: جَاءَ نَرِيْدٌ وَبَكْرٌ میں زید معظوف علیہ ہے اور

بکر معظوف۔

۳۶۸ - ان حروف کے خواص اور وجوہ استعمال یہ ہیں:

وَ، ف، ثُمَّ اور حَتَّى جمع کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

خصوص و محض جمع کرنے کے لئے آتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثال سے

ضح ہے۔

(۱) وَ کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے: جر کے لئے، نصب

لئے اور بلا عمل کے۔ وَأَوْ جَاؤْہ کا ذکر حروف جر میں ہو چکا ہے۔

أَوْ نَا صِبْہ، مَع کے معنی میں آتا ہے اور مفعول مَع کو نصب دیتا ہے

جیسے: اجتمعوا امرکم وشرکاءکم (مَع شَرکاءکم)۔ وَأَوْ

برعاملہ کا استعمال مختلف طریق سے ہوتا ہے، مثلاً:

(۱) حال کے لئے، جملہ اسمیہ سے پہلے، جیسے: لَئِن اَکَلْہ

الذَّئِبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ، (اگر اُسے بھیڑیے نے کھالیا، حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں)

(ب) نئے مضمون یا نئی بات کے شروع کرنے کے لئے جیسے: ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَآ (پھر ایک وقت معین کیا اور دوسرا معین وقت تو اسی کے پاس ہے)

(ج) حرفِ عطف کے طور پر۔ اس حیثیت میں معطوف علیہ اور معطوف دونوں کا اعراب ایک ہی ہوتا ہے، جیسے: فِيهِ نُورٌ وَرَاعِدٌ وَبَرْقٌ، أَنْجَيْنَاَهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ، آمِنُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ۔

(۲) فَا میں یہ معنی پیدا ہوتے ہیں:

(ا) ترتیبِ ذکر، اور ایسی صورت میں مفصل کا مجمل پر عطف ہوتا ہے، جیسے: سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَٰ مِنْ ذَٰلِكَ، فَقَالُوا أَرَنَا اللّٰهُ جَهْرًا۔

(ب) ترتیبِ معنوی، جیسے: وَكُنَّا مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ، یعنی موسیٰ نے پہلے گھونسا مارا پھر اُسے مار ڈالا۔

(ج و د) تعقیب اور سبب، جیسا کہ (ب) کی مثال سے واضح ہے۔

(ه) استیناف، یعنی کسی کام کا نئے سرے سے شروع کرنا، خواہ وہ کتنے ہی عرصے کے بعد ہو، جیسے: قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔

(و) زائد طور پر بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ۔

(س) ثُمَّ مہلت کے ساتھ، ترتیب کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے:

جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، ثُمَّ بَكَرٌ، یعنی پہلے زید آیا، پھر بکر۔

(م) حتیٰ میں بھی ثُمَّ کی طرح مہلت کا خیال موجود ہوتا ہے،

لیکن حَتَّىٰ میں یہ مہلت کم تر ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ حَتَّىٰ کا معطوف  
 لیا اور معطوف دونوں ایک ہی حکم میں شامل ہوں، جیسے: مَاتَ  
 تَأْسٌ حَتَّىٰ الْاَنْبِيَاءُ (لوگ مرے اور پیغمبر بھی)

(۵) اِمَّا، اَوْ اور اَمَّ (= یا) اُس حالت میں استعمال ہوتے  
 ہیں جب کہ دو مذکور چیزوں میں سے ایک کو مبہم حالت میں ثابت کرنا  
 مقصود ہو، اور خود متکلم کو اُس کا یقینی علم نہ ہو، جیسے: جَاءَ نِي رَجُلٌ  
 وَاِمْرَاَةٌ۔ (میرے پاس کوئی مرد آیا یا عورت آئی)

اِمَّا کے بعد ایک اور اِمَّا بھی آتا ہے، جیسے: الْحُرُوفُ اِمَّا  
 تَفْرِدُةً اِمَّا مَرْكَبَةً۔ یہ بھی جائز ہے کہ دوسرے اِمَّا کی جگہ اَوْ  
 لے آئیں، جیسے: الْحَسَنُ اِمَّا كَاتِبٌ اَوْ قَارِئٌ۔ (حسن یا تو لکھ رہا ہے یا پڑھ رہا ہے)  
 اَمَّ (یا) دو قسم کا ہوتا ہے: متصلہ اور منقطعہ۔

(۱) اَمَّ مُتَّصِلَةٌ وہ ہے جس سے دو میں سے ایک چیز کی تعیین  
 غرض سے سوال کیا جائے۔ گو یہی صورت اِمَّا اور اَوْ میں بھی ہوتی ہے  
 لیکن اِمَّا اور اَوْ کے استعمال کے وقت سوال کرنے والے کو  
 دونوں مبہم امور میں سے ایک کی صحت کا بھی یقین نہیں ہوتا، مگر اَمَّ  
 کے استعمال سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسے دونوں میں سے ایک امر کے  
 صحیح ثابت ہونے کا علم ضرور ہے۔ اَمَّ مُتَّصِلَةٌ کے استعمال کی  
 صورت یہ ہے کہ یا تو (۱) اس سے پہلے ہمزہ استفہامیہ آتا ہے،  
 جیسے: اَنْزَيْدُ فِي الدَّارِ، اَمَّ بَكَرٌ، یا (۲) اُس کے بعد ایسا  
 ہی کوئی کلمہ آئے، جیسا کہ ہمزہ کے بعد آیا ہے، اسم ہے تو اسم، اور فعل  
 ہے تو فعل، جیسے: اَقَامَ نَزِيْدٌ، اَمَّ قَعْدٌ (آیا زید کھڑا ہوا یا بیٹھا؟)

(ب) اَمّ منقطعہ وہ ہے جس کے ذریعے پہلی بات سے اعراض کیا جائے۔ ایسی صورت میں اس کے معنی بَلّ کے ہو جاتے ہیں، جیسے  
 هِيَ بَقْرَةٌ اَمٌّ هِيَ شَاةٌ۔ جس سے مراد یہ ہے کہ کہنے والے نے جو  
 جانور دیکھا اُسے وہ پہلے گائے بتاتا ہے، پھر اُس خیال کی تردید کر کے  
 اُسے بکری قرار دیتا ہے۔ اس کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے: یا تو  
 (۱) اُس سے پہلے محض خبر واقع ہو، جیسے: تَنْزِيلُ الْكِتَابِ  
 لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَمٌّ يَقُولُونَ افْتِرَاءً  
 یا (۲) اُس سے پہلے ہمزة غیر استفہامیہ آیا ہو، جیسے: اَلَا هُمْ  
 اَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا، اَمٌّ لَهُمْ اَيْدٍ يَبِطِشُونَ بِهَا، یا  
 (۳) بجائے ہمزة کے کوئی حرف استفہام اس سے پہلے آیا ہو، جیسے:  
 هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمَى وَالْبَصِيرُ، اَمٌّ هَلْ يَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ  
 وَالنُّورُ۔ (ایک اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے یا کہیں تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی  
 ہے) (۴) لَکِنّ اور بَلّ کے استعمال سے دو میں سے ایک امر کا  
 وجود قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ لَکِنّ کے عمل سے پہلے امر کی نفی اور  
 دوسرے کا ثبوت ہو جاتا ہے، جیسے: جَاءَ فِي بَكْرٍ لَا زَيْدٌ (بکر نہیں زید آیا  
 لیکن کا اثر یہ ہے کہ ایک کلام سے جو وہم پیدا ہو جاتا ہے وہ  
 لَکِنّ کے آنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اس سبب سے اس سے قبل یا بعد  
 میں نفی کا ہونا ضروری ہوتا ہے، جیسے: مَا سَأَيْتُ زَيْدًا، لَکِنّ  
 سَأَيْتُ بَكْرًا، قَدْ بَكَرٌ وَلَکِنّ زَيْدٌ لَمْ يَقْرَأْ۔  
 اگر کسی جملے میں وَ اور لَکِنّ، دونوں ساتھ ساتھ جمع ہو جائیں، تو  
 وَ حرف عطف ہوگا اور لَکِنّ حرف استدراک، جیسا کہ اوپر

کی مثال میں ہے، لیکن اگر لَكِنَّ تنہا ہو، تو وہ حرف عطف ہوگا، جیسے: لَكِنَّ  
اللّٰهُ شَهِدٌ۔ (لیکن اللہ گواہی دیتا ہے.....)

بَلّ، سے پہلی بات سے اعراض اور دوسری کا ثبوت حاصل ہوتا ہے  
جیسے: مَا رَأَيْتُ زَيْدًا بَلّ خَالِدًا، لَمَ يَقْرَأْ زَيْدًا، بَلّ قَرَأَ  
بَكْرًا۔ کبھی بَلّ سے یہ کام لیا جاتا ہے کہ سُننے والے کے ذہن کو ایک  
امر سے بالکل دوسرے امر کی طرف راجع کر دیا جائے، جیسے: لَدَيْنَا كِتَابٌ  
يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ، بَلّ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِنْ هَذَا۔

### (۲) حروف تنبیہ

۳۶۹۔ حروف تنبیہ تین ہیں: هَا، اَلَا اور اَمَّا۔ ان کے ذریعے  
سے مخاطب کو خبردار کر دیا جاتا ہے، تاکہ وہ کلام کرتے ہوئے کوئی بات  
چھوڑ نہ جائے۔

(۱) هَا۔ اسم اشارہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: هَذَا، هَاهُنَا،  
هَٰؤُلَاءِ وغیرہ۔ یہ بھی جائز ہے کہ هَا اور اس کے بعد کے اسم اشارہ کے  
مابین ایک ضمیر مرفوع منفصل سے فاصلہ کر دیا جائے، جیسے: هَا أَنْتُمْ  
أُولَٰئِكَ۔ تاکید کی غرض سے هَا کو دوبارہ بھی لاتے ہیں، جیسے: هَا أَنْتُمْ  
هَٰؤُلَاءِ۔ هَا کو اسم فعل کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس کے معنی  
خُذْ کے ہو جاتے ہیں۔ اَیُّ کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، جیسے:  
يَا أَيُّهَا الرِّجَالُ! اَیُّ کے بعد هَا کا الف حذف بھی کیا جاسکتا ہے،  
جیسے: آئِيَةُ الثَّقَلَانِ؛

(۲) اَلَا اور اَمَّا جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں پر داخل ہوتے  
ہیں، جیسے: اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ (جملہ اسمیہ) اور اَلَا يَوْمَ

يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ (جمله فعلیہ)، أَمَا لِإِنَّهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ (جمله اسمیہ) اور أَمَا قَدَامَتْ سُنَّةُ الْأَوْلِيَيْنِ (جمله فعلیہ)

### (۳) حروف زیاده

۳۷۰۔ حروف زیادہ یہ ہیں: اِنْ، اَنَّ، مَا، لَا، بِ اور اِل  
ان کو اس نام سے اس لئے موسوم کیا گیا ہے کہ یہ بعض اوقات زائد طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے بِ اور اِل کے لئے حروف جر کا بیان دیکھو۔

(۱) اِنْ ذیل کی حالتوں میں زائد ہوتا ہے:

(ا) مَا مَصْدَرِيه کے ساتھ، جیسے: اَنْتَظِرُ مَا اِنْ تَجْلِسُ

(ب) مَا نَافِيه کے ساتھ، جیسے: مَا اِنْ بَكَرَ ذَاهِبٌ۔

(ج) لَمَّا کے ساتھ، جیسے: لَمَّا اِنْ ذَهَبَتْ ذَهَبْتُ۔

(۲) اَنَّ دو حالتوں میں زائد ہوتا ہے: (ا) قَسَمَ اور لَوْ کے درمیان

میں آکر جیسے: وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ ذَهَبْتُ ذَهَبْتُ اور (ب) لَمَّا کے ساتھ جیسے

لَمَّا اَنَّ جَاءَ فِي هُدًى۔

(۳) مَا، جَبْ اِذَا، اِنْ، اَمَّيْ، اَيْنَ اور مَتَّى کے ساتھ استعمال ہوتا

ہے تو زائد ہوتا ہے، جیسے: اِذَا مَا نَمَتَ نَمَتٌ - اِمَّا اِنْ مَا تَرَى

تَرِيْدًا، فَقُلْ لَهٗ - اَيَّامًا تَدْعُو، فَلِهٖ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى - اَيْنَمَا تَوَلَّوْا

فَتَمَّ وَجْهَ اللّٰهِ - مَتَّى مَا تَكْتُبُ، اَكْتُبُ۔ اسی طرح یہ بعض حروف جر

کے بعد بھی زائد شمار ہوتا ہے، جیسے: فِيمَا رَحِمَةٌ مِنْ اللّٰهِ لِنْتَ لَهٗ۔

هُوَ صَدِيقِي، كَمَا اَنْتَ اَخِي۔

(۴) لَا، نَفْيِ کے بعد و کے ساتھ مل کر زائد ہوتا ہے، جیسے: مَا رَأَيْتُ



شاید اَوْ لَا بَكْرًا۔ اسی طرح یہ اَنْ مصدریہ کے بعد بھی زائد ہوتا ہے۔  
جیسے: مَا مَذَقَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ لِلّٰہِ؟  
مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

وصل بعض المسافرين لقصد الحج مدينة ونزل عند  
صاحب له فلما تست مدة الاقامة وعزم على الرحيل، أخبر صاحبه  
ان عنده امانة وهي جملة من النقود والجواهر ويريد ان يودعها  
عند موتمن، الى ان يرجع۔ فلما سمع منه صاحبه ذلك، استلمى ان  
يقول له ضعها عندي، خوفا من ان يظن انه طامع فيها۔ فاشار  
عليه ان يضعها عند القاضي۔ فأخذها وذهب الى القاضي وقال  
له: "إني رجل غريب وأريد الحج وعندي امانة قدرها  
كذا من النقود والجواهر وأريد ان أسلمها لحضرة مولانا  
القاضي ليحفظها الى ان أعود من الحج" وأسلمها، فقال له القاضي  
"نعم خذ هذا المفتاح وافتح هذا الصندوق وضعها  
فيه وأغلق الصندوق جيدا" ففعل وسلم المفتاح الى القاضي  
وسلم عليه وتوجه۔ فلما قضى حجه ورجع، ذهب الى القاضي  
ليطلب الامانة۔ فقال له "إني لا اعرفك وأنا عندي امانات  
كثيرة فمن أين أعرفك ان لك امانة عندي؟"

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

جمیلہ کا یہ ہوا (اَمَّا جَمِيلَةٌ) کہ وہ کمرے سے نکل کر اندر کے

صحن میں چلی گئی، دیکھا تو (اِذَا) کمرے کے دروازے کے برابر ایک بڑا دروازہ ہے۔ کوئی شخص اُس کو نہیں دیکھتا کہ اُس کی طرف مائل نہ ہو جائے۔ سعید کا یہ حال ہوا کہ وہ شاہزادے کو دیکھ کر متعجب ہو گیا، کیونکہ اُس نے اپنی زندگی میں ایسا آدمی نہیں دیکھا تھا۔ اور جب شاہزادے نے مصر کی طرف سفر کرنے کا پکا ارادہ کر لیا، تو اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے جانے کے لئے بلایا۔ وہ یوں مشغول تھے کہ یکا یک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور دیکھا کہ نوکر موجود ہے۔ میں نے اپنے آنے میں کچھ فائدہ نہیں دیکھا کہ (ف) میں واپس آؤں۔ وہ دونوں اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے برابر سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ ازبکیہ کے تالاب تک پہنچ گئے دیکھا تو ایک راستہ تھا جس کے گرد ایک نہر بہتی تھی۔ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اور اُس کا چارجامہ گویا ایک ہی چیز تھی۔ جب کتابوں میں سے ایک کتاب میں دیکھ رہا تھا تو مجھے ذیل کا فقرہ ملا۔ جب سب چلے گئے تو میں اپنے کمرے میں گیا۔ میں نے ابھی اپنی تفسیر نہیں ختم کی تھی کہ میں نے بندوق چلنے کی آواز سنی۔ میں نے اپنی حفاظت کی اس طرح تیاری کی کہ جیسے ہی میں اُن میں سے پہلا آدمی دیکھوں اُس کو ماروں، کیونکہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سولے اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

## سبق ۴۱۔ کچھ اور حروف

(۱) حروف شرط

۳۷۱۔ جملہ شرطیہ کے دو اجزاء ہوتے ہیں، اور یہ دونوں جملے

ہوتے ہیں۔ پہلا جملہ شرط اور دوسرا جزاء، یا جَوَابُ الشَّرْطِ کہلاتا

ہے۔ ان جملوں میں سے پہلا، دوسرے کا سبب ہوتا ہے۔

۳۷۲۔ حروف شرط، جن کے ذریعے سے شرط بیان کی جاتی ہے،  
إِنْ (یا إِذَا)، لَوْ اور لَمَّا ہیں۔

۳۷۳۔ إِنْ سے مستقبل کے معنوں کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ ماضی اور  
مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: إِنْ ذَهَبَ نَرِيدُ، ذَهَبْتُ مَعَهُ  
اور إِنْ يَذْهَبُ نَرِيدُ، أَذْهَبُ مَعَهُ۔

(۱) اگر شَرْط اور جزاء دونوں میں فعل مضارع ہے، تو إِنْ کے عمل  
سے اُس مضارع کا آخری حرف لازمی طور پر ساکن ہو جاتا ہے، جیسا کہ اوپر  
کی مثال میں ہے، لیکن اگر مضارع صرف جزا میں استعمال ہوا ہو، تو اُس  
کو ساکن اور متحرک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، جیسے: إِنْ ذَهَبَ  
نَرِيدُ، أَذْهَبُ مَعَهُ۔

فَاعِلٌ :- کبھی إِنْ نافیہ ہوتا ہے، اور ایسی صورت میں وہ مضارع  
کے آخر کو جزم نہیں دیتا۔ إِنْ نافیہ اسم پر بھی آتا ہے، جیسے: إِنْ الْكَافِرُونَ  
إِلَّا فِي غُرُوبٍ۔

(۲) اگر جزاء میں (۱) ماضی قریب (قَدْ کے ساتھ) ہو، یا (ب) مضارع  
منفی بغیر کلا کے ہو، یا (ج) جملہ اسمیہ ہو، یا (د) جملہ انشائیہ ہو، تو ان  
حالتوں میں جزاء سے پہلے فَ کا آنا لازمی ہے، جیسے: إِنْ يَسْرِقُ فَقَدْ  
سَرَقَ أَخًا لَهُ مِنْ قَبْلُ، وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا، فَلَنْ  
يُقْبَلَ مِنْهُ، مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ، فَلَهُ عَشْرٌ مِثَالِهَا، إِنْ كُنْتُمْ  
تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي۔ برخلاف اس کے اگر جزاء میں ماضی قریب  
قَدْ کے ساتھ نہ ہو تو فَ نہیں لانا چاہئے، جیسے: وَمَنْ دَخَلَ كَان

أَمْنًا، اور اگر مضارع منفی لا کے ساتھ ہو، یا مثبت ہو، توف کا استعمال اور عدم استعمال دونوں جائز ہیں، جیسے: إِنْ يَضْرِبُنِي، أَضْرِبْهُ، يَا ضَرْبَهُ۔

کبھی ف کی جگہ إِذَا بھی آتا ہے، جیسے: إِنْ تَصْبِرْهُمْ سَيِّئَةً، إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ۔ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بس وہ لوگ ناامید ہو جاتے ہیں، (۳) مندرجہ ذیل افعال کے بعد إِنْ کو مقدر مانا جاتا ہے:

(۱) امر کے بعد، جیسے: عِشْ قَنَعًا، تَكُنْ مَلِكًا۔

(ب) نہی کے بعد، جیسے: لَا تَكْذِبْ، يَكُنْ خَيْرًا لِلَّهِ۔

(ج) استفہام کے بعد، جیسے: هَلْ تَجِيئُ إِلَيْنَا، نَطْعَمُكَ؟

(د) تمثی کے بعد، جیسے: لَيْتَنَا عِنْدَهُ، يَخْدُمُنَا۔

(۵) عرض کے بعد، جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا، تُصِيبُ خَيْرًا۔

۳۷۷۔ لَوْ ماضی کے معنی ظاہر کرتا ہے، گو وہ مضارع ہی پر داخل

ہو، جیسے: لَوْ تَأْتِينِي، أَكْرَمْتُكَ اس کے ساتھ فعل کا ہونا لازمی ہے۔

(۱) اگر شرط میں لَوْ آئے تو جزار کول سے شروع کیا جاسکتا ہے،

جیسے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ، إِلَّا اللَّهُ، لَفَسَدَتَا۔

(۲) لَوْ کو إِنْ کی جگہ مستقبل کے معنوں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں،

جیسے: لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔ اسی طرح یہ أَنْ مصدریہ کے معنی

میں بھی آتا ہے، جیسے: يَوْمَ أَحَدُهُمْ، لَوْ يُعْمَرُ أَلْفَ سَنَةٍ۔

(۳) لَوْ میں (لَيْتَ کی طرح) تمنا کے معنی بھی پائے جاتے ہیں، جیسے

لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً۔ (کاش ہمیں دوبارہ دنیا میں جانا مل جائے)

(۴) لَوْ کی جزار میں یا تو (۱) مضارع منفی بلفظ ہوتا ہے، جیسے

لَوْ كُنْتُ مَسَافِرًا، لَمْ أَكُنْ صَائِمًا، يَا رَبِّ، ماضی مثبت مع لامِ تَکْیِیدِ رَلِ،  
کے، جیسے: لَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ، یا رَج، مآ کے ساتھ ماضی منفی ہوتا  
ہے، جیسے: لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ۔

(۵) لَوْ، لا کے ساتھ مل کر نافیہ ہو جاتا ہے۔ لَوْ لَا (ورنہ، وگرنہ)  
سے دوسرے جملے کا عدم امکان ظاہر ہوتا ہے، اور جملہ اسمیہ پر داخل  
ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں یا تو فعل مثبت لامِ تَکْیِیدِ کے ساتھ آتا ہے،  
یا فعل منفی بغیر لامِ تَکْیِیدِ کے، جیسے: لَوْ لَا أَنْتَ كَانَ مِنَ الْمُسْتَبِحِينَ،  
لَلَيْثِ فِي بَطْنِهِ، لَوْ لَا فَضَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، مَا نَزَلْنَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ  
اگر لَوْ لَا کے بعد کوئی ضمیر آئے تو وہ مرفوع ہوگی، جیسے: لَوْ لَا أَنْتُمْ  
لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ۔

(۶) إِيَّا، إِنْ لَمْ يَأْتِ لَوْ لَمْ يَأْتِ لَوْ لَمْ يَأْتِ لَوْ لَمْ يَأْتِ لَوْ لَمْ يَأْتِ لَوْ  
۳۷۵۔ لَمْ يَأْتِ اُس بات کی تفصیل کرتا ہے، جس کا ذکر پہلے اجمال کے  
ساتھ ہوا ہو۔ اس کے جواب میں ف کا ہونا لازمی ہے، جیسے: النَّاسُ  
شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ، أَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الَّذِينَ  
شَقُوا فَفِي النَّارِ۔

(۱) تفصیل کی غرض سے اَمَّا کو دوبارہ لانا، یا صرف ایک مرتبہ لانا،  
دونوں جائز ہیں۔

اَمَّا اور ف کے درمیان میں یا تو (۱) مبتدا کے ذریعے سے فصل  
کرتے ہیں (جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے)، یا (ب) خبر سے، جیسے: اَمَّا  
فِي الدَّارِ، فَنَزِيدُ، یا رَج، جملہ شرطیہ سے، جیسے: فَأَمَّا إِنْ  
كَانَ مِنَ الْمُقْرَبِينَ، فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةٌ نَعِيمٌ، یا (د) اسم

منصوب سے، جیسے: **أَمَّا الْيَتِيمَ، فَلَا تَقْهَرْ**۔

۳۷۶۔ بعض وقت جزاء کو محذوف کر دیا جاتا ہے، اور محض قرینے

سے اس کا پتہ چلتا ہے، جیسے: **إِنْ سَرَجْتَ عَنْ قَوْلِكَ وَإِلَّا أَمْرٌ**  
بقتلك (اگر تو اپنی بات سے باز آجائے (تو اچھا ہے)، ورنہ میں تجھے  
قتل کر دوں گا)

۳۷۷۔ اگر کلام کے شروع میں حرف شرط سے پہلے قسم آئے، تو

حرف شرط کے بعد فعل ماضی کا آنا لازمی ہے، خواہ لفظاً ہو، جیسے: **وَاللَّهِ**  
**إِنْ جِئْتَنِي، لَأَكْسِرَنَّكَ، خَوَاهِ مَعْنَى، جِئْتَنِي: وَاللَّهِ إِنْ لَمَّا تَأْتِنِي،**  
**لَأَهْجُرَنَّكَ**۔

قسم کے اس طرح آنے کی صورت میں دوسرے جملے کو اُس قسم کا جواب  
سمجھا جاتا ہے، نہ کہ شرط کا۔

البتہ اگر قسم کلام کے درمیان میں واقع ہو، تو دوسرے جملے کو قسم کے  
اعتبار سے قسم کا جواب سمجھ سکتے ہیں، یا قسم کا اعتبار نہ کر کے اُسے شرط  
کا جواب قرار دیا جاسکتا ہے۔

۳۷۸۔ مذکورہ حروف شرط کے علاوہ **مَنْ، مَا، مَهْمَا، أَيْ، حَيْثُمَا،**

**إِذَا مَا، مَتَى، أَيُّنَّهَا** اور **أَيُّنَّ** بھی **إِنْ** کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں،  
اور یہ سب اپنے مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

فائدہ:- ان میں سے بعض کو مرکب کر کے بھی استعمال کرتے ہیں،

جیسے: **أَيُّمَنْ، كَلَّمَنْ، كَلَّمَا، مَتَى مَا**۔ اور اسی طرح کیف سے  
**كَيْفَمَا** بھی آتا ہے۔

(۱) **مَنْ** خاص کر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: **مَنْ يَكْرِضُنِي، أُمَّ كَرْمَهُ**

(۲) ما، زیادہ تر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: مَا تَشْتَرِ، أَشْتَرِ۔

(۳) مَهْمَا، بہ طور ظرف کے، زمانے کے لئے آتا ہے، جیسے: مَهْمَا

تَذْهَبُ، أَذْهَبُ۔ (جب تو جاتے گا میں بھی جاؤں گا)

(۴) اُمِّي، اکثر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، اور مضاف ہوتا ہے، جیسے:

أَيُّهُمُ يَضْرِبُنِي أَضْرِبُهُ۔ کبھی کبھی غیر ذوی العقول کے لئے اور بغیر

اضافت کے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَيُّمَا تَدْعُوا، فَلَهُ

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى۔ (جس نام سے چاہو پکارو خدا کے نام لپھے ہیں)

(۵) حَيْثُمَا، ظرف ہے اور مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: حَيْثُمَا

تَذْهَبُ، أَذْهَبُ۔ (جہاں تو جاتے گا میں بھی جاؤں گا)

(۶) إِذْمَا، غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: إِذْمَا تَفْعَلُ،

أَفْعَلُ (جو کچھ تو کرے گا، میں بھی کروں گا)

(۷) مَتْنِي، بھی ظرف ہے اور زمانے کے لئے آتا ہے، جیسے: مَتْنِي

تَذْهَبُ، أَذْهَبُ۔ (جب تو جاتے گا میں بھی جاؤں گا)

(۸) أَيْنِمَا، مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: أَيْنِمَا تَجْلِسُ، أَجْلِسُ۔

(۹) أَيْنِي بھی مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: أَيْنِي تَجْلِسُ، أَجْلِسُ۔

### (۲) حروف تَحْضِيضٍ

۳۷۹۔ حروف تَحْضِيضٍ وہ ہیں، جو سامع کو کسی کام کے لئے براہِ نگیختہ

کرنے، اُبھارنے، آمادہ کرنے، یا ترغیب دینے کی غرض سے استعمال کئے

جاتے ہیں، اور وہ چار حروف ہیں: أَلَمْ، هَلْ، لَوْ لَا

اور لَوْ مَآ۔

۳۸۰۔ یہ حروف، فعل اور اسم دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔

ماضی پر داخل ہوں، تو ملامت کے معنی پیدا کرتے ہیں، جیسے: هَلَّا ضَرَبْتَهُ؟  
 تو نے اُسے کیوں نہیں مارا؟!) اگر اسم پر داخل ہوں تو اُس اسم سے  
 پہلے ایک فعل مقدر مانا جاتا ہے، جیسے: هَلَّا نَرَىٰ اِيْدًا = هَلَّا ضَرَبْتَهُ  
 (یا کوئی اور فعل) زیداً۔

لوکا اپنے بعد کے جملے کی نفی کرتا ہے (دیکھو اس سے قبل کا سبق)،  
 جیسے: لوکا نَرَىٰ لَهْلَاكًا بَكْرًا۔

### (۳) حرف رَاوَع

۳۸۱۔ حرف رَاوَع وہ ہے جو کسی کو جھڑکنے یا تنبیہ کرنے کے معنی میں  
 کام آتا ہے، اور وہ صرف ایک حرف، کَلَّا ہے۔  
 کَلَّا کبھی کبھی حَقًّا کے معنوں میں بھی آتا ہے، اور ایسی حالت میں  
 ابتداء کلام میں آتا ہے، جیسے: کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، اور کبھی اَلَّا کے  
 معنوں میں، جیسے: کَلَّا لَا تَخَفْ۔

### مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

يَجِبُ اَنْ اِرَاعِيَ الْجَارَ وَالْوَجَارَ - فَاخْبِرْتَهُمْ عَنْ مِرَادِي وَاَلُوْكَانَ  
 ذٰلِكَ رَغْبًا عَنِي - قُلْتُ اِنْ اسْتَظْهَرْتَ عَلَيَّ اَلْاَعْدَاءَ كَانِ  
 خَيْرًا، اِلَّا فَالْمَوْتُ اَحْلَىٰ مِنْ حَيَاةٍ مَّرَّةً - دَخَوْلِكَ فِي بَابِ  
 الْهُوٰى اِنْ اَرَدْتَهُ يَسِيْرًا وَّلٰكِنْ الْخُرُوْجُ عَسِيْرًا - اَرْسَلْتُ  
 حَسَنًا اِلَىٰ قِمَّةِ الْجَبَلِ لِيَرٰقِبَ الْاَلْصُوْصَ، لِاِنَّهُ لَوَكَا ذٰلِكَ  
 لَرَبْمَا كَانِ دَاهِنًا الْعَدُوْءَ وَبَغْتَةً، فَتَمَكَّنَ مِنْ اَسْرِنَا وَقَتَلْنَا -  
 مَا ذَا تَفْعَلُوْنَ اِذَا الْمَرْءُ عَمَرَ تَمَكَّنُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ - لَا تَحْزَنِيْ عَلٰى



أيتها العزيزة! إذا اسقاني هاؤكلاء الأَشقياء كأس المنون، ادني  
 إن مت، أمت شريفاً امام عينيك وان قسم لي الله نصيباً  
 حسناً، فأنا لك وانت لي - لو لم نعد والدك الشيخ باننا  
 لا نوديك، لكننا أهلكناكم عن آخركم - فاذهبوا بسلام و  
 يجب ان تتأكدوا انكم ان لم تجدوا المسير تعرضوا انفسكم  
 للوبال - إن عاهدتني عهداً صادقاً، بانك تقترنين بي ارافك  
 حيث تشاءين -

### مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

اگر ایسا معاملہ ہے، تو میں تیری بہت عزت کروں گا اور تجھے اپنے تمام آدمیوں  
 کا افسر بنا دوں گا۔ اگر کوئی آدمی تمہارے پاس سے گزرے، تو مجھے بتلا دینا  
 اور اللہ تجھے اس کا نیک بدلہ دے گا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ  
 اگر اللہ میرے بھاگنے کے لئے آسانی پیدا کر دے، تو اچھا ہو، اور اگر  
 نہیں، تو معاملہ اُس کے ہاتھ میں ہے، وہ جو کچھ چاہے گا کرے گا۔ جب صبح  
 کی روشنی ہو گئی، تو میرے دل کو تقویت ہوئی، اگرچہ مجھے نکل بھاگنے  
 سے بالکل مایوسی ہو چکی تھی۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میں اتفاقاً تجھ سے  
 اس جگہ ملوں گا، تو میں اپنی تمام طاقتیں تیرے استقبال کے لئے ختم کر دیتا۔ اگر  
 تو میری ضرورت کو پورا کر دے گا، تو میں تیری عنایت سے اتنا خوش ہوں گا  
 کہ زمین کے بادشاہ اگر چاہیں تو اس میں سے ایک ماشہ بھی نہیں دے  
 سکتے، اور اگر تو میری درخواست کو نامنظور کرے تو مجھے اس سمندر  
 میں پھینک دینا۔ اگر میں تیری، تیرے باپ سے خواہش کروں، تو

کوئی شک نہیں ہے کہ وہ مجھے مایوس پھیر دے گا۔ جب عمر ہم کو دھوکا دے جائے، تو ہمارے پاس سوائے اس کے چارہ نہیں ہے کہ ہم صبر کریں، اور اُس پر بھروسہ کریں۔ جب وہ نافرمانی پر آجاتی ہے، تو تو اپنی ضد دکھلاتا ہے۔

## سبق ۴۲۔ چٹا اور حروف

### (۱) حُرُوفِ نِدَاءِ

۳۸۲۔ حروفِ نداء وہ ہیں، جو کسی کو بلانے یا پکارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جس کو پکارا جائے اُسے مُنادی کہتے ہیں۔ حرفِ نداء گویا اَدْعُو (میں پکارتا، بلاتا ہوں) کا قائم مقام ہوتا ہے، اور اسمِ مُنادی گویا مفعول ہوتا ہے، اور اس لئے منصوب ہوتا ہے۔ (دیکھو منصوبات کا بیان، سبق ۳۵، ۲)

۳۸۳۔ حروفِ نداء یہ ہیں: یَا، ایتھا اور ان دونوں کو ملا کر یَا ایتھا، اور مَوْتُث کے لئے ایتھا اور یَا ایتھا بولتے ہیں، مگر اکثر مذکر اور مَوْتُث کے لئے حرفِ نداء مذکر ہی استعمال کرتے ہیں۔

۳۸۴۔ مُنادی اگر مفرد اور معرفہ یا نکرہ معینہ ہو، تو مرفوع ہوتا ہے اور اُس پر اَل تعریفی نہیں آتا، جیسے: یَا حَاجِدُ، یَا رَجُلُ، یَا وَالدُّ! ۳۸۵۔ اگر مُنادی غیر حاضر ہو، یا اسمِ مُنادی کے بعد کچھ کلمات متعلقہ آئیں، (مثلاً یہ کہ مُنادی مضاف ہو) تو مُنادی منصوب ہوتا ہے، جیسے: یَا غَا فِلًا! یَا رَسُوْلَ اللّٰہ!

فَاعِلٌ :- (۱) کبھی ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ جب مُنادی کے شروع

میں ہمزہ ہو، تو یا کے الف کو لکھنے میں ظاہر نہیں کرتے، جیسے: **يَا خِي!**  
**يَا هَلَا!** لیکن عموماً ایسا نہیں کرتے، بلکہ پورا ہی لکھتے ہیں، جیسے:  
**يَا أَبَت!**

(۲) بعض وقت مُنادی کے آخر میں اے زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: **يَا أَهْم!**  
 کی جگہ **يَا أَهْمَا!**

۳۸۶۔ اگر مُنادی لفظ **إِبْن** سے موصوف ہو، تو مُنادی اور لفظ **إِبْن** دونوں منصوب ہوتے ہیں، جیسے: **يَا زَيْدَ بْنَ بَكْرٍ!**

۳۸۷۔ کبھی مُنادی کے آخر کا حرف تخفیف کے لئے گرا دیا جاتا ہے، جیسے:  
**يَا رَبِّي، يَا حَارِثُ** اور **يَا عَبَّاسُ!** کی جگہ **يَارِبِ، يَا حَارِ اور يَا عَبَّ!** اسی قبیل سے ہے **يَا أَبِي** کی جگہ **يَا أَبَت!**

۳۸۸۔ کبھی حرفِ نداء کو مخدوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: **يُوسُفُ (= يَا يُوسُفُ)**  
**أَعْرِضْ عَن هَذَا۔**

فاعدہ: دُعا کے موقع پر لفظ اللہ کے آخر میں حرفِ نداء کی جگہ لائے  
 ہیں، جیسے: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔**

۳۸۹۔ کبھی یا کی جگہ **وَ** بھی بولتے ہیں۔ یہ حرف بالخصوص مُردے پر بہن کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اس کو حرفِ مُدبہ اور اُس کے مُنادی کو مندوب کہتے ہیں۔ **وَ** صرف مندوب کے لئے آتا ہے، اور **يَا مُنادی** اور مندوب دونوں کے لئے۔

۳۹۰۔ جب مُنادی پر لامِ استغاثہ دل، داخل ہوتا ہے، تو مُنادی مجرور ہوتا ہے، جیسے: **يَا لِيَزِيد!**

۳۹۱۔ ان حروفِ نداء کے علاوہ **أ، آ، اَ، آہ، اُ، اُہ،**

۳۰۶  
اے اور اَوَاکَ بھی استعمال میں آتے ہیں۔

۳۹۲۔ ڈرانے، دھمکانے اور بددعا دینے کے لئے وَئِی اور اس کے مُرکیات استعمال میں آتے ہیں۔ اس کی صورتیں وَیْب، وِیْحَ اور وَیْلَ ہیں۔ یہ مفرد اور ضمائر سے مل کر بھی آتے ہیں، جیسے: وَیْبُکَ، وَیْحَکَ، وَیْلُکَ اور وَیْبٌ لِنَزِیْدٍ، وَیْحٌ لِنَزِیْدٍ اور وَیْلٌ لِنَزِیْدٍ۔ دوسری حالت میں یہ مبتدا ہونے کے لحاظ سے مرفوع ہوتے ہیں۔ اسی طرح وَیْبًا دِ یا وَیْحًا یا وَیْلًا، لِنَزِیْدٍ بھی بولتے ہیں۔

اسی معنی میں تَعَسًا، بَعْدًا اور تَبًّا بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: تَعَسًا دُبْعَدًا، تَبًّا، لَکَ (یا لَکُمُ)

۳۹۳۔ محبت، پیار اور لطف و کرم کے اظہار کے لئے، یا کسی کے استقبال کی غرض سے بھی چند کلمات استعمال ہوتے ہیں، اور وہ یہ ہیں: طُوبًا لَکَ، طُوبِی لَکَ، بُشْرًا لَکَ، بُشْرًا لَکَ، مَرْحَبًا بِکَ، اَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا۔

### (۲) حرف توقع

۳۹۴۔ حرف توقع قَدْ ہے، اور یہ ماضی پر داخل ہو کر اسے ماضی قریب کے معنی دیتا ہے اور مضارع پر داخل ہو کر تَقْلِیلِ کافِ اَمَدِہ دیتا ہے، جیسے: قَدْ ذَهَبَ (وہ گیا ہے)، اور قَدْ اَیْذُہُہُ (وہ کبھی کبھی جاتا ہے)۔

### (۴) کلمات تعجب و حیرت

۳۹۵۔ تعجب اور حیرت کے موقع پر کئی کلمات بولے جاتے ہیں، جن میں لفظ اللہ داخل ہوتا ہے، مثلاً: اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُمَّ

وَاللّٰهُ ، يَاۤللهُ ، وَاللّٰهُ يَاۤللهُ ، تَاللهُ ، يَاۤللهُ الْعَظِيْمُ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ ،  
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، بِسْمِ اللّٰهِ ، مَعَاذَ اللّٰهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا  
 بِاللّٰهِ . مَا شَاءَ اللّٰهُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، سُبْحَانَ رَبِّيْ ، اَسْتَغْفِرُ  
 اللّٰهَ وَغِيْرَهٗ -

### مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

أملنا ببلوغ المقصود عن قريب، ولكن، وأأسفاً فإن سهما  
 وقع دون العرض. حالما علم العرب بقدومنا - أسرعوا للقاءنا.  
 فرحين، وهم يصرخون بأعلى أصواتهم: "يا هلا بالضيف!  
 يا هلا بالضيف!" فقلت لهم: "إنني نزيلاكم أيها العرب!" فقالوا:  
 "يا هلا بكم! يا هلا بكم!" أو أوه قد اقترب أجلي - يا للعجب! كيف  
 قدر هذا إلا سيراً أن يفر من أمام خيمة الامير - صوخت بأعلى  
 صوتي قائلاً: "ويلاه! ما هذا المصاب!" سبحان العلي الجبار  
 الذي فرقنا في البوادي والقفار! قالت "آه ما حيلتي!" وويلاه  
 ما العمل! المراد عنه يتم كلامه، وقلت "لا حول ولا قوة الا بالله  
 العظيم!" تبالها! من ليلة لم أذق فيها الكرى دقيقة واحدة. يا ليتني  
 مت لما كنت عائماً في البحر -

### مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

اے عرب کے شریفو! یہاں آؤ اور اس بہادر آدمی کے ساتھ ساتھ جاؤ  
 آؤ! ہم سب باغ میں سیر کریں۔ یا الہی! یہ کیا واقعہ ہے کہ اس جہان

میں مجھے اس شخص سے سابقہ پڑا ہے!۔ آہ! مجھ پر یہ کیا کیا آفتیں آرہی ہیں۔ خبردار! تم مجھے اس طرح نہ دھمکاؤ۔ اے کاشن! میں بھی اوروں کے ساتھ ہی قتل ہو جاتا! شکر ہے اُس اللہ کا جس نے مجھے ان آفتوں سے بچایا۔ ہم وہاں پہنچے، تو انہوں نے خوش آمدید کہا۔ ہائے افسوس! کیسی اچھی پیز میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔ خدا کی پناہ ہے! یہاں کیسی کچھ گرمی ہے۔ اباہا! کیسا خوش نما منظر ہے۔ واہ وا! اس باغ کی بہار آنکھوں کو کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اے عورتو! جب تک تم تسلیم حاصل نہ کرو گی، ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو گی۔ ہائے سلیم! کیسا اچھا لڑکا تھا! موت نے اُسے اتنی جلدی ہم سے الگ کر دیا۔ خبردار! وہاں نہ جانا، ورنہ سوائے مصیبت کے اور کچھ نہ پاؤ گے۔

## سبق ۳۴۔ چند افعال

(۱) افعال مدح و ذم

۳۹۶۔ مَدَح، یعنی تعریف و توصیف، اور ذَم، یعنی بُرائی اور بھو،

کے لئے عربی میں عموماً چار افعال استعمال ہوتے ہیں: نَحَم، حَبَّأ، بَشَّسَ اور سَاءَ۔

ان میں سے پہلے دو، مَدَح کے لئے آتے ہیں۔ اور دوسرے

دونوں ذَم کے لئے۔

۳۹۷۔ نَحَم، بَشَّسَ اور سَاءَ کے فاعل پر یا تو ال تعریفی

ہوتا ہے، یا کوئی ایسا اسم ہوتا ہے جو کسی معرف باللام اسم کی طرف

مضاف ہو، اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع حالت میں ہوتا ہے۔ یہی آخری اسم اس مدح یا ذم کا مقصود ہوتا ہے، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ - نِعْمَ غُلَامٌ زَيْدٌ. نِعْمَ غُلَامٌ الرَّجُلِ زَيْدٌ - اسی پر بَعْثٌ اور سَاءٌ کے استعمال کو بھی قیاس کر لینا چاہئے۔

۳۹۸۔ کبھی نِعْمَ کے بعد، مَا لَکَاکِرِ نِعِمًّا (= نِعْمَ مَا) بنا لیتے ہیں۔

یہ مَا، نِعْمَ کا فاعل ہوتا ہے، اور اس کے بعد اسم مقصود بالمدح آتا ہے، جیسے: فَنِعِمًّا هُوَ۔

۳۹۹۔ حَبَّذَا، حقیقت میں حَبَّ اور ذَا (اسم اشارہ) سے مرکب ہے۔ یہ

ذَا، فعل حَبَّ کا فاعل ہوتا ہے، اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے، جیسے: حَبَّذَا نَفَحَاتٌ زَجْدًا!

فَاعِدَةٌ۔۔ جملے کی ترکیب میں مخصوص بالمدح، یا مخصوص بالذم، ابتدا مؤخر ہوتا

ہے اور فعل، خبر مقدم، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ!

(۲) افعال قلوب

۴۰۰۔ افعال قلوب وہ ہیں، جن کو صرف دل - یعنی ذہن اور

خیال سے تعلق ہوتا ہے۔ یہ تعداد میں سات ہیں: (ا) شک کے

اظہار کے لئے حَسِبَ، ظَنَّ، خَالَ، (ب) شک اور یقین

دونوں کے لئے، مشبکہ طور پر، زَعَمَ اور (ج) یقین کے لئے عَلِمَ، رَأَى

اور وَجَدَ۔

۴۰۱۔ ابتدا اور خبر، دونوں، ان افعال کے مفعول ہو سکتے ہیں، اور

اسی سبب سے ان کے مبتدا اور خبر منصوب ہوتے ہیں، جیسے: حَسِبْتَهُ

عَالِمًا، ظَنَنْتُ زَيْدًا كَامِلًا فِي الْعِلْمِ، وَجَدْتُ هَذَا الرَّجُلَ

سارقًا، زَعَمْتُ اللهُ غَفُورًا، خَلْتُ بَكَرًا مِينًا۔

۴۰۲۔ افعال قلوب کے دونوں مفعولوں کا جملے میں مذکور ہونا ضروری ہے، کیونکہ دونوں بل کر ایک مفعول پہ کے برابر ہوتے ہیں۔

فَاعْلَمْ، اِذَا ظَنَنْتَ، عَلِمَ، رَأَى اور وَجَدَ بالترتیب اِنَّهَدَرَ عَرَفَ، اَبْصَرَ اور اَصَابَ کے معنی میں آئیں، تو یہ افعال قلوب نہ ہوں گے اور اُن کے صرف ایک مفعول پر نصب آئے گا، جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا۔

۴۰۳۔ مندرجہ ذیل حالتوں میں ان افعال کا عمل زائل ہو جاتا ہے۔

(۱) اگر یہ مبتدا اور خبر کے درمیان ہیں، یا دونوں کے بعد، واقع ہوں، جیسے  
بَكَرُ ظَنَنْتُ نَاعِمًا يَا بَكَرُ نَاعِمًا ظَنَنْتُ۔

(ب) استفہام سے پہلے واقع ہوں، جیسے: عَلِمْتُ اَزَيْدًا عِنْدَكَ  
اَمْ بَكَرُ۔

(ج) اگر نفی سے پہلے آئیں، جیسے: ظَنَنْتُ مَا زُهَيْرٌ فِي الدَّارِ۔

(د) اگر لام ابتداء سے پہلے ہوں، جیسے: حَسِبْتُ لَبَكْرًا ذَاهِبًا۔

### (۳) افعال تصییر

۴۰۴۔ افعال تصییر وہ ہیں، جن سے کسی شے، یا امر کا ایک حالت سے بدل کر دوسری حالت میں پہنچ جانا ظاہر ہو۔ یہ پانچ افعال ہیں: صَيَّرَ، اِتَّخَذَ، جَعَلَ، خَلَقَ اور تَرَكَّ۔

۴۰۵۔ یہ دو اسموں پر داخل ہو کر دونوں کو نصب دیتے ہیں، جیسے:  
صَيَّرَ الطِّينَ حَرَفًا، اِتَّخَذَ اللهُ لِبرَاهِيمَ خَلِيلًا، جَعَلَ  
الْاَرْضَ فِرَاشًا، خَلَقَ اللهُ الْاِنْسَانَ جَزُوعًا، تَرَكَّتْ زَيْدًا  
عَطْشَانَ۔



## سبق ۴۴- چند اسماء

### (۱) اسماء الافعال

۴۰۶- اسماء الافعال وہ اسماء ہیں، جو فعل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم کے افعال کے معنی پیدا کرتے ہیں: فعل امر اور فعل ماضی۔

۴۰۷- فعل امر کے معنوں میں یہ اسماء آتے ہیں: اَمِيْنٌ، بَلَّهٗ، حَتِيَهْلَ، دُوْنَكَ، دُوْنِيْكَ، صَهٗ، عَلَيْكَ، مَهٗ، هَا اور هَلُمَّ۔ یہ اسماء اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں۔

فعل ماضی کے معنوں میں یہ اسماء آتے ہیں: سَرَعَانَ، شَتَانَ، اور هِيَهَاتَ۔ یہ اسماء اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں۔ اور ان میں مبالغہ بھی پایا جاتا ہے۔

۴۰۸- اسماء الافعال کے قواعد اور وجوہ استعمال یہ ہیں:

(۱) اَمِيْنٌ کے معنی "قبول کر، مان لے" کے ہوتے ہیں، اور یہ عموماً دعا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَمِيْنٌ يَا رَبِّيْ۔

(۲) بَلَّهٗ = دَخَّ (چھوڑ دے)، جیسے: بَلَّهٗ بَكَرًا (بکر کو چھوڑ دے)، بَلَّهٗ التَّفَكُّرَ (فکر کرنا چھوڑ دے)۔

(۳) حَتِيَهْلَ اصل میں حَيٌّ اور هَلٌّ سے مرکب ہے، اور اِيْتِ (تو) کے معنی دیتا ہے۔ کبھی محض حَيٌّ (اور جمع کے لئے حَيُّوْا)، اس معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: حَيُّوْا يَا اَيُّهَا الشُّكَاوِيْ! اسی طرح عَلَيَّ کے ساتھ مل کر بھی آتا ہے، جیسے: حَيٌّ عَلَيَّ الصَّلٰوَةِ! اسی معنی میں کہتے ہیں حَتِيَهْلَ الصَّلٰوَةَ!۔

۱۔ ان کے علاوہ چند دیگر اسماء الافعال بھی ہیں مثلاً: تَعَالَ دَا، اَلَيْكَ عَنِّيْ (دور ہو، فقط رہیں کر) اور فَعَالَ کے وزن پر حَذَارِ (رہ) اور تَوَالِي (اتر) وغیرہ۔

حَيَّهْلَ کی اور صورتیں یہ ہیں : حَيَّهْلُ ، حَيَّهْلُ ، حَيَّهْلُ ، حَيَّهْلُ  
اور حَيَّهْلًا۔

(۱۴) دُوْنَكَ . نہ صرف واحد مذکر حاضر کی ضمیر ك کے ، بلکہ حاضر کے اور  
تمام ضمائر کے ساتھ بھی آتا ہے : دُوْنَكَ ، دُوْنَكَمَا ، دُوْنَكُمْ ، دُوْنَكَ  
دُوْنَكُمْ ، اور اس کے معنی خُذ (تولے ، پکڑے) کے ہوتے ہیں ، جیسے : دُوْنَكَ  
زَيْدًا (زید کو پکڑے)۔

(۱۵) سُوَيْدًا = اَمَّهْلُ : چھوڑ دے ، مہلت دے ، کلام کے شروع میں آتا ہے  
جیسے : سُوَيْدًا حَارِثًا (حارث کو چھوڑ دے یا مہلت دے)۔

اس اسم کا استعمال چار طرح پر ہوتا ہے ، (ا) اَفْعِلُ کے معنی میں  
ك کے ساتھ ، جیسے : سُوَيْدًا حَارِثًا (حارث کو چھوڑ دے)۔ (ب) یہ  
اسم صفت کے طور پر واقع ہو ، جیسے : سَارُوَا سِيرًا سُوَيْدًا (وہ آہستہ  
آہستہ یا رُک رُک کر چلے) ، (ج) یہ اسم حال واقع ہو ، جیسے : سِرْنَا سُوَيْدًا  
(ہم سب آہستہ چال چلے) ، (د) یہ اسم مصدر بہ اضافة ہو ، جیسے : سُوَيْدًا  
بِكِرٍ (بکر کو مہلت دے)

(۱۶) صَهُ اور صَهُ رَتْوِينَ کے ساتھ ، اُسْكُتُ (چپ رہ) کے معنی میں  
استعمال ہوتا ہے۔

(۱۷) عَلَيْكَ سے بھی دُوْنَكَ کی طرح ، امر حاضر کے تمام صیغے آتے ہیں اور  
اس کا مفہوم اَلنِّهْمُ (اپنے اوپر لازم کر لے) ہوتا ہے۔

کبھی اس کے بعد آنے والے اسم پر ب بھی لگا دیتے ہیں ، جیسے : عَلَيْكَ  
بِحَبِّ الْكِرَامِ (اپنے اوپر بزرگوں کی محبت کو لازم کر لے)۔ اسی طرح عَلَيَّ بِهِ  
رُءُوسِ مِيرٍ (اس پاس لاؤ) کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

(۸) مَہ د پھیرنے، رُک جانے، یا باز رہنے کے معنوں میں اُكْفُفْ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔

(۹) ہَا بھی دُونَاکِ کی طرح، خُذْ د لے، پکڑ، کے معنی میں آتا ہے، جیسے: ہَا زیدًا زید کو پکڑ لے۔ اس کی تین صورتیں ہیں: ہَا، ہَاءِ اور ہَاءٌ۔ اس سے واحد، مثنی اور جمع کے صیغے بھی آتے ہیں اور گردان یوں ہوتی ہے۔

ہَاءِ، هَائِيَا اَنْتَمَا، هَاءُ وَا اَنْتُمْ (اور هَاءُكُمْ، هَائِي، هَائِيَا اَنْتَمَا هَائِيْنَ اَنْتُنَّ۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے: هَا اَنْتُمْ اَوْلَاءِ اور هَاءُكُمْ اَقْرَبُ وَا اَيْتَابِيَهٗ! رومی کی کتاب یعنی اعمال نامہ پڑھو!)۔ اس کی ایک اور صورت هَاتِ ہے، جس میں ت کو عمرہ کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ اس سے هَاتِ، هَاتِيَا اور هَاتُوَا کے صیغے ہیں، جیسے: هَا قَوَابِرُ هَاتِم (اپنی دلیل لاؤ)

اس کی گردان کی ایک اور صورت یوں بھی بیان کی جاتی ہے۔

| واحد     | مثنی                  | جمع               |
|----------|-----------------------|-------------------|
| نَدْرُ   | هَاءُ مَا، هَاكُمَا   | هَاكُم، هَاءُكُمْ |
| مَوْنَتُ | هَاءُ مَا، هَاءُكُمَا | هَاكِن، هَاءُنَّ  |

ہَا کے ذیل میں هَيْتِ بھی آتا ہے۔ یہ ل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی "جلدی کر" کے ہوتے ہیں، جیسے: هَيْتِ لَكَ۔ (ہاں آجا،) (۱۰) هَاكُم، یہ معنی اْتِ اور اِيْتِ آتا ہے، اور اس کی گردان یوں

کی جاتی ہے:

هَلَمَّ، هَلَمَّا، هَلُمُوا، هَلُمْنِي، هَلَمْنَا، هَلُمْنِي.

اور جب اس پر نون ثقیلہ کا اضافہ کرتے ہیں، تو گردان کی یہ صورت ہوتی ہے۔

هَلَمْتَنَ، هَلَمْتَانِ، هَلَمْتَنِي، هَلَمْتَيْنِ، هَلَمْتَانِ، هَلَمْتَيْنَانِ.

کبھی اس کے صلے پر لام بھی آتا ہے، جیسے: هَلَمَّ لَكَ (تُوَا)، هَلَمَّا لَكُمَا (تُمَا)۔

هَلَمَّ کے معنی ہانتہ کے بھی ہوتے ہیں، اور جب اس کے بعد عَنْ آتا ہے تو اس کا مفہوم اَبْعُدُ دُورٌ ہوا، ہٹ جا، ہو جاتا ہے۔

(۱۱) سَرَعَانَ کے معنی "اُس نے جلدی کی" کے ہیں، جیسے: سَرَعَانَ زَرِيْدًا (زید نے جلدی کی)، سَرَعَانَ ذَاخِرًا (جَارُ اُس نے باہر نکلنے میں جلدی کی)۔

(۱۲) شَتَّانَ کے معنی اِفْتَرَقَ رُوهُ دُورٌ ہوا، جُدا ہوا، کے ہیں۔ یہ دو چیزوں میں فرق ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے، جیسے: شَتَّانَ زَرِيْدًا وَبَكْرًا (زید اور بکر جدا ہو گئے)، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا (ان دونوں میں کتنا فرق ہے!)۔

(۱۳) هَيَّهَاتَ (د = بَعْدَ، دُورٌ ہوا) عموماً اَنفُوسِ اور نَارِ ضَامِنِي کے معنی میں تنبیہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بعض اوقات تاکید کے لئے دُہرا بھی دیتے ہیں، جیسے: هَيَّهَاتَ هَيَّهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ!۔

### (۲) اَسْمَاءُ الْكِنَايَاتِ

۲۰۹۔ اَسْمَاءُ الْكِنَايَاتِ وہ اسماء ہیں، جو کسی مُبْہَم اور غیر معین امر

لہ یہ لفظ لغتِ حجاز میں غیر منصرف ہے یعنی اس کی گردان نہیں بنتی لیکن لغتِ بنو تمیم میں منصرف مانا جاتا ہے ۱۲۔

پر دلالت کرتے ہیں۔ کَمْرٌ، كَذَا اور كَأَيِّتِنِ مبہم عدد پر اور كَيْتٌ، ذَيْتٌ مبہم  
کالت پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۱، كَمْرٌ دو طرح پر آتا ہے۔ استفہام کے لئے اور خبر کے لئے۔

۱۲، كَمْرٌ استفہامیہ کے بعد جو اسم ممیز آتا ہے وہ مفرد اور منصوب ہوتا ہے، جیسے:

كَمْرٌ رَجُلًا عِنْدَكَ دَتِيرے پاس کتنے آدمی ہیں؟

۱۳، كَمْرٌ خبریہ کے بعد کا اسم ممیز، مفرد مجرور اور جمع مجرور دونوں طرح آتا ہے،

یہ: كَمْرٌ مَالٍ جَمَعْتَهُ د میں نے بہت سا مال جمع کیا، اور كَمْرٌ نَفُوسٍ اَهْلَكْتَهَا  
نوں نے بہت سی جانوں کو ہلاک کیا ہے۔

كَمْرٌ خبریہ زیادہ کے معنی دیتا ہے اور اُس کے مجرور مین کا داخل کرنا جائز ہے،

یہ: كَمْرٌ مَن رَجُلٍ (س جالٍ)، لَقِيْتَهُ (لَقِيْتَهُم)، اور اِگر كَمْرٌ اور اس کے

اسم ممیز کے درمیان میں کوئی فعل متعدی ہو، تو مین کا داخل کرنا ضروری ہے،

یہ: كَمْرٌ اَهْلَكْنَا مَن قَرِيْبَةٍ۔

کبھی قرینہ کی موجودگی کی وجہ سے اسم ممیز کو محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: كَمْرٌ

لَكَ، جس کا مفہوم ہے كَمْرٌ دِيْنَا اِذَا۔ دتیرا مال کتنے دینا رہے۔

۱۴، كَذَا کے بعد اسم بھی ممیز ہو کر منصوب ہوتا ہے، جیسے: عِنْدَكَ كَذَا

بِنَا اِذَا دَمِيْرے پاس اتنے دینا رہے،۔ بعض کے نزدیک كَذَا کا

اسم ممیز، مفرد مجرور اور جمع مجرور دونوں طرح آسکتا ہے كَذَا اِثْوَابٍ اور

اِذَا اِثْوَابٍ۔

کبھی كَذَا کو واو عاطفہ کے ساتھ لکر بھی لاتے ہیں، جیسے: رَأَيْتُ رَجُلًا كَذَا

اِذَا۔ د میں نے اتنے آدمی دیکھے،

۱۵، كَأَيِّتِنِ (ذِيَا كَأَيِّتِي)، بھی كَمْرٌ کے معنوں میں خبر کے لئے آتا ہے، جیسے:

كَأَيِّن لَّنَا فَضْلًا عَلَيْكُمْ وَمِثَّةً - اس کے اسم متمیز پر صِغَةُ بھی آتا ہے جیسے: كَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا  
 د آسمان اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن پر یہ گزرتے ہیں،

(۴) كَبُتُّ اور ذَيْتٌ واو عاطفہ کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: قَالَ زَيْدٌ  
 كَيْتٌ وَكَيْتٌ وَذَيْتٌ، ذیید نے ایسا ایسا کہا،  
 (۵) فُلَانٌ بھی ایک اسم کنایہ ہے، لیکن مبنی نہیں ہے، بلکہ معرب ہے  
 اور اُس کی مؤنث فُلَانَةٌ آتی ہے۔

### (۳) اسماء الاصوات

۳۱۰۔ اسماء الاصوات وہ اسماء ہیں، جن سے کسی آواز  
 کی نقل مقصود ہوتی ہے۔ ایسے اسماء میں سے چند ذیل میں بیان  
 کئے جاتے ہیں:

غَاقٍ غَاقٍ - کوئے کی آواز کی نقل ہے۔

نَعَجٍ نَعَجٍ - وہ آواز ہے جس سے اونٹ کو بھاتے، یا سلاتے ہیں۔

أُحُّ أُحُّ، کھانسی کی آواز کی نقل ہے۔

أَفٌّ أَفٌّ: وہ آواز ہے، جو دروازہ کرب کے وقت مُنہ سے نکلتی ہے۔

عَوَّعَوْ: کتے کی آواز کی تمثیل ہے۔

بَعَجٌ بَعَجٌ یا بَعَجٌ بَعَجٌ: وہ آواز ہے، جو خوشی اور مسرت کے وقت انسان  
 کے منہ سے نکلتی ہے۔

### مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

كَأَيِّن مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى

عروشها وكاين من نبى قاتل معه ربيون كثير وكاين  
 من دابة لا تحبل رزقها، الله يرزقها واياكم قالوا بل انتم  
 لا مرحبا بكم انتم قد متموه لنا فبئس القرار وساءت  
 مستقرا ومقاما نعم اجر العاملين لقد نادى نافع فلتعم  
 المجيبون اولا يا حيد انفحات نجد فلما رأت حسته  
 لجة ما ظننتم ان يخرجوا وظنوا انهم مانعتهم حصونهم من الله  
 انى ظننت انى ملاق حسابيه افعل ماذا ترى هل  
 شهداءكم الذين يشهدون ان الله حرم هذا كما ارسلنا  
 من نبى فى الاولين تعسالهم واضل اعمالهم ويل  
 للبصليين الذين هم يراءون اولا بعدا لعاد قوم هود  
 لا تقل لها اف وقل لها قولا كريما يا ويلنا انا كنا  
 ظالمين ويلكم لا تفتروا على الله كذبا هل وجدتم ما  
 وعدكم ربكم حقا قالوا اتخذ الرحمن ولدا ما قطعتم  
 من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فبازن الله هيهات  
 هيهات لما توعدون. أمهالهم رويدا.

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کر

اؤ میرے پاس آؤ، میں تم کو سیدھا راستہ بتاؤں گا۔ افسوس ہے  
 کہ تم نے کبھی میری نصیحتوں کا خیال نہ کیا۔ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔  
 تم میرے پاس رہنے کے قابل نہیں ہو۔ تم ہر روز کھیلتے ہو، یہ بہت ہی بُرا  
 ڈھنگ ہے۔ جہاں تم رہتے ہو وہ بہت ہی بُری جگہ ہے۔ کیا تم یہ

سمجھتے ہو کہ بغیر محنت کئے کامیاب ہو جاؤ گے؟ اگر وہ مجھے کافر سمجھتا ہے، تو مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اُس سے باتیں کرو تو تمہیں یہی خیال ہو گا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے۔ کیا تم نے اُسے اچھا آدمی نہیں پایا؟ یہ لڑکا دیکھنے دیکھتے فاضل ہو گیا۔ انہوں نے اُسے ذلیل کر کے چھوڑا۔ حادثہ نے بکر کو کاری گر بنا دیا۔ اللہ نے بجلی کو روشن بنایا ہے۔ ٹھیکر واپس ہرگز آگے نہ بڑھنا۔ ہاں ہاں! اُسے بڑھاپا جلدی ہی آگیا ہے۔ سچ اور جھوٹ میں بہت بڑا فرق ہے۔ تم کو سب سے نیک سلوک کرنا چاہئے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہمیشہ کی بھلائی مانگتا ہوں، میری یہ دعا قبول کر۔ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ انہوں نے سمندر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے جو تصویر دیکھی تھی وہ ایسی اور ایسی تھی۔ بہت سے مصنف ایسے گذرے ہیں جن کا نام آج تک باقی ہے اور باقی رہے گا۔

## سبق ۴۵

### اشارات اعجامیہ

۴۱۱۔ اعجام سے مراد یہ ہے کہ ایک لکھی ہوئی عبارت کے الفاظ اور جملوں کو چند مقررہ نشانات کے ذریعے سے اس طرح نمایاں طور پر تقسیم کر دیا جائے کہ پڑھنے والے کو اُس عبارت کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔ یہ نشانات مختلف وضع اور شکل کے ہوتے ہیں، اور اشارات اعجامیہ کہلاتے ہیں، ان سے نہ صرف یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کی آنکھ پڑھنے کے وقت آسانی سے عبارت کے مختلف اجزاء کا احساس کر لیتی ہے، بلکہ یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والا ان اشارات کی بدولت جملوں اور الفاظ کے



اپس کے تعلق کو سمجھ کر عبارت کے صحیح مفہوم اور مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔  
 اس کے علاوہ ان اشارات سے بجا اور صحیح طور پر یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے  
 کہ اگر اس عبارت کو بلند آواز سے ادا کیا جائے تو آواز کا اتار چڑھاؤ کس  
 طرح پر ہوگا، اور اس طرح پڑھنے والا لکھنے والے کے خیال اور اس کے طرز گفتگو  
 تک پہنچ سکتا ہے، اور اس کو بخوبی یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ لکھنے والا اپنے خیالات  
 و نطقاً کیونکر ادا کر رہا ہے، یا کرنا چاہتا ہے۔

۳۱۲۔ اشاراتِ اعجازیہ مختلف قسم کے نقطوں اور چھوٹے چھوٹے  
 نقطوں کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی عبارت کے لئے اہل  
 علم نے خاص خاص اشارات مقرر کئے ہیں، اور وہ قرآن مجید ہی کے لئے وقف  
 ہیں۔ لیکن عام طور پر عبارت کے لئے جو اشارات مقرر ہو گئے ہیں وہ ذیل  
 میں دیئے جاتے ہیں۔

۱۔ نقطہ۔ ایک جملے، فقرے اور عبارت کے ختم پر دیا جاتا ہے  
 اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ متکلم ایک بات ختم کر چکا ہے، اب دوسری  
 بات کہنا چاہتا ہے، یا یہ کہ وہ اپنے تمام کلام کا ایک بڑا جزو ختم کر کے  
 باس کے دوسرے جزو کی طرف جا رہا ہے۔ نقطے پر آکر پڑھنے والا  
 لکل رُک جاتا ہے، اور اس کے بعد نئے سرے سے دوسری بات کے  
 علوم کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اس کی شکل ایک نقطے کی سی ہے  
 ،، مثلاً: قاتل عکاشة بن محسن بن حرثان الاسدی یوم  
 بدر بسیفہ حتی انقطع فی یدہ۔ فاتی رسول اللہ، صلی اللہ  
 علیہ وسلم۔ فاعطاه جذلاً من حطب۔ فقال "قاتل بہذا عکاشة"  
 فقاتل بہ حتی فتح اللہ تعالیٰ علی المسلمین۔

(۲) مفرزہ، جس کی شکل ایک نقطے اور ایک چھوٹے سے معکوس واو کی ہے (۱)، یہ ظاہر کرتا ہے کہ فقرے کے دو اجزاء میں تعلق ہے، اور بات ابھی پوری نہیں ہوئی ہے۔ اس کا درجہ نقطہ کے بعد ہے۔ پڑھنے والا یہاں بھی زیادہ رکتا ہے، مگر نہ اتنا جتنا کہ نقطے پر۔ مثال یہ ہے: قال لا والله يا رسول الله صلحنا ما شككت في أبنی وکافی مصوعاً ولکننی كنت اعرف من أبنی رأيا وحلما وفضلا، فکنت أرجوأن یهدیه ذالک إلی الا سلام۔ فلما رأیت ما أصابه، وذکرت مامات علیه من الکفر، بعد الذی کنت أرجوله، أحزنتنی ذالک ۱

(۳) شارحہ کا نشان، اوپر نیچے دو نقطے بنانے سے بنتا ہے (۲)، اور اس سے فقرے کے دو اجزاء کے مابین، بہ نسبت مفرزہ کے، زیادہ تعلق ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے بعد آنے والے الفاظ سے اس سے ماقبل کے قول کی تشریح اور تفسیر ہوتی ہے اور بیان کی وضاحت مقصود ہوتی ہے۔ مثلاً: قال حسان بن ثابت: "عرفت دیار زینب بالکثیب۔ کحظ الوحی فی الورق القشیب ۱"

(۴) سکتہ، کی صورت ایک چھوٹے سے معکوس واو کی ہے (۱)، جو مفرزہ کی طرح سطر سے اوپر، تحریر کی بالائی سطح پر، بنایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال بہت سے موقعوں پر ہوتا ہے۔ اوپر کی مثالوں پر غور کرو۔

(۵) فارقہ، عین سطر میں ایک چھوٹے سے مستطیل خط کی صورت میں بنایا جاتا ہے (۱)، اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے بعد کا جملہ اس کے ماقبل کی توضیح، یا اس کا بیان کرتا ہے۔ کبھی اس کو محترضہ کی جگہ بھی استعمال کرتے ہیں، اور اس وقت اس سے

ایک جملہ معترضہ کا بیان کرنا منظور ہوتا ہے۔

فارقہ، کا نشان لیے جملے کے شروع اور آخر میں دونوں طرف بنایا جاتا ہے، سوائے ایسی حالت میں جب کہ اُس جملے کے بعد فترہ ہی ختم ہو جائے، مثلاً: فرکب هو ورجل من اصحابہ۔ وهو ابو بکر الصديق (رضی اللہ عنہ)۔ حتی وقف علی شیخ من العرب۔

(۶) مُعْتَرِضَةٌ، کی شکل دو قوسوں کی سی ہوتی ہے جو سطر پر عمودوار

کھڑی ہوتی ہیں ( )۔ ان قوسوں کے درمیان جو الفاظ یا جملے ہوتے ہیں وہ گو باقی جملے سے براہ راست متعلق نہیں ہوتے، مگر لکھنے والا اُن کو اس غرض سے معرض بیان میں لاتا ہے کہ اُن سے اُس کے مقصود کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہ الفاظ اور جملے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر اُن کو پڑھتے وقت ترک کر دیا جائے، تو اُس سے عبارت کے مفہوم میں کوئی خلل نہیں واقع ہوتا۔ کبھی اس کی جگہ محض فارقہ سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ معترضہ کی مثال یہ ہے:

كنت روافق السن، اشد رحلی لكل عباية وأرض طرفی  
إلی کل غواية۔ اس کی ایک اور مثال اوپر فارقہ میں بھی موجود ہے۔

(۷) تَفْرِيقِيَّةٌ عمودی وضع میں زاویہ قائمہ کے ساتھ، نصف مستطیل کی شکل میں بناتے ہیں [ ]۔ اس سے بھی معترضہ کا کام لیا جاتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ معترضہ کے اندر کے الفاظ کو جملے یا فقرے کے اور الفاظ سے زیادہ تعلق ہوتا ہے، اور تفریقیتہ میں یہ علاقہ اور کمی کم ہوتا ہے، مثلاً: قال "وبماذا أحناني أعمد من رجل قتلتموه" [قال ابن هشام، يقال أعار على قوم قتلتموه] أخبرني لمن الدائرة اليوم

(۸) مَسْبُوتَةٌ، چھوٹے چھوٹے واو کی شکل میں ہوتا ہے، جو سطر کے اوپر بنائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک عبارت، یا جملے، یا لفظ کے شروع میں ہوتا ہے، اور وہ سیدھے واو ہوتے ہیں، اور دو آخر میں آتے ہیں اور معکوس ہوتے ہیں (۷)۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لفظ، یا الفاظ اُن کے درمیان میں محصور ہیں وہ یا تو کسی قائل کے الفاظ ہیں، (مثلاً: کسی کی تقریر کی نقل کرنے میں، یا کسی مصنف یا شاعر وغیرہ کے قول کے نقل میں)، یا یہ کہ وہ الفاظ، یا جملے، کسی حیثیت سے اہم اور ضروری ہیں اور لکھنے والا قاری کی توجہ کا اُن کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے، مثلاً: فقال "إني غير غافل عن شيء" فقال أبو جهل "إنتفخ، والله، سحره!" فلها بلغ عتبة قول أبي جهل، قال "سيعلم من انتفخ سحره، أنا أم هو"

(۹) اِسْتَفْهَامِيَّة، کی شکل ایک آنکڑے کی سی ہوتی ہے (۹) اور اسے استفہامی جملوں کے بعد یا معترضہ کے درمیان میں رکھ کر کسی امر کے مشکوک اور غیر متیقن ہونے کا اظہار کرنے کی غرض سے بنایا جاتا ہے۔ مثالیں: أأنتم اعلم أم الله؟ أما رضيتم أن يتنبأ رجالكم حتى تنبأ نساءكم؟ هل انتم منتهون؟ فمتر رسول الله، صل الله عليه وسلم، بسوق اد بن غزيرة وهو مستنقل راو مستنصل؟ من الصنف -

(۱۰) اِسْتَفْهَامِيَّة، جس کی شکل (!) ہے، ایسے جملوں کے آخر میں بنایا جاتا ہے، جن میں نداء، تعجب، حیرت، کمال، افسوس یا تذبذب کا اظہار ہوتا ہے، جیسے: فوقت بالابطح وصرخ بأعلى صوته "ألا انفروا يا آل عدو لمصارعكم يا ويلنا، انا كنا خاطئين! يا أهل القليب!

بئس عشيرة النبي كنتم لنبیکم

(۱۱) نقاط انصافیہ سطر پر تین چار اور زیادہ نقطے قریب قریب لگا دینے سے بنتا ہے (.....) اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس مقام پر کچھ عبارت حذف ہے، یا کسی مصلحت سے حذف کی گئی ہے، یا یہ کہ متکلم بولتے بولتے خاموش ہو گیا ہے۔ اسے کسی مشہور و معروف قول، یا شعر، یا جملے کے اقتباس کے وقت بھی استعمال کرتے ہیں: چند ابتدائی الفاظ لکھ کر نقاط انصافیہ بنا کر چھوڑ دیا جاتا ہے اور یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ قاری باقی الفاظ کو خود ہی مہیا کر لے گا، جیسے: إذا جاء نصر الله..... ومثال قول امری القیس "قفانیک....." فاغرو وقت عیناء وقال ان كنت قد تجاوزت جدی.....

## شَمَّ الْكِتَابِ

والحمد لله رب العالمین

نوشتہ محمد امین ہلوی مریض رقم

(مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس کراچی)









